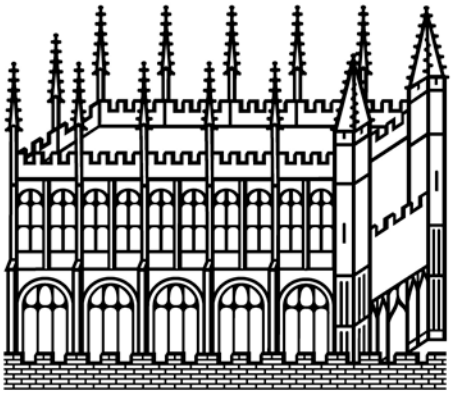


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.







دلنعم البدل مولد شریف - یہ تین کتاب مصنفہ منشی محمد ظہیر الدین ہین -

محامد خاتم النبیین - غزلیات محامد مین مولفہ مفتی امیر احمد امیر -

سرور القلوب فی ذکر المحبوب - معجزات پیغمبر کا بیان مولفہ مولوی محمد تقی علیخان -

گلدستہ محسن - در محامد پیغمبر شامل رسائل

۱- مدیح خیر المرسلین - ۲- مخمس نعتیہ - ۳- مثنوی صبح تجلی - ۴- سراپاے رسول اکرم - مولفہ مولوی محمد محسن -

خمسہ محمدیہ در فضائل پیغمبر تصنیف مولوی نجم الدین نجم

مجموعہ نسیم جنت - قصیدہ نعتیہ - و خیابان فردوس - در فضائل درود - مولفہ مولوی محمد کافی -

سبیل الجنان - ترجمہ تکمیل الایمان - مصنفہ سید علی تخلص امیر -

تذکرۃ الجمعہ - فضیلت جمعہ مین مصنفہ نواب مولوی قطب الدین خان -

فلاح دارین - آداب معاشرت شرعی مولفہ " "

موضح الحق - مسائل جزئیہ دین مولفہ " "

تحفۃ الزوجین - بیان بی بی کے باہمی حقوق اور اونکی معاشرت مولفہ " "

احکام العیدین - مولفہ " "

تحریم النسا - رشتہ دارون کی کون عورتین حلال ہین اور کون حرام یعنیجنکے ساتھ نکاح درست نہین شرعاً مولفہ " "

رسالہ کلید باب الحج - احکام حج کا بیان مصنفہ منشی محمد سید انور علی -

فضائل الشہور والصیام فی اوراد اللیالی والایام مہینون اور ماہ صیام کی فضیلت مولفہ مولوی محمد رمضان -

سراج السالکین ترجمہ منہاج العابدین - جو مصنفہ حضرت امام غزالی ہی مترجمہ مولوی منیر -

گلدستہ کرامات - در خرق عادات و کرامات حضرت غوث الاعظم مصنفہ مفتی غلام سرور لاہوری

رسالہ عجالہ ہادیہ - در امتناع بازی شطرنج معروف بہ رسالہ شطرنج مولفہ مولوی عبد اللہ بلگرامی -

گلزار جنت - نعماے جنت کا بیان مصنفہ نواب قطب الدین خان -

ترغیب الفرقان - در فضائل قرآن مولفہ منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی -

تاریخ مکہ معظمہ - احوال بناے کعبہ و فضائل مولفہ حاجی محمد فخر الدین خان -

ضمان الفردوس - مولفہ مفتی عنایت احمد -

مرج البحرین فی فضائل الحرمین کعبہ اور مدینہ کی بزرگون کا بیان مولفہ مفتی محمد عبد الغفار -

عقد الجواہر - مسمی بہ موئد الشعرا جواز و عدم جواز شاعری کا بیان شرعی طور سے مولفہ ابو عبد العزیز معروف بہ سید منظور احمد -

مجموعہ جوشن صغیر و کبیر مترجم مع درود و طوسی و دعاے کمیل -

جوشن صغیر مترجم -

INDIAN INSTITUTE

اسرار کربلا۔ حالات معرکۂ کربلائے معلیٰ مولفہ منشی محمد ظہیر الدین بلگرامی۔

مہر نبوت۔ نعت پیغمبر دین تصنیف نواب محمد صدیق حسن خان صاحب نظام۔

رموز القرآن۔ اوقاف قرآن کا بیان مولفہ مولوی محمد حسین علی تلمیذ شاہجہانپوری۔

آثار محشر۔ علامات قیامت کا حال۔

صبح کا ستارہ۔ حالات بہشت و دوزخ و قیامت مولفہ مولوی عباس علی۔

قیامت نامہ۔ بہشت نامہ مولفہ مولوی فیاض الحق

آثار قیامت۔

اکسیر ہدایت۔ ترجمہ کیمیای سعادت مترجمہ مولوی فخر الدین۔

مذاق العارفین۔ ترجمہ احیاء العلوم کامل چار جلد مترجمہ مولوی محمد احسن صاحب۔

ہدایۃ الکونین۔ الی شہادۃ الحسینی۔ مولفہ ابو الخیر مولوی محمد معین الدین مشہدی۔

تحفۂ درود۔ ملقب بخیر الکلام۔ مولفہ مولوی منظور احمد

رسالۂ کسب الانبیاء۔ مصنفہ مولوی ظہور الحق۔

شجرۂ طغرائے۔ اسمائے دوازدہ امام علیہم السلام از صنعت کاری مولوی ہادی علی خوشنویس لاثانی۔

دہ مجلس منظوم۔ معرکہ شہادت کربلا علی الترتیب مشمولہ چودہ مجلس۔

جنگ نامۂ کربلا۔

دہ فخرن۔ مصائب کربلا مصنفہ حکیم نصر اللہ خان صاحب

مجموعۂ توشۂ عقبیٰ۔ ورد و وظائف اسمائے الٰہی مع خواص و دعاہائے مبارک رسالت پناہی تالیف مولوی محمد عباس۔

عین البکا۔ معروف بہ دہ مجلس۔ مع رسالۂ نقطۂ غزا مشہور بہ چہل مجلس۔ تصنیف نواب سید عطاء اللہ

مجموعۂ نود و نہ نام۔ شامل چند رسائل ذیل۔

۱۔ دعای مغنی۔ ۲۔ قصیدۂ بردہ۔ ۳۔ قصیدۂ بانت سعاد۔ ۴۔ قصیدۂ غوثیہ۔ ۵۔ دعائے سریانی۔ ۶۔ قصیدۂ ادریس قرنی۔

انوار محمدی۔ بیان اختلاف فرق اسلامیہ تصنیف محمد امیر اکبر آبادی۔

شرح چہل حدیث۔ تصنیف میر علی۔

مجموعہ۔ وفات نامہ۔ قصیدۂ نعتیہ۔ قصۂ حضرت بلال۔ قصۂ حضرت دائی حلیمہ۔ نبوت نامہ معروف بہ حلیۂ شریف۔

مولود شریف منظوم۔ از مرزا علی بہار۔

مولود شریف شہید نثر۔ واضح خطا از مولوی غلام امام شہید

ایضاً۔ خورد۔ "

میلاد مصطفوی۔ بروایات امامیہ تصنیف مولوی وزیر حسن۔

حدیقۂ میلاد۔ در فضائل و ولادت حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ۔

نسب نامہ۔ رسول مقبول حال بعثت سے وفات تک

تاریخ مدینہ۔ ترجمہ جذب القلوب مترجمہ مولوی عبد الحق بریلوی۔

نور نامہ و شمائل نامہ۔ نور محمدی در شمائل کا بیان ہمہ خدا کی رحمت۔ حال پیدائش حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اسرار نبوت۔ و فضائل نبوت۔

نہین جیوا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ہاتھ کسی عورت کا جسکے آپ مالک نہ تھے **روایت** شفا مین ہی کہا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے نہ متحیر ہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی دو امرین کبھی مگر یہ کہ اختیار کیا اوس امر کو جو اون دونون مین آسان ہوتا جبتک اوسمین آپکو اسکا ڈر نہوتا کہ امت ہماری بسبب اسکے گناہ مین پڑجائگی پس اگر آپکو اوس امر کے اختیار کرنے مین اس بات کا ڈر ہوتا کہ اگر مین اس امر کو اختیار کرونگا تو میری امت بھی اسکو اختیار کریگی اور وہ بسبب اسکے بڑے بڑے گناہ مین مبتلا ہوگی تو آپ اوس امر سے سب لوگون سے بہت دور بھاگتے جیسا جب اللہ جل شانہ نے آپکو مخیر کیا درمیان اسکے کہ اگر آپ چاہین رزق بقدر کفاف لین اور اگر چاہین تو یہ پہاڑ آپکے واسطے سونا چاندی بنادیے جائین آپنے رزق بقدر کفاف ہی کو جو آسان تھا اختیار فرمایا بخوف اسکے کہ امت اسکے باعث ہی گناہون مین مبتلا ہوگی

خاتمۃ الطبع

بامداد بی پایان و بتائید خداوند دو جہان اندنون مین نادر رسالہ خیر و برکت کا مقالہ جامع کراخلاق حمیدہ و شیم پسندیدہ حاوی بیان عادات پسندیدہ مصطفوی گنجینہ مالا مال جواہر شمائل ستودہ احمدی خزینہ لآلی مستطاب آداب برگزیدہ محمدی سود مند مومنین مسمّٰی بہ ناصر المحسنین فی اخلاق سید المرسلین اردو زبان مین محشّٰی بحواشی بہ ترجمہ اردو از کتب مستندہ مانند تفسیر حسینی تفسیر مواہب علیہ و خطاوی و اشعۃ اللمعات و تفسیر موضح القرآن و مفتاح الغیب و تفسیر جلالین و تحریر الشہادتین و مظاہر حق و مدارج النبوۃ و معارج النبوۃ و تفسیر کبیر و تفسیر فتح العزیز و دلائل النبوۃ و تفسیر فتح الباری و مواہب اللدنیہ و کیمیای سعادت مولفہ و مرتبہ نہر فائق تحقیق بحر رائق تدقیق نور جبین ارشاد و تلقین قالب روح صدق و تیقین پیرو سنت نبوی متادب بآداب مصطفوی مستجمع فضائل صوری و معنوی حاجی حکیم مولوی ناصر علیصاحب غیاثپوری سبحان اللہ کیا عمدہ کتاب ہی جسمین اخلاق و عادات رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ کا مذکور جیسی صبر و حلم سید ابرار اور تواضع اور حسن معاشرت سید عالم با عائلہ مومنین و بیان مزاح رحمۃ للمومنین و جود و سخا سرور انبیا اور عقل کامل و علم شامل حضرت کا بیان اور عدالت و امانت و راست گوئی وغیرہ حضرت کا ذکر ہی بہت فصاحت کی ساتھ بالن اردو عام فہم مین مسطور ہی مطبع منشی نولکشور مقام لکھنؤ مین ماہ جنوری ۱۸۷۱ء مطابق ماہ صفر ۱۲۸۷ھ ہجری طبع ہوا

تمام شد

۱۱۰ ناصر المحسنین

۱۲ غیاث

واللہ کہ محمدؐ ہرگز جھوٹے نہین روایت ایکدن ابوجہل آپکے پاس آیا اور آپسے مصافحہ کیا کفار نے کہا تو محمدؐ سے مصافحہ کرتا ہی کہا واللہ مین بالتحقیق جانتا ہون کہ محمدؐ پیغمبر ہین مگر متابعت بنی عبد مناف کی مین کب کرنے والا ہون اور مشرکان جب آپکو دیکھتے تھے تو کہتے تھے کہ واللہ یہ پیغمبر ہین مشرکون کا تو یہ حال ہی تھا اور اہل کتاب یہود و نصاری تو خود علم تھے آپکی رسالت کی اور بہ یقین جانتے تھے آپکو یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ اور پشت بہ پشت انتظار مین پیغمبر آخر الزمان کی بیٹھے تھے اور مرتے وقت اپنے لڑکون کو وصیت نامہ لکھتے تھے کہ جب تم پیغمبر آخر الزمان کو پاؤ تو ہمارا اسلام اونکو پہونچانا اور کہنا کہ ہم سب آپکے اشتیاق مین جان دیکر تڑپ تڑپ کر مر گئے ہمارا اسلام قبول فرمائیے اور ہمکو اپنے غلامون مین شمار کیجیے روایت تمامی عمر مین اپنی آپ کبھی جھوٹ کی ساتھ متہم ہوے نہ تو امور دینیہ مین نہ امور دنیاویہ مین اور اگر کبھی ایکبار بھی آپسے کوئی جھوٹھ بات صادر ہوتی تو دشمنان و مخالفان آپکے اوسکی تشہیر اور اعلان مین باقصیٰ غایت کوشش و اہتمام بلیغ کرتے اور اوسکو آپکے جھٹلانے کی سند بناتے اسی واسطے آپنے فرمایا انا النبی لا کذب + انا ابن عبد المطلب + اور مدت العمر آپنے کسی فعل قبیح پر اقدام نکیا نہ نبوت کی قبل نہ بعد حال اور فصاحت و بلاغت آپکی بدرجۂ کمال اور مرتبۂ اعلی تھی اور آپ ساتھ جوامع کلم اور بدائع حکم مخصوص تھے زبان سب قبائل عرب اور طوائف ارباب حسب و نسب کی خوب اچھی طرح سے جانتے تھے اور ساتھ ہر آدمی کے اوسکی بولی مین باتین فرماتے چنانچہ اکثر باتین آپکی اوس قسم کی ہوتین کہ اصحاب اور فصحای عرب اوسکو سمجھتے نہین اور اوسکی شرح آپسے پوچھتے جب آپ اوسکو بیان فرماتے تعجب کرکے کہتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تمنے ہم لوگون کے درمیان مین نشو و نما پایا تمھارے پاس کوئی کتاب نہین اور کسی سے کچھ پڑھا نہین اکتساب ان سب فضائل کا اور انتساب ان شمائل کی ساتھ کہان سے آپکو حاصل ہوا آپ فرماتے ادبنی ربی فاحسن تادیبی و علمنی ربی فاحسن تعلیمی ؎ آداب خدمت درس آنرا مسلم ست + کو از ادیب ادبنی گوشمال یافت + یہ علم و حکمت ادبستان الرحمن علم القرآن مین اوس معلم حقیقی سے مینے سیکھے ہین ؎ تر ادر مکتب حکمت خلیفہ زان ہمیخوانند + کہ ہر کو بنگرد داند کہ شاگرد چہ اوستادی + حال اور آپکی عفت اور پارسائی کا حال کس زبان سے بیان کیجیے ادنی سے ادنی یہ ہی جو شفا مین لکھا ہی کہ حدیث مین ہی کہ

۱۲ مولوی محمد حبیب الرحمن

وہ دعوی نبوت کا کرین متہم جھوٹھ کے ساتھ رکھتے تھے ابوسفیان نے کہا واللہ ہرگز انھون نے
جھوٹھ نہین کہا ہی ہرقل نے کہا جب وہ خلق سے جھوٹھ نکہے تو خدا پر کیونکر جھوٹھ باندھیگا اور یہ حدیث
بالتفصیل صحیح بخاری مین موجود ہی **روایت** نسیم الریاض شرح شفا مین ہی کہ جب چاہا ابوجہل نے
کہ سر مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پتھر سے توڑے پس جبریل علیہ السلام اوسکے سامنے آئے
ابوجہل ہکا بکا ہوکر بھاگا اور ہاتھ اوسکا پتھر لئے ہوئے اوسی طرح خشک ہوکر رہگیا پس سنا اسکو
نضر بن حارث نے پس کہا اوسنے یا معشر قریش واللہ کہ نازل ہوا تمھارے اندر ایک امر کہ ابتک تم
اوسمین کچھ حیلہ نہ لاسکے **محمد** ﷺ تم لوگون مین جوان کم سن مرضی ترین تم لوگون سے ہین افعال مین
اور راستترین تم لوگون کے ہین اقوال مین اور بزرگترین تمھارے امانت مین یہانتک کہ دیکھی تم لوگون نے
کنپٹیون مین اونکے پیری اور لائے تمھارے پاس جو لائے یعنی دین و قران پس تم لوگون نے کہا کہ
وہ ساحر ہین سو واللہ وہ ساحر نہین ہین ہمنے بہت سے ساحرون کا پھونکنا اور گرہ باندھنا دیکھا ہی
اور تم لوگون نے کہا کہ وہ کاہن ہین سو واللہ وہ کاہن نہین ہین ہمنے بہت سے کاہنون کو دیکھا ہی اور اونکے
کلام مسجع اور قافیہ گویان سنین ہین اور کہا تم لوگون نے کہ وہ شاعر ہین سو قسم ہی خدا کی کہ وہ شاعر نہین
ہمنے بہت سی شعر دیکھے ہین اور اوسکے سب اقسام ہزج اور رجز وغیرہ سنے ہین اور کہا تمنے کہ وہ
مجنون ہین سو واللہ کہ وہ مجنون نہین ہین کچھ اونکا کسینے گلا گھونٹا نہین اونکو کچھ وسوسہ نہین اونھون نے
کسی کام مین فساد ڈالا نہین تم لوگ اپنا حال تو دیکھو سو واللہ کہ تمھارے درمیان ایک امر عظیم
نازل ہوا ہی اور یہ نضر بن حارث سب قریش کا شیطان تھا قصہ رستم و اسفندیار کا یہی لے آیا تھا
اور مجلس مین بیٹھکر کہتا تھا کہ جو کتاب **محمد** ﷺ لے آئے ہین وہ بہتر نہین ہی اس قصہ سے جو مین لایا ہون
محمد ﷺ جو لائے ہین سو تو اگلون کے قصے ہین اوسکی شان مین یہ آیت اوتری اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ
اٰیَاتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ مگر یہ کہنا اوسکا قریش کو از راہ غایت انصاف کی تھا
روایت مدارج النبوۃ مین ہی کہ ولید بن مغیرہ کہ رؤسا کفار قریش سے تھا بارہا قرآن سنتا اور روتا
اور کہتا مین بالیقین جانتا ہون کہ یہ نہ تو آدمی کا کلام ہی اور نہ آدمیون کا بنایا ہوا ہی اس کلام مین
ایک عجیب شیرینی اور دل نشینی ہی جو اور کوئی کلام مین نہین ہی **روایت** حارث بن عامر مشرک
جھوٹھ بولتا تھا آپکو لوگون کے سامنے مگر جب اپنے گھر مین اکیلا ہوتا تھا تو گھر والون سے کہتا تھا

سخن باقافیہ و نام صنعتی کہ شاعر شعر را چہار حصہ کند و بعد رعایت سہ حصہ چہارم را بر قافیہ کہ نای شعر بر آن نہادہ است تمام کند ۱۲ غیاث

از بحر شعر دوم اوقتا اب اکثر اشعار ہین ۱۲ غیاث

بجوارش نام بحری از نوزدہ

بجز شعر ۱۲ غیاث

جمع سجین ۱۲ غیاث

سورہ تطفیف مین ہی ۱۲

اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ فَیَسْتَحْیِیْ مِنْکُمْ وَاللّٰہُ لَا یَسْتَحْیِیْ مِنَ الْحَقِّ روایت ترمذی نے روایت کی عائشہ صدیقہ رضؓ سے وہ فرماتی ہین کہ آپ فحش بات کبھی نہ بولتے نہ تو بالطبع اور نہ بتکلف اور نہ تھے شور و غل کرتے بازارمین جیسے عادت عوام الناس کی ہی اور بدی کا بدلا بدی نہ دیتے بلکہ معاف کر دیتے اور اوس سے درگذر فرماتے

فصل نوین بیان جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عدل و امانت کا راست گوئی اور عفت کا

اما عدل و امانت اور عفت اور راست گوئی آپکی سو شفا مین ہی کہ آپ ابتدا خلقت سی امین ترین مردم اور اعدل اور عفیف اور راستین مردم تھے معترف تھے اسکے دشمنان اور بیگانگان آپکے اور آپ قبل نبوت کی محمدؐ الامین کہلاتی تھے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسواسطے کہ جمع کیے تھے حق تعالی نے آپ مین اخلاق صالحہ روایت نسیم الریاض مین ہی کہ جب اختلاف کیا قریش نے وقت بنا کعبہ کے کہ حجر اسود کو اوٹھاکر کون شخص اوسکی جگہہ پر رکھے سبھون نے اتفاق کیا اسبات پر کہ پہلے جو آوے پھر وہ جو حکم کرے ہم سب اوسپر راضی ہین کہ ناگاہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاے اور یہ قبل زمانہ نبوت کی تھا آپ اسوقت مین تینتیس برس کے تھے سبھون نے کہا یہ محمدؐ ہین یہ امین ہین جو کچھہ یہ کہین ہم اوسپر راضی ہین پس آپنے اون لوگون کو فرمایا کہ ایک کپڑا لاؤ اور اوسمین حجر اسود کو رکھکر تم سب کی سب گھر پچھی ایک ایک آدمی ملکر اوٹھاؤ لوگون نے ایسا ہی کیا پھر آپنے حجر اسود کو اپنے دست مبارک مین لیکر اوسکی جگہہ پر رکھا اور یہ واقعہ سال تولد فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہ مین واقع ہوا تھا روایت شفا مین ہی کہ قبل زمانہ اسلام کے لوگ حکم بناتی تھے آپکو اور فرمایا آپنے واللہ مین امین مشہور ہون اہل آسمان اور زمین کی درمیان روایت شفا مین مروی ہی امیر المومنین علی رضؓ سے کہ ابوجہل نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ مین آپکو نہین جھٹلاتا ہون مگر جسکو تم لے آئے ہو اوسے جھٹلاتا ہون پس نازل فرمائی حق تعالی نے یہ آیت فَاِنَّھُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَکَ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ روایت بدر کی لڑائی کے دن اخنس بن شریق صحابی نے ابوجہل سے پس کہا ای ابوجہل یہان ہمارے تمہارے سوا کوئی نہین ہی کہ ہماری تمہاری بات سنیگا بھلا بتاؤ تو سہی کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سچے ہین یا جھوٹے ابوجہل نے کہا واللہ محمدؐ سچے ہین کبھی جھوٹھ نہین کہا روایت پوچھا ہرقل نے ابوسفیان سے اوس حدیث مین کہ سوال کیا اوسنے آپکے احوال اور اوصاف سی اور سند پکڑی ہی اوسنے آپکی نبوت پر کہ ایا تم لوگ اونکو قبل اسکے کہ

۷ نمبر
جلد نمبر ۱۰ صفحہ نمبر ۱۰۰ سطر نمبر ۱۰ سے صفحہ نمبر ۱۰۱ سطر نمبر ۱۰ تک
۱۲ مولوی محمد حبیب الرحمن سلمہ

ویذوق عسیلتک یعنی جبتک تو اوسکا شہد نہ چکھ لے اور وہ تیرا شہد نہ چکھ لے اول شوہر سے
تو نکاح نہین کرسکتی اور مارے حیا کے یہ نفرمایا کہ جبتک تو اوس سے جماع نہ کرلے روایت ہی
عائشہ صدیقہ رضہ سے کہ رفاعہ قرظی نے اپنی بیوی کو طلاق بائن دیا اسکے بعد عبدالرحمن بن زبیر نے
اوس سے نکاح کیا پھر آئی وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہنے لگی یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین رفاعہ کے پاس تھی سو اوسنے مجھے طلاق دیا پھر مجھسے عبدالرحمن بن زبیر نے
نکاح کیا سو قسم ہی خدا کی کہ اوسکے پاس نہین ہی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مگر جیسے یہ ریشہ
میری چادر کا اور ابوبکر صدیق رضہ آپکے پاس بیٹھے تھے اور ابن سعید بن عاص حجرہ کے دروازہ پر بیٹھے تھے
آپکے پاس آنے کو پس خالد پکارنے لگے یا ابوبکر یا ابوبکر آیا تم جھڑکی نہین دیتے اس عورت کو کیا
بیحیائی کی بات بک رہی ہی آپکے پاس اور آپ بسبب خلق کے سوای مسکرانے کے کچھ کہتے نہ تھے
پھر اوسکو آپنے فرمایا شاید تو چاہتی ہی کہ پھر رفاعہ کی طرف رجوع کرے سو ایسا نہو گا جبتک تو نہ چکھ لے
شہد عبدالرحمن کا اور نہ چکھ لے عبدالرحمن شہد تیرا یعنی جبتک تو اوس سے صحبت نکرے روا
البخاری روایت نسیم الریاض مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بسبب شدت حیا کے
سر عورت ہرگز کسی کے سامنے نکھولتے عائشہ صدیقہ رضہ جو آپکی اشد محبوبہ تھین اور برابر دن رات
آپکے ساتھ رہتی تھین وہ کہتی ہین کہ مینے کبھی ہرگز آپکا ستر عورت نہ دیکھا جب عائشہ صدیقہ رضہ کے
ساتھ آپکی حیا کا یہ حال تھا تو دوسرون کے ساتھ کا کیا حال کہیے روایت شرح شفا اور تفسیر حسینی
مین ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا ایک بکری اور چھ ہانے
اور ستو کا ولیمہ کیا اور انس رضہ کو حکم دیا کہ طعام ولیمہ کی صحابہ کو دعوت دی پس لوگ آنے لگے چند
لوگ آتے اور کھانا کھا کر چلے جاتے پھر اور لوگ آتے اور کھانا کھا کر چلے جاتے چند لوگ کھانے کے بعد
بیٹھکر بات چیت کرنے لگے اور زینب رضی اللہ عنہا ایک گوشہ خانہ مین بباعث تنگی مکان کی روبدیوار
بیٹھی ہوئی تھین آپ چاہتے تھے کہ یہ لوگ اب اپنے گھر کو جاتے مگر حیا سے کہہ نہ سکے آخر خود آپ مجلس سے
اوٹھ گئے اور اکثر اصحاب بھی چلے گئے مگر تین شخص اوسی طرح اپنی بات چیت مین مشغول رہے آپ در خانہ
آئے اور اونکے دیر تک بیٹھنے سے آپکو اذیت ہوئی مگر چونکہ آپ شدید الحیا تھے مارے حیا کے اونکو کہہ نہ سکے
کہ اب جاؤ پس یہ آیت نازل ہوئی فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ

فصل آٹھوین بیان جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شرم وحیا کا چشم پوشی اور اغماض بے ریا کا

حیا اور چشم پوشی کرنے مین مکروہات شرع اور منکرات سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگون سے اقوی اور اتم اور اکمل تھے روایت کی بخاری نے ابو سعید خدری رضہ سے وہ کہتے ہین کہ کان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اشد حیاء من العذراء فی خدرھا فاذا رای شیئا یکرھہ عرفناہ فی وجھہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہت زیادہ حیا مین کنواری عورت پردہ نشین سے پھر جب کسی چیز کو آپ دیکھتے کہ وہ آپکو ناخوش آتی تو ہملوگ اوسکا اثر آپکے چہرہ سے پہچان لیتے اگرچہ آپ مارے شرم وحیا کے زبان سے کچھ نہین کہتے اور شفا مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لطیف البشرہ رقیق الظاہر تھے بسبب اپنی حیا اور کریم النفس ہونی کے کسی سے بالمشافہہ ایسی بات نہین کرتے جو اوسے مکروہ معلوم ہوتی اور روایت کی ابو داود نے عائشہ صدیقہ رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسیکی ایسی بات سنتے جو آپکو ناخوش آتی تو از روی حیا کے نام اوسکا بالتصریح لیکر ہرگز نفرماتے کہ کیا حال ہی فلانے کا کہ ایسی ویسی باتین کہتا اور کرتا ہی بلکہ اشارہ یون فرماتے کہ کیا حال ہی اون لوگون کا کہ ایسا ویسا کرتے یا کہتے ہین یعنی اوس کام سے منع کرتے اور کہنے والے اور کرنے والے کا نام نہ لیتے اور روایت ہی عائشہ صدیقہ رضہ کہتی ہین کہ کبھی نہین دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت ہنستے ہوے کہ تمام منہ کھلجاوے یہان تک کہ دیکھیون مین گوا آپکا یعنی بہت منہ پھاڑکر نہ ہنستے تھے کہ تالو دکھائی دے اور نہین تھے آپ مگر مسکراتے رواہ البخاری اور روایت کی نسای نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ آیا ایک مرد آپکے پاس کہ اوسکے کپڑے پر کچھ اثر زردی کا تھا گویا کہ رنگ زعفرانی تھا کہ کسی عورت وغیرہ سے اسپر آگیا تھا پس آپنے اوسکو کچھ نفرمایا کیونکہ آپ کسی کے روبرو مارے حیا کے ایسی بات نفرماتے جو اوسکو مکروہ معلوم ہوتی پھر جب وہ آپکے پاس سے چلا گیا آپنے لوگون سے فرمایا اگر تملوگ اسے کہدیتے کہ اوسے دھوڈالتا یا اوتار ڈالتا روایت شفا مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اسقدر حیا تھی کہ نظر آپکی مارے حیا کی کسیکے منہ پر ٹھہر نہین سکتی تھی اور جس چیز کا اظہار عادۃً برا ہوتا اگرچہ شرعًا اوسکے اظہار مین کچھ مضائقہ نہوتا مگر اوس سے بھی آپ بسبب شدت حیا کے اغماض کرتے اور اگر ایسا ہی کسی مسئلہ مین کہنا اوسکا ضرور ہوتا تو صراحۃ نفرماتے بطور کنایہ کے ارشاد فرماتے جیسا عبد الرحمن بن زبیر کی بیوی کو فرمایا حتی تذوقی عسیلتہ

تو دس اس بکریان تمھین ہم دیوینگے آپنے اس عہد کو قبول فرماکے دست مبارک اوسکی کمر مین دیکر کے
بلا دھڑک اوسے زمین پر دے پٹکا آخر جب رکانہ کے کہنے سے تین مرتبہ اوسے زمین پر دے مارا تب وہ
بہت ہی شرمندہ ہوا اور بہانہ کی راہ سے کہا ہمارے لات وعزی نے ہماری مدد نکی تمھاری خدائی تمھاری اعانت کی اس
تیس اس بکریان تین بار پٹکنے کے عوض لیلو آپنے فرمایا مین بکریان نہ لونگا اوسنے کہا تم کیا چاہتے ہو
فرمایا چاہتا ہون کہ تو مسلمان ہو جا رکانہ نے کہا کوئی اور معجزہ دکھلاؤ کہ مین مسلمان ہوؤن اوس جگہہ ایک درخت تھا
آپنے اوسکی طرف اشارہ کیا وہ درخت آپکے پاس آیا اور آپکو سجدہ کیا رکانہ نے کہا تمنے بڑا معجزہ دکھلایا
اب اوس سے کہو اپنی جگہہ چلا جاوے آپنے پھر اشارہ کیا وہ اپنی جگہہ جا کھڑا ہوا آپنے فرمایا ای رکانہ اب
ایمان لا رکانہ نے کہا زنان عرب کی طعن سے مین ڈرتا ہون وے مجھے کہینگی کہ محمد نے جب رکانہ کو پٹکا
تو وہ اوسنے ڈر کر کے مسلمان ہو گیا آپ وہان سے پھرے اور ابو بکر عمر رضی اللہ عنہما سے جو آپکی تلاش کو
چلے تھے ملاقات ہوئی بعد استفسار کے یہ قصہ آپنے اوسنے بیان فرمایا ان لوگون نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وہ زور وقوت مین مشہور ان عرب سے ہی آپنے اوسے کیونکر پٹکا فرمایا حق تعالی نے میری
اعانت کی کہ مینے اوسے زمین پر دے مارا اور شواہد النبوۃ مین ہی کہ رکانہ نے کہا یا محمد قریش کے پاس جا کر کے
کیا کہوگے فرمایا کہونگا رکانہ کو مینے تین بار زمین پر دے مارا ہی رکانہ نے کہا اس بات سی تو میرا دل بہت
چھوٹا ہوتا ہی تم اس واقعہ کو کچھ اور طرح پر بیان کرنا آپنے فرمایا مین جھوٹھ کسطرح کہونگا رکانہ نے کہا تم
کبھی جھوٹھ نہین بولتے ہو فرمایا نہین رکانہ نے ہاتھ اپنا آپکے ہاتھ مین دیا اور مسلمان ہو گیا روایت
موضح القران مین ہی کہ فتح مکہ کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سنا کہ مکے اور طائف کی بیچ کافر
جمع ہین لڑائی کو پھر حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونپر چلے دس ہزار مسلمان ساتھ تھے اول سے اور
دو ہزار مل لیے مکے سے پہاڑون کے بیچ گذار فوج کا تنگی سے تھا کم کم گذرنے لگے قوم ہوازن گرد مین
چھپی تھی جب مکی والے گذرنے لگے وہ اوپر آگرے یہ اولٹے بھاگے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
ساتھ والے بھی بکھر گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادے ہو کر جنگ کو مستعد ہوے حضرت عباس نے
بلند آواز سے پکارا انصار کو اوس آواز پر مہاجر وانصار پہونچے تب لڑائی ہوئی اور اللہ نے فتح دی
اول کسی مسلمان نے کہا تھا کہ ہم تھوڑون کو بہت جگہہ فتح ملی ہی اب تو ہم دس ہزار ہین حق تعالی نے
ادب دیا کہ اسبات پر نظر نہ رکھین پھر اون کافرون مین بھی اکثر مسلمان ہوے

نیزہ اپنے ہاتھ مین لیکر ہلایا تو وہ سب کفار جو اُبی بن خلف کی ساتھ ہجوم کیے تھے اوسی چھوڑ کر ایکبار
سب کے سب بھاگے اولٹے پانون پھرے جسطرح شعر اوکہ ایک قسم کی مکھیان ہوتی ہین سرخ سرخ چھوٹی
چھوٹی بنیش دار اوڑ جاتی ہین بیٹھہ سے اونٹ کی جب وہ اپنے کو ہلاتا ہی پھر آپ اُبی بن خلف کی آگے آے
اور وہ نیزہ اوسکے گلے مین آہستہ سے لگایا ایک زخم خفیف پوست خراش لگا اسطرح پر کہ کچھہ خون نہ بہا
پھر وہ گھوڑی سے زمین پر گرا ایک پسلی اوسکی ٹوٹ گئی آخر وہان سے چلاتا ہوا اور قتلنی محمد
کہتا ہوا اپنے لشکر کی طرف بھاگا اور گاے بیل کی طرح چلاتا تھا اوسکے لشکر کے لوگون نے کہا کہ تیری کچھہ
ایسا زخم تو نہین لگا ہی کیون ایسا چلاتا ہی اوسنے کہا تم نہین جانتے کسکے ہاتھہ کا زخم ہی محمد کے
ہاتھہ کا زخم ہی جسقدر مجھے درد والم ہی اگر سب لوگون کو ہوتا تو وہ سب کے سب مرجاتے کیا محمد نے
نہین کہا تھا کہ مین ہی تجھے مارونگا اور واللہ اگر وہ مجھپر تھوک بھی مارتے تو مین بیشک مرجاتا پھر وہ ملعون
راہ مین سرف کی مقام مین آکر مرگیا روایت مدارج النبوۃ اور شرح سفر السعادت مین ہی کہ محمد بن اسحٰق نے
اپنی کتاب مین لکھا ہی کہ مکہ مین ایک مرد بڑا شجاع اور زور آور تھا رکانہ نام کہ صنعت کشتی مین لاثانی اوطاق تھا
شہرون سے لوگ اوسکے ساتھہ کشتی کرنے کو آتے وہ سب کو زمین پر دے پٹکتا اوسکو کسینے زمین پر گرایا تھا
ناگاہ وہ ایکدن مکہ مین کسی جگہہ آپکے سامنے آگیا آپنے اوسے فرمایا اے رکانہ تو خدا سے کیون نہین ڈرتا میری
دعوت کیون نہین قبول کرتا رکانہ نے کہا اے محمد کوئی ایسی چیز لاؤ جو تمھاری نبوت پر گواہی دے آپنے
فرمایا اگر مین تیرے ساتھہ کشتی لڑون اور تجھے پچھاڑ ڈالون تو تو ایمان خدا اور رسول کے ساتھہ لاگا
کہا ہان فرمایا اچھا کشتی کے واسطے آمادہ ہو جا پس رکانہ کشتی کے واسطے مستعد ہوگیا اور آپ چادر
اور ازار پہنے ہوے تھے اسی کپڑی کے ساتھہ اوس سے لپٹے اور رکانہ کو اوٹھا کر زمین پر دے مارا
پس رکانہ حیران اور متعجب رہا اور کہا ایکبار اور آپنے پھر اوسے اوٹھا کر زمین پر دے مارا اسی طرح
تین مرتبہ تب رکانہ نے کہا اے محمد واللہ شان تمھاری عجیب ہی باقی رکانہ کے اسلام لانے نہ لانے کا
حال لوگون نے نہین لکھا ہی واللہ اعلم اور معارج النبوۃ مین ہی کہ رکانہ صحرا مین بکریون کو چراتا تھا
ایکدن جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میدان مین اوس سے ملاقات کی رکانہ نے کہا تمھین
لات وعزّٰی کو گالیان دیتے ہو اور لوگون کو دوسرے خدا کی دعوت کرتے ہو فرمایا ہان مین ہی ہون
رکانہ نے کہا آؤ ہم تم باہم کشتی کرین تم اپنے خدا کو مدد کو بلاؤ اور ہم اپنے لات وعزّٰی کو اگر تمنے ہمین پچھا

آخر اسی قرار پر آپنے دوبارا وسے پٹکا اور ہر بار وہ آپسے پناہ مانگتا تھا آپ اوسکے قتل سے درگذر فرماتے تھے پھر اسکے بعد اوس پہلوان نے چاہا کہ دھوکے سے پای مبارک حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پکڑکے آپکو گرا دے جبرئیل علیہ السلام نے آکر آپکو آگاہ کردیا کہ دیکھو وہ غدار کس اندیشہ مین ہی آپنے فرمایا تو میرے گرانے کے داؤ مین ہی کہا تمنے کیونکر جانا فرمایا میرے خدا نے مجھے آگاہ کردیا وہ پہلوان فورا مسلمان ہوگیا **روایت** ہی کہ غزوۃ الاحزاب مین درمیان اسکے کہ صحابہ کرام خندق کھودتے تھے کہ ایک بڑا عظیم الشان پتھر نکلا ہر چند صحابہ نے چاہا پر اوسے کاٹ نہ سکے ہر قسم کے آلات آہنی زمین کھودنے کے ٹوٹ گئے آخر آپکو اطلاع کی گئی آپ وہان تشریف لای اور مارے بھوک کے آپکی شکم مبارک پر پتھر بندھا تھا آخر سلمان کے ہاتھ سے آپنے کدال لی اور اوس پتھر پر ایکبار کدال چلائی وہ چکنا چور ہوگیا **روایت** مواہب لدنیہ مین ہی کہ ابو الاسد جمحی ایک شخص بڑا زور آور و توانا تھا چنانچہ گای کے چمڑے پر کھڑا ہوتا اور دس آدمی قوی قوی ایک طرف سے اوس چمڑے کو کھینچتے تاکہ اوسکے پانون سے نکل جاوے وہ چمڑا اوسکے پانون کے چارون طرف سے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتا اور وہ اپنی جگہ سے نہین ہلتا اور پانون اوسکا نہین ہلتا ایک دن اوسنے آپکو کشتی کرنے کو بلایا اور کہا اگر تمنے مجھے پچھاڑا تو مین تمھارے ساتھ ایمان لاؤنگا پس آپنے اوسے اوٹھاکر زمین پر دی مارا مگر وہ ایمان نہ لایا **روایت** شفاء قاضی عیاض مین ہی کہ کہا عمران بن حصین نے کہ نہین آے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی جمع ہوے لشکر مین مگر یہ کہ پہلے سب کے آپ ہی قتال شروع کرتے اور اُحد کی لڑائی کے دن اُبی بن خلف کافر نے جب آپکو دیکھا کہا اب محمد کہان جاتے ہین مین نہ بچونگا اگر یہ آج بچ گئے اور پہلے اسکے جب بدر کی لڑائی مین عبد اللہ بیٹا ابی بن خلف کا اسیر ہوکر مدینہ مین آیا تھا ابی بن خلف نے اپنے بیٹے کو فدیہ دیکر چھوڑانی کے وقت آپکو کہا تھا کہ میرے پاس ایک گھوڑی ہی ابھی اوسے ہر روز سولہ رطل جو کا دانہ کھلا کھلا پالتا ہون اوسی پر سوار ہوکر تمھین قتل کرونگا آپنے اوسے فرمایا تھا انا اقتلك انشاء الله تعالیٰ اگر خدا نے چاہا تو مین ہی تجھے قتل کرونگا غرض جب اُحد کی لڑائی مین اُبی بن خلف نے آپکو دیکھا جھپٹ اوسی گھوڑی پر سوار ہوکر آپ پر جھپٹا اور اوسے کودتا ہوا آپکے قصد پر آتا تھا اور اوسکے پیچھے ہجوم کیے کفار تھے پس ٹوٹ پڑے اوسپر سارے صحابہ اور اوسکے اور آپکے بیچمین حائل ہوگئے اور چاہا کہ آپ تک پہونچنے سے پہلے ہی اوسے صاف کرڈالین آپنے فرمایا تم سب ہٹ جاؤ اوسے اسی طرح آنے دو پھر آپنے حارث بن صمہ کا

گہ نہ دیکھا مینے کسی کو مردانہ اور شجاع تر اور دلیر تر اور راضی تر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور کہا امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے کہ جب آگ لڑائی کی خوب گرم اور سرخ ہوتی اور آنکھین لڑنے
لڑتے سرخ ہوجاتین یعنی جب لڑائی سخت اور مشتد ہوجاتی اور فتح سے محض یاس ہوجاتی تو ہلوگ
پناہ لیتے آپکے ساتھ پھر آپ آگے ہوتے اور ہلوگ پیچھے پیچھے رہتے پس کوئی آدمی نزدیکتر دشمنون سے
سوای آپکے نہوتا اور دیکھا مینے بدر کی لڑائی کے دن کہ ہلوگ پناہ لیگئے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ
وسلم کے اور آپ ہم سب لوگون سے نزدیکتر تھے دشمنون سے اور ما وسدن آپ سخت ترین لوگون
کی تھے دشمنون کے ساتھ سختی مین اور براء بن عازب کہتے ہین کہ شجاع اوسکو کہتے تھے جو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس رہتا ازجہت نزدیک ہونے آپکے دشمنون سے اور کہا عمران بن حصین نے
کہ نہ آی آپ کسی لشکر بزرگ مین مگر یہ کہ پہلے پہل آپہی نے اوس لشکر پر حملہ کیا اور آپ زور باز و اور
قوت مین ایسے تھے کہ گشتی گیران جہان کے آپسے مقابلہ نہین کرسکتے روایت بخاری اور مسلم نے
انس سے روایت کی ہی وہ کہتے ہین کہ تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نیکوترین مردمان کے
اور سخی ترین مردم اور مردانہ ترین مردم کے بتحقیق ایک رات اہل مدینہ ڈرے اور فریاد و شور و غوغا کرنے لگے
کہ دشمن یا چور آی پس چلے لوگ آواز کی طرف اور آپ جھپٹ کی سب لوگون سے پہلے اوٹھکر ایک تلوار
گردن مبارک مین لٹکا کر ابو طلحہ کے گھوڑے پر کہ بطی السیر اور سست قدم تھا بغیر زین کے اوسپر سوار
ہوکر کے اوس آواز کی طرف گئے پھرتے وقت اہل مدینہ کو آپنے دیکھا کہ چلے آتے ہین فرمایا لم تراعوا
لم تراعوا پھر چلو کچھ مت ڈرو کچھ مت ڈرو اور وہ گھوڑا ابو طلحہ کا کہ نہایت بودا اور سست قدم تھا
آپکی سواری مین اور اسکے بعد ہمیشہ ایسا تیز گام رہا کہ کوئی گھوڑا اوسکی برابری نہین کرسکا اور آپ
فرماتے لقد وجدتہ بحرا ہمنے اسے دریا کے ایسا تیز رو پایا اور یہ آپکے معجزات سے تھا کیون نہو
جسکے آپ مددگار رہون اگر وہ محض لاشی ہو توشی ہوجاوے ضعیف ہو تو قوی ہوجاوے کھوٹا ہو تو کھرا
ہوجاوے جھوٹا ہو تو سچا ہوجاوے نیچا ہو تو اونچا ہوجاوے مغلوب ہو تو غالب ہوجاوے
تو مرادل وہ و دلیری ہین ✦ روبہ خویش خوان و شیری ہین روایت ہی کہ ایک پہلوان نے پہلوانان
عرب ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا آؤ ہم تم دونون آدمی کشتی لڑین اگر تم ہمین پٹکو
تو جان سے نہین مارڈالونگا اور اگر ہم تمھین پٹکین تو تمھین قتل کرڈالین اور لوگون کو آپکے فتنہ سے بچائین

اور حنین کی لڑائی مین باوجود افتراق اصحاب کے آپ ثابت قدم رہے تا آنکہ حق تعالی نے تصدیق
اپنے وعدہ کی فرمائی اور یہ بات دلیل ہے اوپر کمال قوت یقین اور قرار پانے دل کے مقام ثبات اور
تمکین مین اور اوپر اعتماد کرنے کے وعدہ پر حضرت رب العالمین کے جیسا فرمایا اللہ جل ذکرہ نے
وَاللّٰہُ یَعْصِمُکَ مِنَ النَّاسِ اور فرمایا اِحْسَبُکَ اللّٰہُ اور فرمایا اِلَّا تَنْصُرُوْہُ فَقَدْ
نَصَرَہُ اللّٰہُ روایت مدارج النبوۃ اور شفا مین ہی کہ حنین کی لڑائی مین صحابہ مین بباعث
تیر بارانی کفار کے ایک نوع کا فرار اور تزلزل آگیا تھا سوای آپکے کہ اپنی جگہ سے ٹلے نہین اور آپ
ایک بغلہ شہبا یعنی خچری پر سوار تھے اُسے آگے بڑھایا تا کفار پر حملہ کرین اور آپ یہ رجز پڑھتے تھے
انا النبی لا کذب * انا ابن عبد المطلب * مین نبی ہون جھوٹھ نہین مین بیٹا عبد المطلب کا ہون
ابوسفیان بن حارث آپکے چچازاد بھائی ایک جانب سے اور حضرت عباس آپکے چچا دوسری جانب سے
لگام آپکی خچری کی تھامے ہوے تھے یعنی اگرچہ جانتے تھے کہ اللہ ہر حال مین آپکی حمایت اور نصرت کریگا
مگر پھر بھی کفار کے ازدحام اور آپکی جلدی اور پیش قدمی کو دیکھکر بمقتضای محبت اور شفقت اسلامیہ کے
آپکو آگے بڑھنے سے مانع ہوے پھر آپ خچری سے اوترے اور حق تعالی سے نصرت چاہی اور ایک مٹھی
خاک زمین سے لیکر دشمنون کی طرف پھینک ماری اور فرمایا شَاھَتِ الْوُجُوْہُ پھر کوئی کافر ایسا نہ تھا
کہ اوسکی آنکھ اوس مٹی سے بھر نہ گئی ہو پس ذرا دیر نہ گذری تھی کہ وہ تیزی کافرون کی کُند ہو گئی اور
وہ بھاگ گئے اور ستّر کافر بڑی بڑے سردار داخل فی النار ہوے اور ستّر کافر گرفتار ہوے اور کوئی
آدمی اس لڑائی مین آپسے اشد اور اقوی اور اشجع دیکھا نہ گیا اور ایک روایت مین ہی عباس سے
وہ کہتے ہین کہ جب مسلمان اور کفار باہم غٹ پٹ ہو گئے مسلمانون نے کفار سے مُنہ پھیر لیے پس
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خچری کو کفار کی طرف متوجہ کرکے پانونسے جلدی جلدی سے ایڑ لگانی لگے
اور مین لگام اوسکی پکڑے اوسکو روکے تھا کہ جلدی کفار کی طرف دوڑے نہین اور ابوسفیان
بن حارث آپکی رکاب پکڑے آپکو کفار کی طرف تاخت لانے سے روکتے تھے پھر ان نے باجازت
آپکی ندا دی کہ ہان انصاریو کہان جاتے ہو پس سب مسلمان ایکبار کفار پر ٹوٹ پڑے اور خوب لڑے
حتّٰی کہ کفار نے شکست پائی اور کہتے ہین کہ آپکو غصہ نہین آتا تھا اور جب کبھی غصہ آتا تو للہ آتا
پھر اوس وقت کسی کو مجال نہوتی کہ آپکے سامنے کھڑا ہو سکے ماری خوف آپکی حال کہا ابن عم رضی اللہ عنہما نے

اور اللہ تجھکو بچا لیگا لوگون
سے یہ آیت چھٹے پارہ مین
سورۂ مائدہ کے دسوین
رکوع مین ہی ۱۲ حافظ
محمد مصطفی ۵۲ تجھکو
بس ہی اسمیہ آیت دسوین
پارہ مین سورہ انفال کے
آٹھوین رکوع مین ہی ۱۲ حافظ
عبد الرحمن آروی
۵۳ الغرض مُنہ دکھا کر
رسول کی تو اوسکی مدد کی

محاصرہ اور نہ ملنے آب دوانہ کے بہت ہی کم لوگ رہگئے تھے اور طاقت مقابلہ کی ان کفار کے ساتھ بباعث
جمعیت کثیر ہونے اونکی کے نہ رکھتے تھے آپنے اپنی کمال عقل و حذاقت سے حذیفہ بن الیمان کو رات کو وقت
جاسوس کے طور پر کفار کے لشکر مین بھیجا اور فرمایا کہ سرداران قریش کو تلاش کرکے ہر ایک کی ساتھ دور ہونا
ہونا اور کہنا کہ کل صبحی یورش اور حملہ کا روز ہی سو سب لوگ لشکر والے مقابلہ کے وقت تمھین کو سامنے
کر دینگے اور آپ تمھارے پیچھے پیچھے رہینگے اور اوس طرف تمھارے اوپر جو زدوضرب اور مار کاٹ کہ
ممکن ہوگی پڑیگی پس دونون طرف سی اہل قریش ہی زخمی ہونگے یا مارے جائینگے اور اور قبیلے والے لوگ
ہر طرح سے بچ جائینگے دونون صورت فتح و شکست مین تمھین کو ضعف اور سستی لاحق ہوگی پھر اسکی بعد
اور سب قبیلے کے لوگ تمپر غالب اور چیرہ دست ہو جائینگے اسے خوب سمجھ بوجھ کے کرنا چاہیے وہ لوگ اس
بات کی سننے سے اپنے ارادہ مین یورش کے متزلزل ہو گئے اور یورش موقوف کی تا آنکہ نفاق صریح اوس
لشکر مین پڑگیا اور بلا سبب ظاہر کے سب کوچ کر گئے **حکایت ہفتم** ایک جوان نے حضور مین جناب
حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوکر عرض کی کہ کسی صورت سے آپ زنا کرنے کو ہمین رخصت
دین صحابہ نے اوسکو جھڑکیان دین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے کمال عقل سے فرمایا کہ تو میرے پاس آ
وہ آپکے پاس آیا اور بیٹھا آپنے فرمایا ای جوان تو دوست رکھتا ہی کہ تیری مان سے کوئی زنا کرے کہا نہین فرمایا
اسی طرح سب لوگ ہین کوئی اپنی مان کے ساتھ اسکو گوارا نہین کرتا پھر فرمایا اپنی بیٹی کے ساتھ دوست
رکھتا ہی کہا نہین فرمایا اسی طرح سب لوگ اپنی بیٹی کے ساتھ روا نہین رکھتے پھر فرمایا اپنی بہن کے
ساتھ جائز رکھتا ہی کہا نہین فرمایا سب خلق ایسی ہی ہے اسی طریقہ پر پھوپھی اور خالہ اور اور کنبون کو
یاد فرمایا بعد اوسکے دست مبارک اپنا اوس جوان کے سینہ پر پھیرا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ ذَنْبَہٗ
وَطَھِّرْ قَلْبَہٗ وَحَصِّنْ فَرْجَہٗ پھر اسکے بعد اوس شخص نے تا زندگی اپنی کسی عورت کیجانب التفات نکیا

فصل ہفتم بیان جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوت و توانائی کا شجاعت خداداد و معجز نمائی کا

شجاعت اور زور بازوی شریف کا حال ایسا مشتہر ہی کہ کسی پر چھپا نہین آپکا ایسا کوئی آدمی جری
اور شجاع اور بڑا دل والا ہوا نہین بڑی بڑی سخت لڑائیون مین شجاعان دلاور اور پہلوانان نامور سے
کوئی ایسا باقی نرہا مگر بھاگا اور آپ مثل پہاڑ کے اپنی جگہ پر ثابت رہتے ہرگز کسی لڑائی مین بھاگے نہین
اپنی جگہ سے ٹلے نہین بلکہ اور آگے بڑھتے پیچھے کو ہٹتے نہین نہ قبل نبوت کے نہ بعد اوسکے حتی کہ جنگ احد

۹۷ حضور لائق و سزاوار ہمارے سردار کی شان
۹۸ اور اسکے اور بیان کرنے کی لائق ہونا
۹۹ کمینین ناچیز
محمد حبیب الرحمن ابن
مولوی

مزاحمت کرتے تھے پھر آپسمین جنگ وجدال کرنے لگے آخر سبھون نے باہم متفق الرای ہمارے حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اوس وقت مین آپ پچیس برس کی تھے اس نزاع کے فیصلے
اور رفع کے لیے حکم بنایا اور کہا کہ ابتک کوئی شخص عاقل اس جوان کا ایسا قبیلۂ قریش مین پیدا نہ ہوا ہے
جو کچھ وہ کہینگے ہملوگ جی جان سے اوسے مانینگے غرض حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازراہ اپنے
حکم ہونے کے بحکم وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ کے یہ حکم فرمایا کہ حجر اسود کو
ایک بڑی چادر مین لیکر کے ہر گوشہ اوسکا ایک ایک سردار ہر قبیلہ کا اوٹھاوے اور اور سب لوگ اوسکے
اوٹھانے مین شریک ہوجائین پھر جب وہ پتھر اپنے مقام کے قریب پہونچے تو مجھے سب کی سب اپنی اپنی طرف سے
وکیل مقرر کرین کہ مین اوسے اپنے ہاتھ سے وکالۃً اوٹھاکر کے اوسکی جگہہ پر رکھہ دون کہ میرا ہاتھہ بحکم
وکالت کی ہاتھہ سب لوگونکا ہوگا آخر سب سردارون نے اسبات پر راضی ہوکر کے ایسا ہی کیا اور
آپکی ذہانت اور کمال عقل پر مرحبا وشاباش کہا حکایت پنجم غزوۂ حدیبیہ کی جنگ مین جب کافرون کے
ساتھہ صلح مغلوبانہ قرار پائی کافرون نے یہ شرط کی کہ جو کوئی مسلمانون مین سے بھاگ کر کے ہمارے پاس
آئیگا اوسے پھیر نہین دیوینگے اور جو کوئی ہملوگون مین سے بھاگ کر کے مسلمانون کے پاس جاویگا
اوسے ہم پھیر لیوینگے آپنے اس شرط کو قبول فرمایا سارے صحابی اور سب مسلمان اس شرط کو سُنکر کے
بہت ہی ناخوش ہوے اور سب کی سب حضور مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حاضر ہوے
کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہملوگ ہرگز اس شرط کو قبول نکرینگے کیونکہ ان دونون صورتون مین
ہمھین لوگون پر ذلت عائد ہوویگی اگر یہ کفار اپنے گریختہ کو ہمسے پھیر لیوینگے تو ہم بھی اپنے گریختہ کو اونسے
پھیر لیوینگے آپنے کمال شفقت ونرمی سے فرمایا یارو ذرا غور تو کرتے جاؤ جو آدمی کہ ہمسے بھاگ کر کے
کافرون کے پاس جائیگا وہ نہوگا مگر منافق کہ دل مین اوسکے محبت کفر اور رفاقت کافرون کی سمائی
ہوگی وہ تو اسی قابل ہے کہ ہملوگون مین نرہے اور اونکے ساتھہ رہے ہمین تو خود چاہیے کہ ایسے آدمی کو
اپنے فرقے سے نکال دیوین جب وہ خود بخود چلا جاوے تو پھر ہم اوسے کسواسطے پھیر لیوینگے سب یار
اس نکتے کو سمجھے اور کمال عقل اور رای پر آپکے آفرین کہا حکایت ششم غزوہ احزاب مین جب کفار
ملاعین نے بعد محاصرہ دراز کے چاہا کہ صبحی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایکبار حملہ اور یورش کر کے
جھک پڑین اور قریب بارہ ہزار کے تھے اور آپکے ساتھہ ابتدا مین تین ہزار لوگ تھے آخر کو بسبب طول

ناصر حسین
۱۲

چارون صفتین بُری کہ مجھمین تھین چھوڑادین اب مین آپکے باعث ذلت دارین سے محفوظ رہا سو لخدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسبات کو سنکر بہت خوش ہوے اور پھر اوس سے ہمیشہ خوش رہے **حکایت دوم**
ایک آدمی حضور مین جناب سرور انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک شخص کو پکڑے ہوے لایا باین
دعوی کہ اسنے میرے بھائی کو جان سے مارڈالا ہی آپنے اوسے فرمایا کہ اس سے دیت لیکر کی چھوڑدے
کہا یہ مجھے منظور نہین پھر فرمایا معاف کردے تا تجھے آخرت مین ثواب عظیم حاصل ہوگا عرض کی مجھے
یہ بھی منظور نہین فرمایا اچھا اسے لے جا مارڈال جب وہ آدمی اوس شخص کے مارنے کو گیا تو آپنے
یارون کو فرمایا کہ اگر یہ آدمی اوسے جان سے مارڈالیگا تو اوسی کا ایسا ہوگا لوگ دوڑے اور اوسے
خبر کی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسا فرمایا ہی فی الفور اوسنے معاف کردیا اور اوس مرد کو
چھوڑدیا جب وہی سب یار لوگ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوے معلوم کیا
کہ غرض آپکی یہ تھی کہ اگر یہ اوسے مارڈالیگا تو یہ بھی اوسی کے مانند ایک نفس کے مارڈالنے مین ہوگا نہ کہ
گناہ مین **حکایت سوم** ایک شخص نے جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین
حاضر ہوکر عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارا ایک ہمسایہ ہی کہ مجھے بہت ایذا دیا کرتا ہی آپنے
اپنی کمال عقل اور حذاقت سے فرمایا جا اور اپنے گھر کے سب اسباب کو نکال نکال سر راہ پر ڈالدے اور لوگ تجھسے
پوچھین کہ یہ تو کیا کرتا ہی کہنا کہ ہمارا ایک ہمسایہ موذی تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اوسکی
شکایت کی آپنے مجھے اسیطرح ارشاد فرمایا ہی آخر وہ شخص گیا اور اپنے گھر کے سب اسباب کو نکال کے سر راہ
چھوڑدیا سارے لوگون نے وہان پر ہجوم کیا اور اوس سے اسکا سبب پوچھنے لگے اوسنے وہی بات سبھون سے کہی
لوگون نے لعنت و نفرین اوس ہمسایہ کی شروع کی اور ہر کوچہ و بازار مین یہ خبر مشہور ہوگئی پھر وہ ہمسایہ موذی
اوس مرد کے پاس آیا اور کہا بخدا اب مجھے اسقدر فضیحت و رسوا نکر سب اسباب اپنا اپنے گھر لیجا اب وعدہ
کرتا ہون کہ پھر کبھی تجھے اذیت نہ دونگا **حکایت چہارم** قبل بعثت جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے ایکبار سیلاب عظیم مکہ معظمہ زادہا اللہ شرفا و تعظیما مین آیا اور بنیاد مین کعبہ معظمہ کی کو خستہ
ڈالے اور حجر اسود کو اوکھاڑ ڈالا بعد دفع ہوجانے اوس سیل عظیم کے سب سرداران قریش نے جمع ہوکر
اپنے اپنے ہاتھون سے مرمت خانہ کعبہ کی شروع کی جب نوبت حجر اسود کی اوٹھانے کی پڑی سردار ہر فرقہ
اور قبیلہ نے چاہا کہ مین ہی اس سنگ کو اپنے ہاتھ سے اوٹھاکر اوسکی اصلی جگہہ پر رکھہ دون اور اور لوگ

روایت عوارف المعارف مین ایک بزرگ سے روایت ہی کہ عقل کے سو حصے ہین ننانوے ۹۹ حصے
اوسمین سے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حق تعالی نے دیے ہین اور ایک حصے کو تمامی مخلوقات مین
تقسیم کیا ہی اور کہا بعضے علماء نے کہ عقل کے ہزار ۱۰۰۰ جز ہین نو سے ننانوے ۹۹۹ جزو تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین ہین اور ایک جزو اوس سے تمامی مردم مین ؎ ہر مرتبہ کہ بود در امکان بروست ختم
ہر نعمتی کہ داشت خدا شد بروتمام ۔ اور اگر کوئی چاہے کہ حکایتین آپکی کمال عقل اور فطانت رای اور متانت
فکر و دانش کی معلوم کرے چاہیے کہ کتب سیر کو جیسے مدارج النبوۃ معارج النبوۃ روضۃ الاحباب اور
مرآت الصفا فی صفات المصطفی اور مواہب لدنیہ اور نسیم الریاض شرح شفا وغیرہ کتب احادیث و سیر کو
بنظر انصاف و غور ملاحظہ کرے کہ یکجا کرنا اونکا خصوصا اس رسالہ مین جیز امکان سے بعید ہی یہان بطور
مشتی نمونہ از خروارے کے دو چار حکایتین لوگونکی تیزی عقل کے واسطے تفسیر فتح العزیز وغیرہ سے لکھی جاتی ہین

حکایت اول ایک شخص نے جناب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ مین چار خصلتین بد ہین پہلی یہ کہ مین بڑا ناکار ہون دوسری چوری
کرتا ہون تیسری شراب خوار ہون چوتھی دروغ گو ہون ان چارون کو ایکبار تو مین ہرگز چھوڑ نہین سکتا
آپ انمین سے جس ایک چیز کو فرمائین آپکی خاطر سے اوسے مین چھوڑ دون آپنے اپنی کمال عقل و فطانت سے
فرمایا جھوٹ بولنا چھوڑ دے آخر جب وہ شخص اپنے گھر مین گیا اور رات ہوئی ارادہ شراب پینے اور زنا
کرنے کا کیا پھر دلمین سوچا کہ صبح جب حضور مین جناب حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جاونگا
اور آپ مجھسے پوچھینگے کہ آجکی رات تو نے زنا کی یا نہین شراب پی یا نہین کیا کہونگا اگر سچ سچ کہدونگا
تو علی رؤس الاشہاد ذلیل و خوار ہوونگا اور سوا اسکے حد زنا اور شراب مجھپر آپ جاری کرینگے اور
نہین تو جھوٹ کہونگا اور اسکے ترک کا آپسے وعدہ کرآیا ہون آخر ارادہ زنا اور شراب پینے کا موقوف کیا
جب کچھ اور زیادہ رات گذری اور لوگ سو گئے چاہا کہ چوری کو چلے پھر اسی قسم کا خیال اوسے چوری سے
مانع ہوا کہ اگر مجھے کل چوری کے ساتھ متہم کرینگے اور مجھسے پوچھینگے تو مین کیا کہونگا اگر چوری کا اقرار کرونگا
تو ہاتھ میرا کاٹا جائیگا اور سب لوگون مین فضیحت ہوونگا اور نہین تو جھوٹ کہنا پڑیگا ناچار اس خواہش کو
بھی موقوف کیا علی الصباح حضور مین جناب سرور انبیا اعقل عقلا اعلم علما صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
دوڑا ہوا آیا اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جھوٹ کی چھوڑنے سے آپنے مجھسے

نصیر حسین ۹۶

تسلیم کرکے اتباع آپکی کی اور علماء اہل کتاب نے اور جنکو فنون تواریخ اور حساب مستحضر تھے کیسے کیسے
مشکل سوالات اور مغلق اعتراضات آپسے کرات مرات امتحاناً کیے ہین مگر بفضلہ بہت ہی اچھی طرح آپنے
اس شیرینی و بلاغت کے ساتھ سبھونکے جواب دیے ہین کہ سبھون کے منہ کھلے کیے ہین جو کچھ فرمایا ہے
اوسکو سبھون نے آمنا صدقنا کیے ہین جس چیز سے آپنے خبر دی ہی اوسے سبھون نے موافق عقل و نقل کے
پائی ہی میزان خرد مین تول لیے ہین جو بات آپ دہان درفشان سے بولے ہین تیرہ سو کے قریب زمانہ ہوا
کہ آج تک فضلای عرب و علمای عجم نے آپکے کلام پاک پر از روی معارضہ کے منہ نہ کھولے ہین بلکہ نقد گرانمایہ
لوامع حکم اور گوہر بے بہای جوامع کلم آپکے جسقدر محک امتحان پر کسے ہین اپنی اپنی میزان خرد مین
تولے ہین سوای کھرے کے کھوٹا اور سچے کے جھوٹا نہ کہینگے کہ نقطے پیچھے دریا دُر فصاحت و بلاغت
رولے ہین اور از شرق تا غرب و از شمال تا جنوب تابع امر واجب الاذعان ہر جن و بشر ہوگیا اور دین
آپکا اطراف عالم مین منتشر ہوگیا اطباق سمٰوات و ارضین مین نیز شریعت غرا کا گر گیا مارے ازدحام
متبعان ملت آپکی ربع مسکون مین آپکا رعب پڑگیا اگر کیا کہیے کس حوصلے کے بشر تھے کہ باوجود اپنی ایسی
عزو کرامت و دولت اور علم و عقل و حکمت کی مقام اول سے ذرہ بھر بھی قدم نہ بڑھایا بلکہ تواضع اور مسکنت اپنی
زیادہ کردی پس جسے معلم کل نے عقل سلیم و ذہن مستقیم دیا ہی وہ شخص بلا حظہ ان احوال کے بالیقین جان لیگا
کہ یہ علوم و حکم امی کو ہرگز ممکن نہین کہ حاصل ہون مگر یہ کہ خود حضرت حق نے آپکی تعلیم کی ہی ادبستان اَدَّبَنِیْ
رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ مین آپ تعلیم پائے ہین مائدہ روح افزا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَعْلِیْمِیْ کا
آپ مزہ اوٹھائے ہین ؎ ای عربی نسب و امی لقب + بندہ تو ہم عجم و ہم عرب + تیغ عرب زن کہ فصاحت
تراست + صید عجم کن کہ ملاحت تراست + گر بقلم غالیہ سا نیستی + یا بخط انگشت نما نیستی + چون زتو
خوانند و نویسند ہم + گر تو نخوانی نتوانی چہ غم + از تو سیر راست سپیدی امید + بہ کہ سیاہی نہی بر سپید +
خواندنت این بس کہ سخن راندہ + دور روان را بخدا خواندہ روایت تفسیر روح البیان مین ہی کہ کعب
بن منبہ نے کہ مینے اکہتر کتابین قدما اور انبیا پیشین کی پڑھین اور پائی مینے اون سب کتابون مین کہ حق تعالے
فرمایا تمامی آدمیون کو آغاز دنیا سے اوسکے انجام تک متاع گرانمایہ عقل بمقابلہ عقل جناب حضرت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مگر بقدر ایک دانہ ریگ کے نسبت ساری ریگستان دنیا کی اور محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم راجح ترین مردم کے ہین عقل مین اور فاضل ترین سب سے ہین ابی ہین راہ ابو نعیم فی الحلیۃ

۹۱
اثر ہی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
و ہی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ
غیاث اللغات
۹۲ یکسر اول
دفع توہم
جمع حکمت
۹۳ بالفتح
کان مفتوح ہمزہ
مفتوح
۹۴ ادب کیا
۹۵ مسلمین
کی تادیب میری
۹۶ تعلیم کی میری
پروردگار نے
اچھی کی تعلیم میری
مولوی محمد حبیب الرحمن
۹۷ ابن مولف
۹۸ نبی علیہ
اور ان
اکیباشد از مشک
معجزہ کا فرد

بمکتب نرفت و خط ننوشت ۔ بنمر مسئلہ آموز صد معلم شد ۔ اور اسی طرح حکمتین حکمای ماتقدم اور سیرتین
اور سب امم کی اور معرفت ذات و صفات و افعال و اسماء اور ضرب المثال اور حسن افعال اور طریقہ سیاسات
انام اور تقریر شرائع اور احکام اور سوار انکی اور اوراد اوصاف حمیدہ و صفات جمیلہ آپسے اسطرح پر صادر ہوئین
کہ مقتضای کمال عقل اور وفور علم کا تھا اس مرتبہ کو کہ قوت بشری سے خارج معلوم ہوتا جب عاقل
اطوار اور اوضاع مین جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدۂ عقل سے بنظر انصاف دیکھے
تو اوسپر روشن ہوجاوے کہ وجود شریف آپکا کہ نور علی نور تھا مثل ایک چراغ کی تھا ظلمت آباد جہالت
اور طوفان ارباب ضلالت مین روشن کیا ہوا اور بلاد مین اصحاب شرک و کفر و خذلان کے اونکے
عین طوفان بے تمیزی مین مثل ماہی بے آب کی تشنہ و نما پایا ہوا پر ماشاء اللہ چشم بد دور کس درجے کے
آپ عاقل تھے کہ اہل عرب کہ مثل وحش و طیر کے صاحب طباع متنافرہ تھے اور باہم تباغض اور تخالف
اوضاع و اطوار مین رکھتے تھے باوجود شدت جہل و جفا و نادانی و شقاوت اونکی کے آپنے بزور عقل و
تدبیر کے اونکی جہل و ایذا پر کسقدر صبر و تحمل کیا اور روسا قریش بعضے نرمی سے اور اکثر گرمی سے ہر چند
آپکو تبلیغ احکام سے مانع ہوے مگر آپ ہرگز اوس سے قولاً یا فعلاً باز نہ آے اول سے آخر تک ایک حال پر
تن تنہا مثل ایک انار صد بیمار کے لاکھون کروڑون دشمنون کے بیچ مین اپنی زور عقل سے رہے کسی طرح
تبلیغ رسالت مین قصور نکیا اور قتل و حرب اور طعن و ضرب سے خوف نکیا اور علم و عمل اور حسن اخلاق
و اعمال اور اسرار سعادات مبدا و مال مین اونکی تعلیم کردی حتی کہ اونھون نے اپنی اپنی جانون پر آپکو اختیار کیا
اور آپکی طلب رضا مین جان و مال تصدق کیا اور خاندان اور وطن چھوڑکر ہجرت اختیار کی اور آپنے اپنے
اہل و عیال اور باپ بیٹون کو جو آپسے وی عداوت رکھتے جان سے مار ڈالے بغیر اسکے کہ سابق سے کچھ معرفت
یا علاقہ وہ لوگ آپسے رکھتے ہون اور آپکو اور کسی شہرون مین اصحاب علم و دانش اور ارباب فضل و بینش کے
ساتھ کبھی اتفاق سفر کا نہ پڑا کہ کچھ علم و عقل و فضل کی باتین کسی سے سیکھین اور دو ایک بار جو شام کی طرف
جانے کا اتفاق ہوا تو اور اغیار کے ساتھ اتفاق ہوا تھا وہان بھی اوس تھوڑی مدت مین ایک حرف
بھی کسی سے نہین پڑھا اکتساب فضائل و کمالات نہین کیا اور کبھی آپنے کسی علماء و فضلاء زمانہ کے
ساتھ مصاحبت و مجالست نکی اور کسی حکیم سے تعلم کسی علم و حکمت کا نکیا اور کسی استاد کی شاگردی
نکی باوجود اسکے تمامی علما اور حکما نے روی زمین کے کمال علم و حکمت اور وفور عقل و فطنت کو آپکی

ادای دین کے لیے ہم رکھ چھوڑین رواہ البخاری اور فرماتے ہر روز دو فرشتے آسمان سے اوترتے ہین ایک یہ دعا کرتا ہی خداوندا جو تیری راہ مین صرف کرے تو اوسکا بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہی خداوندا جو تیری راہ مین بخل کرے اوسکا مال نقصان کر رواہ البخاری ومسلم اور روایت ہی کہ آپنے اسمار بنت ابی بکر کو فرمایا خدا کی راہ مین دے اور اوسکو مت شمار کر خدا بھی تجھے دیگا اور نہ شمار کریگا اور نگاہ رکھ تاکہ خدا بھی تجھسے نگاہ نرکھے اور دے جو تجھسے ہوسکے حال اور جود وسخا کا آپکے یہ حال تھا کہ جو کوئی حال مبارک آپکا دیکھتا صفت داد ودہش کی اوسمین اثر کر جاتی اور کرم واحسان وجود وسخاوت کی ساتھ خواہی نخواہی متخلق ہوجاتا اور جو کوئی بڑے بخیل کنجوس نے آپکو دیکھا ہوتا حال اوسکا آپکے حال عظیم اور صحبت شریف کی دیکھنے اور پانے سے اس حد کو پہونچتا کہ جو کوئی اوس بخیل کے ساتھ مصاحبت اور مخالطت رکھتا تاثیر صحبت سے اوسکی جود وسخی ہوجاتا اور جود وسخا اور ساری بھلی صفتون مین بے اختیار ہوجاتا اور اپنے نفس کا مالک نہوتا جبتک احسان وکرم اوسپر غلبہ نکرتا اور آپ ہمیشہ عموماً کریمترین اور جوادترین خلق کے تھے مگر رمضان شریف کی مہینے مین سخاوت اور بخشش آپکی لوگون پر اور ایثار اور تقدیم اونکی حاجت کی اپنی ذات پر سب اوقات سے زیادہ ہوتی اور صدقات اور خیرات آپکی سب راتون اور دنون مین رمضان شریف کی سب راتون اور دنون سے زیادہ ہوجاتے

فصل ششم بیان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عقل کامل کا اور علم شامل کا

سبحان اللہ عقل مین آپ کیسے کامل تھے اور علم آپکا کس مرتبہ کا تھا کہ کوئی مخلوق اوس مرتبہ کو نہ پہونچ سکا اور کوئی مخلوق ازل تا ابد آپکی اصابت رای اور جودۃ وفطنت اور حسن سیاست اور تدبیر اور اکتساب فضائل اور اجتناب رذائل مین ہمسر نہوا اور نہوگا اور آپ ان سب امور مین اوس پلے سرے کی حد کو پہونچے تھے کہ ہرگز نہ پہونچا اور نہ پہونچیگا اوس حد کو کوئی بشر سوای آپکے اور کمال عقل اور علم اور معرفت آپکا اوس مرتبہ کو تھا کہ طاقت بشری سے خارج ہی باوجودیکہ آپ اُمّی تھے اور کبھی کسی سے کچھ بھی پڑھا نتھا اعمال اور احوال اور سیرت اور شمائل آپکی اوس وجہ پر تھی کہ عرش سے فرش تک سارے علما عقلا از جنات وبشر تا ملاء اعلی اوسمین حیران ہین دنگ ہین اونکے وہم وخیال کے پانون بادیہ پیمائی سے اس عرصہ لاانتہا راہ کے لنگ ہین اور جو جو باتین توریت انجیل زبور اور سائر کتب وصحف منزلہ مین واقع ہین اون سب کی آپ کما حقہ اطلاع رکھتے تھے بغیر اسکے کہ کسی معلم سے تعلیم پائین یا مطالعہ کتب فرمائین یا علماء اہل کتاب کی ساتھ مجالست کرین سے نگارمن کہ

وہ لیچلا راہ مین امیر المومنین عمر خطاب رضی اوس سائل سے وہ کچھا خرید فرماکے حضور مین ہدیہ لاے آپنے
جو ہین چاہا کہ اسمین سے چھوہارے کھائین کہ پھر اوسی درویش نے حاضر ہوکر درخواست کی سلطان گداخو
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر وہ خوشہ اوسے عنایت فرمایا اس بار راہ مین امیر المومنین عثمان رضی نے اوس سائل سے
وہ خوشہ خرید کرکے حضور مین ہدیہ گذرانا آپنے چاہا کہ اوسمین سے کچھ کھائین کہ پھر اوسی سائل نے آکر سوال
کیا آپنے جب اوسکا یہ اصرار دیکھا چھٹی بار ازراہ محبت فرمایا اسائل انت ام تاجر تو سائل ہی یا سوداگر
فوراً جبریل امین آے اور آیت وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ آپکو پڑھ سنائی اور بطور دوستانہ
عرض کی خداوند کریم فرماتا ہی کہ ای حبیب من شب معراج مین ستر ہزار بار مینے تمسے پوچھا تھا کہ تم کیا چاہتے ہو
تم ہر بار کہتے تھے کہ خداوندا اپنی امت چاہتا ہون اور مین ہر بار تمھاری درخواست حسب دلخواہ تمھاری قبول
کرتا تھا اور ہرگز جواب درشت نکہتا تھا میرے اس بندے نے آج چار مرتبہ تمسے سوال کیا جواب اوسکا
تمنے درشتی سے دیا کہ اسائل انت ام تاجر ای کریمی کہ دہرای وجود ✦ دست جودت در کرم بکشود ✦
ماگدا و تو پادشاہ ہمہ ✦ جرم بخشای و عذر خواہ ہمہ ✦ رحم فرمای کر تو کین نپسندد ✦ کہ خدا را بغیر این نسزد ✦
بر ضعیفان قوی ستم نکند ✦ برگدا شاہ جز کرم نکند ✦ از تقاضای سبقت حمت ✦ شدہ مرحومہ نام این امت ✦
بر معینی در کرم بکشای ✦ در گنجینۂ قدم بکشای ✦ حال اور صدقہ دینے کو آپ بہت دوست رکھتے اور
اپنی صدقہ اور خیرات کرنی سے اسقدر خوش ہوتے کہ بخیل لوگ لینے مین اوسکے خوش ہوتے ہین اور جسقدر
کہ خدا کی راہ مین دیتے اوسکو بہت نہ جانتے بلکہ اوسکو بمقابلہ عظمت اور کبریائی حق اور اپنی ہمت اور قوت
سخاوت کی کچھ گنتی مین نہ لاتے محض بے اعتبار سمجھتے اور اگر کوئی شخص آپسے کچھ ایسی چیز طلب کرتا کہ اوسکے
دینے مین صلاح وقت نہوتی یا صحت اوس شخص کی نہوتی تو سائل کو بہت اچھی طرح سے سمجھا دیتے چنانچہ
ایکدن حکیم بن حزام نے آکر مین ام المومنین خدیجہ کبری رضی اللہ عنہا کی تھے کوئی چیز ایسی طلب کی تھی
آپنے فرمایا ای حکیم مین وہ چیز تجھے دیتا ہون مگر یہ امر دکراہت اوسکے ساتھ تجھی لاحق ہوگی اور نصیحت کی
کہ جبتک تجھسے ہوسکے کسی سے سوال نکرنا چنانچہ کہتے ہین کہ حکیم نے اوسکے بعد سوال ہر چیز کا اسقدر ترک کردیا کہ اگر وہ
گھوڑے پر ہوتے اور کوڑا اونکے ہاتھ سے گر جاتا تو کسی سے نہ مانگتے اور نہ کہتے کہ ذرا اوٹھاکر مجھے دے
اور لوگون کو آپ صدقہ خیرات دینے پر رغبت دلاتے اور فرماتے کہ برابر احد کے پہاڑ کے ہمین زر ہو تو بھی
ہم خوش نہین رہتے کہ تین شب اوسپر گذرے اور ہمارے پاس اوس زر سے کچھ باقی رہے مگر جو اوس سے

اوجو مانگتا ہو اوسکو نجھڑکو
اور یہ آیت پارہ ۳۰ سورہ والضحی مین سے ہے
حافظ محمد عبد الرحمن صاحب
ابن حافظ

لاے آپ مسجد کے اندر اور نہ دیکھا اوس مال کی طرف جب نماز سے فارغ ہوے اوس مال کے پاس بیٹھے اور پریشان کردیا اوس مال کو لوگون پر اور جس کسیکو دیکھا دیا پھر عباس رض بن عبد المطلب چچا آپکے آے اور کہا ہمین بھی اس مال سے دیجیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسلیے کہ مینے فدیہ دیا ہی اپنے نفس کو اور عقیل کو پس بھر دیا آپنے اونکے کپڑے مین اسقدر کہ وہ نہ اوٹھا سکے کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کو آپ فرماوین کہ اسے اوٹھا کر میرے ساتھ لیچلے آپنے اونکی طمع کے کم کرنے کو فرمایا براہ تہذیب و تادیب کے نہین اے چچا جسقدر تم اوٹھا سکو لیلو پھر اونسے جسقدر ہو سکا اپنے کاندھے پر اوٹھا کر چلے اور آپ اونکی طرف براہ تعجب دیکھ رہے تھے اور متعجب تھی اونکی حرص پر پھر جب تقسیم کرتے کرتے ایک درم بھی باقی نرہا تب آپ اوس جگہ سے اوٹھے اور ملا جلال الدین سیوطی نے شرح صحیح بخاری مین ابن ابی شیبہ سے نقل کی ہی کہ وہ مال جو بحرین سے آے تھے اور آپنے اوسکو تقسیم کیے تھے لاکھ درم تھے اور وہ پہلے پہل خراج آیا تھا دولت اسلام مین **روایت** ہی شفا مین ابو ہریرہ رض سے کہ آپکے پاس ایک سائل آیا آپنے ایک شخص سے نصف وسق قرض لیکر اوسکو دیا پھر وہ شخص نے آپسے اپنے قرض کا تقاضا کیا آپنے پورا ایک وسق اوسکو دیا اور فرمایا آدھا وسق اپنا قرض لو اور آدھا یہ ہدیہ ہی **روایت** ہی کہ شب معراج مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مورد اختصاص فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ اَوْحٰى کے ہوے جناب باری سے ارشاد ہوا اے حبیب من کیا چاہتے ہو فرمایا امت مرحومہ کو اسیطرح ستر بار و بروایتے سات سو بار و بروایتے سات لاکھ بار جناب باری عز اسمہ سے یہی خطاب ہوا مگر ہر بار حضرت رحمۃ للعالمین محب الفقرا والمساکین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امت ہی کی درخواست کی اور حق تعالی ہر بار جواب اسکا حسب خواہ آپکے ارشاد فرماتا تھا اور ہر بار ستر ستر ہزار امت کو بخشتا تھا پھر ارشاد ہوا اے حبیب من کسقدر یہ امت تجھے پیاری ہی فرمایا خداوندا سہ نہ مین عاجز مطلب سے ہون نہ تو دینے سے عاری ہے + آخر جب سید آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج سے پھر آے ایک دن امیر المومنین عثمان غنی رض آپکے واسطے گچھا چھوہاری کا ہدیہ لاے آپنے چاہا اوسے تناول فرمائین کہ ایک سائل نے آکر سوال کیا آپنے دست مبارک اپنا روک لیا اور بمقتضاے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ کے وہ گچھا اوسے عنایت فرمایا راہ مین امیر المومنین ابو بکر صدیق رض نے جو اس سائل سے وہ گچھا خرید کر کے حضور مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہدیہ لاے جب آپنے چاہا کہ اوسے کھائین پھر وہی سائل نے حاضر ہوکر حضور سے سوال کیا آپنے وہ گچھا اوسے پھر حوالہ کیا

علی رضؓ نے عباس کو فرمایا لیلے ان اونٹون مین سے چار سے سو تک عباس نے کہا مان باپ میرے تمپر
فدا ہون تم سب کیسے کریم اور حلیم ہو **روایت** نسیم الریاض مین ہے کہ جب غزوۂ ہوازن مین آپنے
فتح پائی اور غنیمتین لوٹین چودہ آدمی قاصد اونکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور اون
سبھون مین ابو برقان رضاعی چچا آپکے بھی تھے پھر کہا اون لوگون نے کہ ہمارے آپکے درمیان رابطہ
رضاعت کا ہی سو آپ ہمپر احسان کرین جو کچھ اس لڑائی کی لوٹ مین آپکو ہاتھ آیا ہی مجھے دیدیوین ۵
گرچہ افتادہ بخاک رہم ازصد خواری ✤ چشم دارم کہ بدست کرمم برداری ✤ آپنے فرمایا مینے تو تمھاری بڑی
انتظاری کھینچی تھی کہ شاید تم اس بارہ مین کچھ باتین کہوگے سو تمھین اپنی عورتین اور بیٹے محبوب ہین یا اپنے
مال اون لوگون نے کہا ہم لوگ یہ سمجھکر آپکے پاس نہ آئے تھے پس فرمایا ان سب چیزون مین جسقدر ہمارا اور
بنو عبد المطلب کا حق ہی سو وہ تمھارا ہی اور جو اور لوگون کا حق ہی سو اون لوگون سے پوچھا جائیگا پس بول اٹھے
مہاجرین اور انصار ہمارا حق بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہی اور ایک جماعت جو مؤلفۃ القلوب کی تھی
انھون نے کہا مگر ہمارا حق سو نہین پس آپنے اون جماعت سے بھی قرض لیکر یہ وعدہ اسکے کہ اب پہلے پہل جو مال
آئیگا اوسمین سے ایک ایک اسیر کے عوض چھ چھ اونٹ دیوینگے سارے لوگ خوشی خاطر سے راضی ہوگئے پھر آپنے
بالکل غنیمت کے مال اون قاصدونکی حوالہ کیے اور کل غنیمتین اس غزوہ کی چھ ہزار تو آدمی تھے اور چوبیس ہزار اونٹ
اور چالیس ہزار سے زیادہ بکریان اور چار ہزار اوقیہ چاندی ہر اوقیہ چالیس درم اور روایت ہی ابن فارس سے کہ حساب
کرنے سے معلوم ہوا کہ جو کچھ آپنے ہوازن کو دیا سو پانچ کرور تھا اور بعضون نے کہا چھ کرور ۹ ہر چہ آمد بست بست
بدادی تو بہش ازان ✤ این جود و تکس ست کش از فقر عار نیست ✤ **روایت** ابن فارس نے اپنی کتاب
اسماء النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین لکھا ہی کہ روز حنین کے ایک عورت آپکے حضور مین حاضر آئی اور ایک شعر
اوسنے پڑھا کہ ایام رضاعت کو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جو ہوازن مین تھے یاد دلایا آپنے جو کچھ ان
لوگون سے لیا تھا سب پھیر دیا اور اسقدر انعامات کثیرہ نامحصورہ کیے کہ جب اونکی قیمت ہوئی تو پانچ لاکھ
ہوے ابن دحیہ نے کہا کہ یہ عجب قسم کی بخشش ہی اور نہایت جود و سخا کی ہی کہ سنا نہ گیا مثل اسکے وجود مین
روایت شفا مین ہی کہ آپکے پاس نوے ہزار درم آئے اور ایک چٹائی کے اوپر رکھے گئے پس تقسیم کر دیے
آپنے سب درم کو اور کسی سائل کو پھیرا نہین حتی کہ فارغ ہوے اوس سے **روایت** ہی صحیح بخاری مین
انس رضؓ سے کہ بحرین سے آپکے پاس غنیمت کا بہت مال آیا تھا آپنے فرمایا پھیلا دو اسے مسجد مین پھر تشریف

اُنکے دل مین نہ آیا تھا آپ چاہتے کہ مال دنیا کی مدد سے اُنکے دین کو ثابت رکھین اور کہا صاحب مواہب لدنیہ نے کہ حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ایام حُنین مین آپنے پانچ لاکھ جانور دیے روایت صفوان بن امیہ بھی اسی قبیل کا ایک مرد تھا حال آنکہ آپسے اوس سے قرابت تھی مگر پھر بھی آپسے بڑی عداوت رکھتا تھا اور آپکو بڑی بڑی اذیتین دیتا تھا اور حنین اور طائف مین آپسے خوب لڑا ہی اپنی حالت کفر مین اور آپ اوسکی عداوت اور بدی کے عوض صلۂ رحم کی واسطے اوسپر بڑا احسان کیے جاتے تھے پھر جب حنین کی لڑائی سے آپنے فراغت پائی غنیمت کی مالون کو دیکھ رہے تھے اور صفوان آپکے ساتھ تھا پہاڑ کی گھاٹی مین چار پائے غنیمت سے بھرے ہوے چر رہے تھے صفوان برابر اوسی گھاٹی کی طرف دیکھ رہا تھا اور آپ صفوان کو دیکھ رہے تھے فرمایا ای صفوان کیا یہ گھاٹی تجھے اچھی معلوم ہوتی ہے کہا ہان فرمایا یہ گھاٹی اور جسقدر اسمین چار پائے ہین سب تیرے ہین صفوان نے سب کو اپنے احاطۂ تصرف مین لاکر کہا ما طابت نفس احد بمثل ھذا الا نفس نبی لا الٰہ الا اللہ وان محمدا عبدہ و رسولہ اور کہا ابن شہاب نے کہ دیے اوسکو آپنے حنین کے دن سو غنم پھر دیے سو غنم پھر سو غنم روایت ابوسفیان بن حرب اور بیٹے سب اوسکی بھی مؤلفۃ القلوب سی تھی پس ابوسفیان نے جو بخالت مین مشہور تھا آکر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اب قریش مین سب سے زیادہ مالدار تمھین ہو ان مالون مین سے مجھے بھی دو آپ مسکرانے لگے اور بلال رضہ کو فرمایا کہ چالیس اوقیے چاندی اور سو اونٹ ابوسفیان کو دے ابوسفیان نے کہا میرے بیٹے یزید کا بھی حصہ دیجیے آپنے اوسکا حصہ بھی سو اونٹ اور چالیس اوقیے چاندی اور دی پھر ابوسفیان نے کہا میری دوسری بیٹے معاویہ کا بھی حصہ دیجیے سو اونٹ اور چالیس اوقیے چاندی اور آپنے دلوائی ابوسفیان نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہون قسم خدا کی آپ زمانۂ جنگ مین بھی بڑے کریم ہین اور زمانۂ صلح مین بھی خدای تعالے آپکو جزا خیر دے روایت اور اسی طرح آپنے ہر ایک روسای عرب کو جسطرح سہیل بن عمرو اور حویطب بن عبد العزی اور اسید اور حارث اور قیس اور اقرع اور عیینہ کو سو سو اونٹ انعام فرمائے اور اسیطرح ہر ایک علاء اور مخرمہ اور سعید اور عثمان بن نوفل اور ہشام کو پچاس پچاس اونٹ انعام کیے روایت ہے کہ عباس مرداس سلمی کو آپنے چار اونٹ دیے عباس نے اس سے ملول اور غصہ ہوکر چند بیت کہی آپنے سنکر فرمایا ای علی رضہ اوٹھو زبان اوسکی میری طرف سے کاٹ ڈالو علی رضہ اوٹھکر عباس کا ہاتھ پکڑ کر لیچلے عباس نے کہا کیا میری زبان کاٹ لوگے علی رضہ نے کہا جو آپنے فرمایا اوسے ضرور عمل مین لاؤنگا جب اونٹونکے پاس پہونچے

۱۲ منہ
۱۲ منہ
۱۲ منہ

بہت دوست رکھتی تھے پس لایا مین اوسے آپکی حضور مین اور آپکے پاس حلیہ یعنی زیور جو بحرین سے
لای تھے رکھا تھا آپنے اوسے اوٹھا کر مجھے دیدیا روایت ہی کہ ایام مرض مین آپکے پاس کہین سے
کچھ اشرفیان آگئی تھین آپنے فرمایا انھین فقرا پر تقسیم کردو مگر چھیاسات یا آٹھ یا نو اشرفیان علی اختلاف
الروایات آپنے عائشہ رضی اللہ عنہا کے حوالہ فرمائین اسکے بعد آپکو کچھ غشی سی طاری ہوئی اور سر مبارک
سینہ پر عائشہ رض کے رکھے ہوے تھے جب ہوش مین آے فرمایا ای عائشہ وہ اشرفیان تمنے کیا کین کہا میرے
پاس ہین فرمایا فقرا پر تصدق کردو پھر آپکو غشی طاری ہوگئی جب پھر ہوش مین آے فرمایا تمنے اشرفیان
خیرات کین کہا ابتک نہین فرمایا میرے پاس لاؤ آخر آپنے اشرفیون کو اونسے لیکر کے اپنی ہتھیلی پر رکھا
اور گنا پھر فرمایا کیا گمان تھا محمد صلعم کو اپنے پروردگار کے ساتھ اگر اوسکے دربار مین جاتا اور یہ اشرفیان
اوسکے پاس رہتین پھر آپنے وہ اشرفیان علی رضی اللہ عنہ کو دین کہ فقرا پر خیرات کردیوین اور فرمایا
اب مجھی راحت ملی ہی روایت ہی کہ غزوۂ طائف کی فتح کے بعد پھرتے وقت اونٹ کسی لشکریان غزوۂ
طائف کا آپکے اونٹ سے اتنا قریب ہوگیا کہ اوسکے نعل سے ساق مبارک مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کچھ صدمہ پہونچا وہ شخص کہتا ہی کہ آپنے ایک کوڑا میرے پانون پر مارا اور فرمایا اور دور ہٹا کر اونٹ کو لیجا کہ میری
پنڈلی تونے دردمند کی دوسرے دن آپنے کسی آدمی کو میرے بلانے کو بھیجا مینے سمجھا کہ کل جو آپکے ساتھ ہمارے کو
ہمارے اونٹ کی نعل سے صدمہ پہونچا ہی اوسکے بدلے کے لیے مجھے آپ بلاتے ہین آخر مین حضور والا مین
حاضر ہوا آپنے کمال شفقت و محبت سے فرمایا کل میرا کوڑا تیرے پانون پر پہونچا تھا کل آج مینے تجھے اسواسطے بلایا ہے
کہ تو اوسکا عوض مجھسے لے اپنے عوض لینے سے معذرت کی آپنے اسّی اونٹنیان مجھے عنایت فرمائین روایت ہے
کہ ایک صحابی کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب منزل قرن مین پہونچے وہان ناقہ قصوا پر سوار تھے
مین ناقہ کے پہلو مین جاتا تھا مینے ناقہ پر کوڑا چلایا اتفاقات حسنہ سے وہ کوڑا مجھپر پڑا آپنے ہماری طرف متوجہ ہوکر
کمال خلق و محبت سے فرمایا کیا کوڑا تمکو لگا مینے عرض کی ہان یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے ماں باپ
آپ پر فدا ہون آخر جب آپ جعرانہ مین پہونچے ایک سو بیس بکریان بعوض لوسکے مجھے عنایت فرمائین مین
اونھین بکریون کے باعث صاحب دولت و ثروت ہوگیا حال اور ظہور اثر جود و سخا و کرم کا حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم سے فتح حنین کے روز بیدرین جہانتک اندیشہ اور قیاس ہے تھا ہر بدوی کو سو اونٹ اور ہزار ہزار
گوسفند دیے اور بیشتر دینا آپکا اوسدن مولفۃ القلوب کو تھا کہ ضعیف الایمان تھے اور ہنوز صدق ایمان

اوسیکو میری مان طلب کرتی ہی پھر لڑکے نے حضور مین حاضر ہوکر اسی طرح عرض کی آپ گھر مین تشریف لیگئے اور اپنا قمیص اوتارا اور اوس لڑکے کو بھیج دیا اور گھر مین ننگے بیٹھ رہے اور بلال رضؓ نے اذان دی صحابہ نے نماز کے واسطے آپکی انتظاری کھینچی آپ بہ باعث عریانی کے باہر تشریف نہ لاے تب یہ آیت حق تعالی نے نازل فرمائی وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا روایت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہی کہ ایک قوم انصار نے سوال کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ مال جو آپکے پاس تھا پس نہ مانگا آپسے کسینے مگر یہ کہ دیا اوسکو حتّٰی کہ جب سب مال جو آپکے پاس تھا تمام ہوگیا فرمایا کہ اب جو نیک بات بھی ہمارے پاس ہی اوسے بھی تمسے مین نگاہ نرکھونگا سو جو چاہے اللہ تعالی سے کہ ہم سوال نکرین کسی سے تو محتاج سوال نکریگا اوسکو اللہ اور تکلیف سی بھی صبر کریگا تو صبر دیگا اوسکو اللہ اور جو بے پروائی چاہے لوگون سے تو بے پروا کردیگا اوسکو اللہ اور نہین دیے گئے تم کوئی عطا بہتر اور فراختر صبر سے رواہ البخاری روایت بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے کہ جابر رضؓ نے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور مین ایک اونٹ ہدیہ گذرانا تاکہ آپ اوسپر سواری کرین آپنے فرمایا ای جابر اس اونٹ کو میرے ہاتھ بیچ کرڈالو عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے مان باپ آپ پر قربان ہون یہ اونٹ کیا چیز ہی یہ اونٹ خاص آپہی کا ہی آپنے فرمایا البتہ تو اسے بیچ ڈال پس جابر نے حسب الحکم آپکے اونٹ کو بیچ ڈالا آپنے بلال رضؓ کو فرمایا قیمت اسکی گن کرکے اسے دیدے بلال نے قیمت گن دی پھر آپنے بلال کو فرمایا کہ قیمت اور اونٹ جابر کو دے اور کہہ برکت دی تجھے حق تعالی اونٹ مین بھی اور اسکی قیمت مین بھی اور یہ سب جابر کی قول کی مکافات مین تھا کہ اونھون نے کہا تھا کہ اونٹ آپکی ملک سی ہے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس اونھین قیمت بھی دی اور اونٹ بھی دیا اور علاوہ اسکے دعا خیر و برکت دی روایت مسلم نے ابی رافع سے روایت کی کہا اونھون نے کہ قرض لیا تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص سے شتر جوان جب صدقہ کے اونٹ آے آپنے مجھے فرمایا کہ ادا کردون شتر بچہ اوس مرد کا عرض کی مینے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اونٹون مین مین نہین پاتا ہون مگر بڑے بڑے اونٹ سات سات برسکے فرمایا اوسی اونٹ کو دیدے اسواسطے کہ بہترین آدمیونکا وہ شخص ہی جو نیکوترین آدمیان ہو ادا ے قرض مین روایت ترمذی نے اپنی شمائل مین ربیع بنت معوذ سے روایت کی ہی کہا اونھون نے کہ بھیجا مجھے معاذ بن عفرا نے ایک طبق بھر کے ترچھوارون سے جنمین کلگڑیان نرم نرم بشیم دار رکھی ہوئی تھین اور آپ کلگڑیون کو

اور نہ کسی
اور نہ کسی کو
اور کسی کو
نہ رکھون
بھروسہ
اللہ ہی کا
اور نہ
ہمارا اور
آپکے
پندرھوین
پارہ مین
سورہ نحل
کے تیسرے
رکوع مین
واقع ہے
مولوی محمد
حبیب الرحمن
صاحب
بفضل
یادداشت
اللغات

میرے پاس تو اسوقت کچھ نہین ہی جا میرے نام سے قرض لیکر اپنا کام کر پھر جب میرے پاس کچھ مال
آجائیگا مین اوسکو ادا کردونگا عمر رضؓ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکلیف نہین دی ہی اللہ تعالی نے
آپکو اوس چیز کی جسپر آپ قادر نہین ہین یہ بات آپکو ناخوش اور ناگوار معلوم ہوئی اسواسطے کہ اسمین
بخل کی سائل کی ہی پس اثر ناخوشی کا آپکے چہرۂ انور پر دیکھکر ایک انصاری نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم انفق ولا تخف من ذی العرش اقلالا خرچ کرو اور خوف نکرو حق تعالی سے کمی کا
پس آپ مسکرائے اور تازگی اور خوشحالی آپکے رخسارۂ انور پر پائی گئی اور فرمایا ساتھ اسکے مین حکم کیا گیا ہون

روایت کہا سہل بن سعد نے کہ آئی ایک عورت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک بردہ لیے ہوئے
پس کہا ہمنے قوم سے کہ تملوگ جانتے ہو کہ بردہ کیا چیز ہی کہا قوم نے یہ شملہ ہی جسکا حاشیہ بنا ہوا ہی یعنی
یہ چادر حاشیہ دار ہی کہا اوس عورت نے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مینے اس چادر کو اپنے ہاتھ سے
بنا ہی کہ اسے حضور کو پہناؤن آپنے وہ چادر اوس سے لیلی اور آپکو اوسکی حاجت بھی تھی پھر آپنے اوسے
بطور تہبند کے پہنا پھر عبدالرحمن بن عوف صحابی نے اوس چادر کو دیکھکر کہا کہ یہ کیا اچھی چادر ہی یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے آپ ہمین پہنا دینگے فرمایا ہان پس بیٹھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک
جگہہ مین اور اوس چادر کو لپیٹ کر اوس صحابی کے پاس بھیجدیا لوگون نے اون صحابی کو کہا واہ تمنے کیا اچھا کیا
دیکھا تھا تمنے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ چادر عورت سے لی تھی اور اسکی آپکو حاجت بھی تھی
اور پھر تمنے اوسے طلب کرلی اور تم جانتے ہو کہ جب کوئی آپسے سوال کرتا ہی تو آپ رد نہین کرتے کہا
اُنھون نے واللہ نہ لیا ہمنے اسکو آپسے مگر تاکہ یہ چادر کفن میری ہو جسدن مین مرون کہا سہل نے جب وہ
مرے تو اوسمین کفن دیے گئے رواہ البخاری **روایت** تفسیر کشاف اور تفسیر حسینی مین جابر رضؓ سے روایت کی ہی
کہ ایک عورت سملہ نے ایک یہودیہ سے شرط بدی باین مضمون کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسی کلیم سے
سخی زیادہ ہین اور سخاوت موسی علیہ السلام کی یہ تھی کہ سائل کو پھیرتے نہین حاجت سے جو فاضل ہوتا دیتے
یا اچھی بات سے اوسکا جی خوش کرتے القصہ امتحانا اوسنے اپنے لڑکی کو حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
بھیجا پھر درمیان اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوے تھے کہ وہ لڑکا آیا اور عرض کیا ماں
ہماری حضور سے ایک درع پہننے کو طلب کرتی ہی آپنے فرمایا وہ ایک ساعت مین کہین سے آجاتی ہی تو دونگا
جا پھر آنا لڑکے نے جاکر ماں سے یہ حال کہا ماں نے لڑکے سے کہا جا کہہ کہ جو پیراہن آپ پہنے ہوے ہین

ناداری سے نہ ڈرتے اور نہ کچھ اندیشہ فرماتے ؎ ہر چہ آمدت بدست بدادی تو بیش ازان ٭ این جود
آنعکس ست کش از فقر عار نیست ٭ اور جب کسی محتاج بھوکے پیاسے کو دیکھتے اپنا کھانا پانی باوجود اپنی ضروری
حاجت کی اوسپر ایثار فرماتے اور خود بھوکے پیاسے رہجاتے اور جو دو عطا آپکا چند قسم پر تھا کبھی ہبہ
کردیتے اور جو اپنا حق اور دین کسی پر ہوتا اوسکو چھوڑ دیتے اور کبھی صدقہ کردیتے اور کبھی ہدیا و تحفہ بھیجتے
اور کبھی کوئی چیز کسی سے خرید فرماتے اور اوسکی قیمت ادا کرکے پھر وہ چیز اوسی شخص کو دی دیتے اور کبھی
قرض لیتے پھر جب ادا کرتے جسقدر لیا تھا اوس سے زیادہ دیتے اور کبھی کچھ چیز خرید فرماتے اور قیمت جسقدر
قرار پائی ہوتی اوس سے زیادہ دیتے اور کبھی ہدیہ قبول فرماتے اور بعوض اوسکے دو چند سہ چند انعام فرماتے
غرض جسطرح ممکن ہوتا خیرات و مبرات کرتے مگر خود وہ سلطان گدا خو باوجود اپنی ایسی دولت اور سخاوت کے
اپنی ذات سے زندگانی فقیرانہ کرتے دو دو مہینے ہوجاتے کہ آپکے گھر مین آگ روشن نہوتی اور کبھی آپ ایسے
بھوکے ہوتے کہ بسبب بھوک کی اپنے شکم مبارک پر پتھر باندھے رہتے کیونکہ آنتون کے باندھنے اور محکم ہونے سے
ایک قوت ہوتی ہی کہ پھرنے چلنے مین کچھ ایسی دشواری نہین ہوتی ؎ کن فکان از خرمن او خوشہ چین ٭
او نخورده سیر از نان جوین ٭ ہر دو عالم شانده بر خوان کرم ٭ وز مجاعت سنگ بسته بر شکم ٭ اور فقر آپکا
اختیاری تھا نہ اضطراری یعنی بسبب تنگی اور ناداری اور افلاس اور نایافت کے نہ تھا حاشا ثم حاشا اور
ہمیشہ بھی نرہتا تھا بلکہ سبب اوسکا زہد اور سخاوت اور جود اور ایثار تھا اور کبھی بہ باعث مکروہ جاننے
آپکے تھا سیری کو اور کبھی واسطے اختیار ریاضت کی تھا اور قبل ہجرت کی تھا جیسا کہ ثابت ہوا ہی کہ اپنے
اہل و عیال کی واسطے آپ کھانا سال بھر کا اوٹھا رکھتے تھے اونکے فراغ خاطر کی لیے اور آپنے عمرہ مین سو بدنے قربانی
کیے ہین اور ساعت بھر مین لاکھ درم جو بحرین سے آئے تھے تقسیم کردیے اور دیدیے ہوازن اور حنین مین
اونٹ اور بکریان اور نقود جو احاطہ اور قیاس بشری سے باہر ہے غرض آپ جسطرح جمیع اوصاف و اخلاق
و کمالات ظاہریہ و باطنیہ مین افضل اور اعلم و اشجع و اکمل العالمین تھے اسیطرح جود و سخا مین بھی علی الاطلاق
اجود العالمین تھے اور کہا ابو علی دقاق صوفی رح نے کہ بڑا کرم اور جود اور ایثار حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا
کہ کسی فرد بشر سے ممکن نہین ہی یہ ہے کہ قیامت مین سب انبیا اور رسل نفسی نفسی کہینگے اور ہمارے حضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم امتی امتی فرمائینگے سبحان اللہ ثم سبحان اللہ روایت مدارج النبوۃ اور شفا مین ہے
کہ ایکبار ایک سائل نے آپسے کچھ طلب کیا آپکے پاس اوسوقت کچھ نہ تھا آپنے عذر کی راہ سے فرمایا

و سلطنت چاہتے ہین تو ہم سب لوگ ملکے آپکو بادشاہ بنائین آپنے قبول نفرمایا اور اونکی طرف کچھ بھی التفات نکی اور حق تعالی نے دنیا و آخرت اور کنجہاے خزائن زمین کی آپکے پیش نظر کین آپنے اونکی طرف گوشہ چشم سے نہ دیکھا کہ وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی اور بخاری اور مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے کہا انھون نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم احسن الناس و اشجع الناس و اجود الناس یعنی سب لوگون سے بڑے حسین اور بڑے شجاع اور بڑے جواد اور وجہ اسکی یہ تھی کہ نفس آپکا اشرف نفوس اور مزاج شریف آپکا اعدل امزجہ تھا اور جو کوئی ایسا ہوگا فعل اوسکا احسن افعال ہوگا اور شکل اوسکی اکمل اشکال اور خلق اوسکا احسن اخلاق اور حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم جامع تھے جمیع کمالات جسمانی اور روحانی کے اور مجمع تھے خوبی سیرت اور حسن صورت کے ؎ خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات + انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + اور جود و سخا آپکا بیرون حد حصر اور اندازہ خیال سے تھا اور جو کچھ محدثین نے لکھا ہے سو وہ بحر ذخار ناپیدا کنار جود و سخا سید ابرار صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین کا ایک قطرہ ہے اگر کرور در کرور اوسکی مانند اور ہوتا تو اوسکا بھی وہی حکم تھا اور کبھی فی عمرہ ایک درم و دینار ملک مین آپکی رات بھر نرہا جو آیا سو خیرات کیا اور اگر کوئی درم بچ رہتا اور کوئی لینے والا نملتا تو جبتک اوسکا مصرف تجویز نفرماتے گھر کے اندر تشریف نہ لیجاتے جابر رضہ کہتے ہین کہ مَا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَیْئًا قَطُّ فَقَالَ لَا یعنی کبھی نہ مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے کسی نے کوئی چیز پس کہا ہو آپنے جواب مین اوسکے لا یعنی نہین اور اسکی معنی مین ہی قول حسان کا ؎ ما قال لا قط الا فی تشہدہ + لولا التشہد لم یسمع لہ لا + اور قول فرزدق کا آپکی نعت مین ؎ ما قال لا قط الا فی تشہدہ + لولا التشہد کانت لاہ نعم + ؎ نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز + مگر باشہدان لا الہ الا اللہ + غرض اس حدیث سے نفی کرنی بخل اور سختی کی ہے مطلقا آپکی ذات بابرکات سے یعنی آپکی جود و سخا کا یہ حال تھا کہ جب کوئی مستحق یا سائل آپسے کچھ طلب کرتا تو ہرگز آپ اوسے حتی الوسع محروم نہ پھیرتے اور اوس سائل کے جواب مین کبھی لا نفرماتے اور اگر اوسوقت کوئی چیز موجود نہوتی تو قرض لیکر دیتے اور اگر قرض لیکر دینے سے کوئی مانع ہوتا تو آپ رنجیدہ خاطر ہوتے اور اگر اوسوقت قرض بھی نہ ملتا تو چپ رہجاتے اور بزمی اور خوش اخلاقی اور اچھی بھلی بات سے دلجوئی سائل کی کرتے اور عذر کرتے مگر بخل کرنہ کہتے کہ مین نہین دونگا اور کبھی کہتے دوسرے وقت یا کل آنا غرض آپ ایسے اجود الناس تھے کہ تھوڑا بہت جو ہاتھ آتا دیتے اور اسقدر دیتے کہ فقر اور

مقبول اور بیش قیمت نہوتے محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محبوب اور محب اور مقبول تھے

روایت لطائف عجیبہ مین ہی کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجمع اصحاب مین بیان فرمایا کہ عورت کی جننے کے وقت دو فرشتے جناب باری عزاسمہ کی طرف سے آتے ہین ایک تو عضو مخصوص عورت کا کشادہ کر دیتا ہی تا لڑکا آسانی سے نکل پڑتا ہی اسکے بعد دوسرا فرشتہ خدا کے حکم سے اپنا ہاتھ اوس عضو پر پھیر دیتا ہی پھر وہ عضو بدستور ہو جاتا ہی ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر مین لڑکا پیدا ہوا ہی پہلا فرشتہ تو آیا مگر دوسرا نہ آیا آپنے تبسم فرمایا اور اوسکے حق مین دعا خیر کی **روایت** ہی کہ ایکبار زینب بنت ام سلمہ کہ ربیبہ آپکی تھین آپکے پاس آئین اور آپ غسل فرما رہے تھے بطریق مزاح کے آپنے اونکے مُنہ پر پانی چھڑکا برکت سے اسکے اثر حسن و جمال جوانی کا بڑھاپے تک اونکے چہرہ سے زائل نہوا

فصل پنجم بیان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جود و سخاوت کا کرم و عطا و سماحت کا

جود و سخا مین بھی کوئی مخلوق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے برابر نہ تھا اور بعد حق تعالی کی اجود الاجودین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھے اور بعد آپکے علماء امت آپکے کہ نشر علم دین کا کرین جیسے حدیث شریف مین آیا ہی کہ **اللہ اجود جواد ثم انا اجود بنی آدم واجودھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ** اور وقت بذل و ایثار اور جود و سخا کی قدر دینار و درم کی آپکے سامنے کچھ بھی نہ تھی اور سخاوت آپکی اس حد کو پہونچی تھی کہ غایت سخاوت سے آپ اوسپر معاطب ہوے جیسا فرمایا حق تعالی نے **وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُومًا مَّحْسُورًا** اور نہ کھول دے ہاتھ اپنا نرا کھولنا پھر تو بیٹھ رہے الزام کھایا ہارا یعنی سب لزام دین کہ اتنا فی سبیل اللہ کیون دیا اور خیرات کیا کہ آپ محتاج رہگئے اور تو محتاج غریب کو دیکھکر اتنا بیتاب نہو جا اپنی جان اونکے پیچھے کھونٹ نہ ڈال اوسکی حاجت تیرے دینے پر نہین ہی اللہ ہی کے دینے پر ہی مگر یہ باتین حکیم مطلق نے جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرمائین جو بیحد و عدد سخی تھے ہر شخص کو نہین اوسکے جی سے مال نہ نکل سکے اوسکو تاکید ہی دینے پر حکیم گرمی والے کو سرد دوا دیتا ہی اور سردی والے کو گرم اور تمامی دنیا کی قدر آپکے سامنے پر پشہ کے برابر بھی نہ تھی چنانچہ کفار قریش آپسے دست بستہ عرض کرتے تھے کہ آپ ہمین بے دین نہ کہین اور ہمارے معبودونکو سب و شتم نکرین اگر آپکو مال و اسباب کی ضرورت ہی تو ہلوگ آپکو اسقدر مال و متاع جمع کر دین کہ حد حساب سے باہر ہو اور اگر آپ [illegible]

پھر جب وہ آپکے پاس آتا آپ اوسکو بطور مزاح کے فرماتے یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَیْرُ یا ابا عمر تمہارا نغیر کیا ہوا متفق علیہ روایت ہی مصابیح مین انس رضؓ سے کہ آئی ایک بوڑھیا عورت آپکے پاس اور عرض کی آپسے کہ آپ دعا فرمائین کہ مین بہشت مین داخل ہوؤن آپنے اوسکو بطریق مزاح کے فرمایا کہ بوڈھی عورتین بہشت مین نہ جائینگی پس وہ عورت آپکے پاس سے روتی ہوئی پھری آپنے فرمایا اوس سے کہدو کہ بوڈھی عورتین بصفت پیرزنی بہشت مین نہ جائینگی بلکہ اونکو بصفت باکرہ کرکے بہشت مین داخل کرینگے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَآءً فَجَعَلْنٰهُنَّ اَبْكَارًا اور مشکوۃ شریف مین عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مین آیا آپکے پاس غزوۂ تبوک مین اور آپ ایک چھوٹی سی چمڑے کے خیمہ مین تھے پس مینے آپکو سلام کیا آپنے جواب دیا اور فرمایا خیمہ مین آؤ مینے بطور مزاح کے کہا کہ آیا سارے بدن سے آؤن آپنے فرمایا ہان سارے بدن سے اوسپھر مین خیمہ مین گیا کہا عثمان بن ابی عاتکہ راوی نے کہ آیا سارے بدن سے داخل ہوؤن اسواسطے کہا کہ خیمہ چھوٹا تھا روایت ہی انس رضؓ سے کہ ایک شخص زاہر نام کسی گانون مین رہتا تھا کہ گانون کی چیزین ساگ وغیرہ کی قسم سے جو آپکو خوش آتین کبھی کبھی بطور ہدیہ کے آپکی حضور مین لایا کرتا تھا اور آپ بھی رخصت کی وقت اوسے شہر کی چیزین کپڑے وغیرہ کی قسم سے خرید کرکے دیتے تھے اور اوسکو آپ دوست رکھتے تھے اور فرماتے تھے زَاهِرٌ بَادِيَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ زاہر ہمارا گماشتہ ہی گانون کا اور ہم گماشتین اوسکے شہر کے یعنی وہ گانون کی چیزین ترکاری وغیرہ لے آتے ہین اور ہم اونکو شہر کی چیزین خرید دیتے ہین اور زاہر ظاہر مین بدشکل تھے ایک دن آپ بازار کی جانب تشریف لیگئے زاہر کو بازار مین کوئی چیز بیچتے دیکھا پس آپنے پس پشت سی اونکے دست مبارک اپنا اونکی آنکھون پر رکھکے اونکو اپنی طرف کھینچا اور گود مین لیکر بیٹھ گیا اونکی اپنے سینۂ مہر گنجینہ سے لپٹالیا انھون نے آپکو دیکھا نہ تھا کہنے لگے یہ کون ہے چھوڑ دے ؎ آمدی از پس ببازی چشم پوشیدی مرا ای نگارِ دست رنگین دست بکشا کیستی +
پھر جب معلوم ہوا اونکو کہ آپ ہین تب بیٹھ اپنی سینۂ مبارک سے خوب چپٹادی اور نہ چاہتے تھے کہ جدا ہون پس آپنے بطور مزاح کے فرمایا کوئی ہی کہ اس غلام کو مول لے زاہر نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واللہ قیمت تو میری بہت ہی کم ملیگی رنگ اونکا کالا تھا اور صورت اچھی نہ تھی اسواسطے اونھون نے یہ بات کہی آپنے فرمایا ولیکن خدا کے نزدیک تم کم قیمت نہین ہو بلکہ بیش قیمت ہو یعنی مقبول ہو اور کسطرح

ایک جانور ہوتا ہے مانند چڑیا کے سبز رنگ کا اور بعضون نے کہا کہ مثل چڑیا کے ہوتا ہی سرخ رنگ کا اور بعضون نے کہا کہ اہل مدینہ اوسکو بلبل کہتے ہین پس وہ جانور بلبل ہوگا یا مانند اوسکے

۵۲ یعنے وہ بوڑھی عورت

۵۳ یعنے زاہر کو

۵۴ یعنے غلام کو

سخت مارنا نہین جو اثر کرجاوے انمین اور مشقت مین ڈالے اونکو اور فرمایا لازم ہی تمپر کھانا اور کپڑا عورتونکا ساتھ معروف کے اور انصاف **روایت** کی ابوداؤد نے نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہین کہ اذن چاہا ابوبکر صدیق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کو پس سنی اونھون نے آواز عائشہ رضہ کی بلند پھر جب ابوبکر رضہ گھر مین گئے تو عائشہ کو پکڑا تا اونکو طپانچہ مارین اور کہا ہر آیئنہ مین دیکھتا ہون تجھے کہ تو اپنی آواز بلند کرتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ ابوبکر رضہ کو عائشہ صدیقہ رضہ کے مارنے سے روکتے تھے پھر ابوبکر صدیق رضہ عائشہ رضہ پر غصہ ہوکر آپکے پاس سے چلے آئے پھر جب ابوبکر رضہ چلے آئے تو آپنے بطور مزاح کے فرمایا ای عائشہ دیکھا تمنے کسطرح چھوڑالیا ہمنے تمکو اس مرد سے کہا راوی نے پھر چند روز نہ آئے ابوبکر رضہ آپکے پاس بباعث غصہ کے عائشہ سے پھر اندر آنے کو اذن چاہا پس پایا دونون آدمی کو کہ باہم صلح کرچکے ہین کہا ابوبکر رضہ نے کہ تملوگ ہمین بھی اپنی صلح مین داخل کرو جیسا اپنی لڑائی مین ہمین داخل کیا تھا آپنے فرمایا قد فعلنا قد فعلنا ہینے کی ہینے کی جوبات تونے کہی ای ابوبکر رضہ

فصل چہارم بیان مزاح رحمۃ للعالمین باعائشہ مومنین

مزاح اور خوش طبعی کرنی بغیر ایذا اور افراط اور مداومت کی واسطے تالیف قلوب کی سنت مستحبہ ہے جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کبھی کبھی واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب اور تالیف قلوب اور موانست کے لوگون سے خوش طبعی کرلیا کرتے مگر سوای امر حق کے نہ کہتے اور اگر آپ اسقدر تواضع اور موانست اور مباسطت اور خلق اور سخنان ظرافت آمیز اونکی ساتھ نفرماتے تو بھلا کسکی مجال تھی کہ آپکے ساتھ بیٹھ سکتا اور آپسے بول سکتا اور کھڑا ہوسکتا آپکے سامنے بسبب کمال جلالت اور مہابت اور عظمت اور سطوت آپکے **روایت** کی ترمذی نے انس رضہ سے کہ ایک شخص نے آپسے سواری مانگی آپنے فرمایا کہ تیری سواری کے واسطے اونٹنی کا بچہ مین دونگا اوسنے کہا اونٹنی کا بچہ لیکے مین کیا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہین ہوتے تو کسکے ہوتے ہین **روایت** کی ابوداؤد نے انس رضہ سے کہ فرمایا آپنے اونکو بطور مزاح کے یاذاالاذنین ای دو کان والے **روایت** انس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بباعث زیادت عنایت کی ہمارے گھر والون سے اختلاط کرتی تھے اور میرا ایک چھوٹا بھائی ابا عمر نامے تھا اوسکا ایک چھوٹا سا طائر تھا جسکو نغیر کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ وہ بازی کیا کرتا تھا پھر اوسکو اپنے ہاتھ پر رکھے ہوے آپکے پاس آتا تھا جب وہ طائر مرگیا

اجرًا عظیمًا تک کہا جابر رضؓ نے کہ پہلے پہل آپنے عائشہ رضؓ سے یہ بات کہی کہ ای عائشہ مین چاہتا ہون
کہ تجھسے ایک بات کہون مگر دوست رکھتا ہون کہ تو اوسکے جواب مین جلدی نکرے حتّٰی کہ اپنے ماں باپ سے
اسمین مشورہ کرلے کہا عائشہ رضؓ نے وہ کونسی بات ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پڑھکر سنادی
آپنے عائشہ رضؓ کو یہ آیت کہا عائشہ رضؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا آپکے حق مین ماں باپ سے
مشورہ لون بلکہ اختیار کرتی ہون خدا اور رسول کو اور آخرت کی گھر کو مگر آپ یہ بات ہماری کسی اپنی
بیبیون سے نہ کہنا آپنے فرمایا خیر اپنے سے تو نہ کہونگا مگر جب کوئی بیوی ان بیویون مین سے مجھسے پوچھی گی
کہ عائشہ رضؓ نے کیا کہا تو مین کہہ دونگا جو بات تمنے کہی ہی کیونکہ اللہ جل شانہ نے مجھے اسواسطے نہین بھیجا ہی
کہ کسیکو گناہ اور ہلاک اور مشقت مین ڈالون بلکہ مجھے اللہ نے احکام دین کی تعلیم کو اور لوگون پر آسانی
کرنے کو بھیجا ہی حال اور فرمایا آپنے خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی بہترین
تمھارا اللہ اور خلق کے نزدیک وہ ہی جو اپنے اہل و عیال کے ساتھ بہتر ہو اور مین تم سب سی بہتر ہون اپنے
اہل و عیال کے ساتھ اور فرمایا ان من اکمل المؤمنین ایمانًا احسنھم خلقًا والطفھم
باھلہ کاملترین مسلمانون مین ایمانًا وہ ہی جو نیکوترین مسلمانون مین ہو از روی خلق کے اور جو بڑا
نرمی کرنے والا ہو مسلمانون مین اپنے اہل و عیال کے ساتھ اور فرمایا قبول وصیت کرو تم عورتون کی شماسین
نیکی کو سو وی سب بندی ہین تمھارے پاس کچھ مالک نہین ہین اپنی جانون کے اور فرمایا بہترین
مردون مین ہماری امت سے وہ ہی جو بہترین اونکا ہو اپنی بیوی کے واسطے اور بہترین عورتون مین
ہماری امت سے وہ عورت ہے جو بہترین اونکی ہو اپنے شوہر کے واسطے اور فرمایا بہترین مردون مین ہماری
امت سے وہ ہی جو پیار و محبت کرے اپنی بیوی کے ساتھ مثل پیار و محبت کرنے ماں کے اپنے بیٹی کی ساتھ
لکھا جاتا ہی واسطے ہر مرد کے اوس سے ہر درات مین ثواب سو شہید کا جو مارے گئے ہون فی سبیل اللہ
صابرین محتسبین اور فرمایا ہان ڈرو اللہ تعالی سے دو کمزورون کے حق مین یعنی یتیم اور عورت
سو اللہ پوچھیگا تمکو اون دونون کے احوال سے سو جسنے احسان کیا انپر وہ پہونچ گیا رضا کو حق تعالی کی
اور جسنے برائی کی انکے ساتھ پس واجب ہو گیا اوسپر اللہ تعالی کا غصہ اور فرمایا لازم پکڑو اپنے اوپر
خیال عورتون کا ایسا نہو روندڈالین فراش کو تمھاری اون لوگون سے کہ ناخوش رہتی ہو تم اونسے
یعنی مرد بیگانہ اپنے کنبے وغیرہ کو اپنے پاس جگہہ ندین اور اگر ایسا کرین تو مارو ان عورتون کو مگر کچھ ایسا

لڑکیان ہین اور دیکھا آپنے اون گڑیون کے درمیان ایک گھوڑا کہ اوسکے دو بازو بنے ہوے تھے پُرانے کپڑے کے پس آپنے فرمایا یہ کیا ہی جو مین ان گڑیون کے بیچمین دیکھتا ہون مینے کہا یہ گھوڑا ہے پھر آپنے فرمایا یہ چیز اوسکے اوپر کیا ہی کہا ہمنے دو باز و ہین آپنے تعجب سے فرمایا کہ گھوڑے کے دو باز و ہین کہا ہمنے آیا آپنے نہ سنا ہی کہ سلیمان ؑ کے گھوڑے تھے اونکے باز و تھے کہ ہوا پر اوڑتے تھے پس ہنس پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتّٰی کہ دندان دروئی اونکے ہمنے دیکھ لیے رواہ ابوداود و **روایت** بخاری شریف مین ہی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کُنتُ امد رجلی فی قبلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی فاذا سجد غمزنی فرفعتھا فاذا قام مددتھا یعنی مین پھیلاتی تھی اپنے دونون پانون کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبلہ کی جانب اوس حالت مین کہ آپ نماز پڑھتی ہوتے پس جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو مجھے دباتے یعنی بغیر چھونے کے کپڑے وغیرہ کو حائل کرکے پس مین ہٹا لیتی اپنے پانون کو پھر جب آپ کھڑے ہوتے اوسی طرح پھیلاتی مین پانون کو اپنے **روایت** کی مسلم نے جابر رضؓ سے کہ آئے ابوبکر صدیق رضؓ در حجرۂ نبوی پر اور طلب اذن کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے کو پس پایا ابوبکر رضؓ نے لوگون کو کہ بیٹھے ہوے تھے دروازہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کہ کسی کو اندر جانے کی اجازت نہوئی تھی پھر اذن ملا ابوبکر رضؓ کو وہ اندر گئے اسکے بعد عمر رضؓ نے آکر طلب اذن کیا پس اذن دیا گیا اونکو پھر پایا عمر رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ بیٹھے ہین اندوہگین سر جھکائے ہوے بیٹھے ہین اور آس پاس آپکے بیبیان آپکی بیٹھی ہین عمر رضؓ نے اپنے جی مین سوچا کہ کچھ ایسی بات کہنی چاہیے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنسا دے پس کہا عمر رضؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میری بیوی مجھسے نفقہ مانگتی تو مین اوٹھکر اوسکی گردن پر ایک گھونسا مارتا کہ پھر وہ نہ مانگتی پس ہنس پڑی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا ان عورتون کو جو میرے گرد بیٹھے دیکھتے ہو یہ سب مجھسی نفقہ جو میرے مقدور سے زیادہ ہی طلب کر رہی ہین پس ابوبکر رضؓ صدیق اوٹھکر عائشہ کی گردن پر مارنے لگے اور عمر رضؓ اوٹھکر حفصہ رضؓ کی گردن پر مارنے لگے اور دونون اپنی اپنی بیٹی کو کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو جو آپکے پاس نہین ہی پھر کہا عائشہ رضؓ اور حفصہ رضؓ نے خدا کی قسم ہم نہین مانگتے ہین کچھ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو آپکے پاس نہو پھر گوشہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایک مہینہ بھر حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ سے لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ

حفصہ رضہ پر کہ خاکسار نہو جاوے پھر عمر رضہ نے حفصہ اپنی دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی کو دیکھا
فرمایا ہان ای حفصہ خبردار رہنا ہرگز ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب ندینا اور ابوبکر کی بیٹی کا
حال دیکھکر غرہ نہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اونکو دوست رکھتے ہین اور اونکی باتین برداشت
کرتے ہین **روایت** ایک دن ایک بیوی نے غصہ مین آپکے سینہ مہر گنجینہ پر ہاتھ مارا اوسکی ماں نے
اوسکے ساتھ درشتی کی کہ تو نے ایسا کیون کیا آپنے فرمایا جانے دو چھوڑدو یہ سب اس سے بھی زیادہ
کچھ ہمارے ساتھ کیا کرتی ہین اور مین درگذر کرتا ہون **روایت** کی مسلم اور بخاری نے کہ
حضرت عائشہ رضہ فرماتی ہن کہ مین لڑکیون کے ساتھ گڑیا کے کھیل کھیلتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے پاس اور میری چند لڑکیان مصاحب تھین کہ میرے ساتھ کھیلتی تھین پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب داخل ہوتے تو وہ سب لڑکیان آپسے چھپ جاتین پس آپ اون سب کو
ہمارے پاس بھیجتے تھے پھر کھیلتی تھین وہ ہمارے ساتھ **روایت** حضرت امام زین العابدین رضہ
فرماتے ہین کہ خبر دی اونھین جناب حضرت صفیہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہ جناب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اعتکاف مین تھے اور وہ زیارت شریف کو مسجد مین گئی تھین اور ایک ساعت بھر مسجد
مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بات چیت مین رہین پھر گھر آنے کو وہانسے اوٹھین آپ بھی
اونکے ساتھ کھڑے ہوے اور اونکو اونکے گھر پہونچادیا جب در مسجد پر قریب باب ام سلمہ کے پہونچے دو مرد
انصاری اودھر سے چلے جاتے تھے جب آپکو صفیہ کے ساتھ کھڑے ہوے دیکھا جلدی چلے گئے آپنے
اون دونون کو فرمایا یہ صفیہ میری بیوی ہین تمھارے دل مین وسوسہ نگذرے کہ یہ کسکی عورت ہی جو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑی ہی انھون نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم یہ کیا بات ہی اور کسے مجال ہی کہ اس بات کی آپکی طرف نسبت کرے فرمایا شیطان پھرتا ہے
بنی آدم کے بدنون مین جسطرح خون رگون مین پھرتا ہی مین ڈرا ایسا نہو کہ دل مین تمھارے بدی ڈالے
یعنی بسبب اسکی تمھارا دل وسوسہ کفر مین نہ پڑجاوے اور تم ہلاک نہو جاو **روایت** کہا عائشہ رضہ نے
کہ تشریف لای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک یا حنین سے اور رہنے اپنے گھر مین ایک چھوٹا
گھر بنایا تھا اوسمین ایک پردہ لٹکا ہوا تھا ہوا جو ذرا ہلی تو اوس پردہ کا کنارہ اوٹھ گیا اوسکے اندر گھر
گڑیے کی لڑکیان جو ہمارے کھیلنے کی تھین نظر آئین پس آپنے فرمایا یہ کیا ہی ای عائشہ مینے کہا یہ میری

۵ بالفتح وتشدید فرینہ شدن دیگر اول وتشدید فرینہ نشستگی و غافل ۱۲ غیاث اللغات
۵۲ گوشہ نشینی دور بسبب ۱۲ منتخب
۵۳ بالفتح وتشدید ۱۲ منتخب
۵۴ بالفتح وتشدید ۱۲ منتخب

اور عائشہ رضؓ کو آپ مسواک دیتے کہ دھو دین عائشہ رضؓ اوسے اپنے مُنہ مین رکھکر چوسنے لگتین آپ مسواک اونکے مُنہ سے لیلیتے اور اپنے مُنہ مین رکھدیتے **روایت** ابوداود مین ہی کہ ایکبار ایک سفر مین آپنے عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ مسابقت کی یعنی ملاعبت فرمائی اور آپ اور عائشہ دونون آدمی دوڑے عائشہ فرماتی ہین کہ مین آپسے بڑھ گئی پھر جب دوسری بار مین فربہ ہوگئی تھی باہم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوڑی اس بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھسے بڑھ گئے پھر آپنے میری دلجوئی کیلیے حسن معاشرت کی راہ سے فرمایا ھٰذِہٖ بتلک السبقۃ یعنی اس بار ہمارا بڑھ جانا تمسے بعوض اوس بار تمھارے بڑھ جانے کے ہی مجھسے **روایت** ایکدن آپ عائشہ صدیقہؓ کے گھر مین تھے ام سلمہؓ نے کچھ کھانا ایک پیالہ مین آپکے پاس بھیجا عائشہ صدیقہؓ نے ایک ہاتھ اوس پیالہ مین مارا کھانا زمین پر گر گیا اور پیالہ ٹوٹ گیا پس آپنے عائشہؓ سے اس بات مین کچھ مواخذہ نکیا اور دوسرا پیالہ عائشہؓ کے گھر سے لیکر اوسمین کھانا رکھکر خادم کو دیا اور فرمایا پیالہ عوض پیالہ کے اور کھانا عوض کھانے کے **روایت** ایکبار سودہ رضی اللہ عنہا آپکے پاس شوربالے آئین عائشہ رضؓ نے سودہ کو کہا کہ تم اس شوربے مین سے کچھ کھالو انھون نے نہ کھایا عائشہ رضؓ نے کہا کھاؤ اور نہین تو شوربا تمھارے مُنہ مین لتھیڑ دونگی پھر سودہ نے نکھایا پس عائشہ رضؓ نے وہ شوربا سودہ رضؓ کے مُنہ مین لتھیڑ دیا آپ ہنسے اور سودہ کو فرمایا تم بھی عائشہ رضؓ کے مُنہ مین لتھیڑدو پس سودہ رضؓ نے بھی عائشہ رضؓ کے مُنہ مین وہ شوربا لتھیڑ دیا اور آپ ہنستے تھے **روایت** ہی مسلم اور بخاری مین عائشہ صدیقہؓ سے وہ فرماتی تھین کہ والله دیکھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کھڑے ہوتی تھے میرے حجرے کے در پر اور حبشی سب عید کے روز مسجد مین چھوٹے چھوٹے نیزون کے ساتھ بازی کر رہے تھے اور مین اوسوقت صغیر سن تھی آپ مجھے اپنے ہاتھ پر اوٹھاکر اپنی چادر سے چھپا لیتے تھے تا مین حبشیون کا لعب آپکے کان اور کاندھے کے درمیان سے دیکھا کرتی تھی پھر آپ میری خاطر سے وہان کھڑے رہتے تھے یہان تک کہ جبتک مین آپسے بس نکرتی اور نہ پھرتی تو آپ نہ پھرتے تھے پس خیال کرو تمملوگ کہ لڑکی خورد سال کتنی حریص ہوتی ہی بازیچہ بین یعنی مین اوسیقدر کھڑی ہوتی اور آپ بھی میری خاطر سے کھڑے رہتے تھے **روایت** ایک دن حضرت عمرؓ کی بیوی نے غصہ مین عمرؓ کو جواب دیا حضرت عمرؓ نے کہا یا لکاع جواب دیتی ہو کہا ہان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمسے بہتر ہین اونکی بیبیان اونکو جواب دیتی ہین عمرؓ نے کہا اگر یہی حال ہی تو افسوس ہے

کہا مین اپنے گھر کو جاؤنگی آپنے لونڈی غلام اونٹ بکری اور بہت کچھ اونکو دی کر روانہ کیا **روایت** نسیم الریاض مین عمرو بن سائب سے مروی ہی کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوے تھے کہ حارث شوہر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے آپکے رضاعی باپ آئے پس آپنے اونکی تعظیم کے واسطے اپنی داہنی طرف اپنا کپڑا زمین پر بچھاکر اونکو بٹھلایا پھر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپکی رضاعی ماں آئین آپنے ایک جانب اوس کپڑیکا اونکی تعظیم کے لیے اپنی بائین جانب بچھایا اور اونکو اوسپر بٹھلایا پھر عبداللہ بن حارث آپکے رضاعی بھائی آئے پس کوئی جانب اوس کپڑیکا باقی نتھا کہ آپ اونکے واسطے بچھائین پھر آپ اونکی تعظیم کو اٹھ کھڑے ہوے اور اُنکو اپنے آگے بٹھلایا **روایت** شرح شفا مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ اور کپڑا بھیجا کرتے تھے ثویبہ ابولہب کی لونڈی کے پاس جنھون نے آپ کو پہلے پہل دودھ پلایا تھا اور ابولہب نے اوسے آزاد کردیا تھا آپکی ولادت کی بشارت اوس سے سُنکر پھر دیکھا گیا ابولہب خواب مین اور وہ کہتا تھا کہ میرے عذاب مین تخفیف ہوئی بسبب آزاد کرنے ہماری کے ثویبہ کو جب اوسنے بشارت دی تھی ولادت کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر جب ثویبہ آپکی ہجرت کی بعد مکہ مین مرگئین آپنے لوگون سے پوچھا کہ اب کوئی ثویبہ کا کنبہ باقی ہی کہ مین اوسکی ساتھ صلۂ رحم کرون لوگون نے کہا کوئی نہین باقی ہی **روایت** ہی کہ جنگ بدر کے اسیران یعنی مکی والون کو اہل اسلام نے خوب اچھی طرح سے محکم رسیون مین جکڑ کر باندھا تھا اور عباس رضؓ آپکے چچا رسی کے باندھنے کی درد سے رات کو نعرہ پر نعرہ کرتے تھے دل نازنین آپکا حضرت عباس رضؓ کے نعرہ سے دکھتا تھا نیند نہ آتی تھی ایک صحابی اسکو تاڑ گئے اور چپ چاپ جاکر حضرت عباس رضؓ کی رسی انھون نے ڈھیلی کردی عباس رضؓ کو نیند آگئی آپنے فرمایا کیون اب عباس رضؓ کا نعرہ سُننے مین نہین آتا اون صحابی نے عرض کی مینے رسی اونکی ڈھیلی کردی ہے فرمایا اسی طرح سب کفار و منافقین اسیران کی رسیان ڈھیلی کردے

فصل سوم بیان حسن معاشرت خیر البریات با ازواج مطہرات

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن معاشرت کا حال ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ کیا بیان کیجیے کہ اندازۂ بشری سے باہر ہی دختران انصار کو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ کھیلنے دیتے اور جب عائشہ رضؓ کسی برتن سے پانی پیتین آپ اوسی برتن مین عائشہ رضؓ کے مُنہ کی جگہ مُنہ لگاکر پیتے اور عائشہ رضؓ کے ہاتھ سے ہڈی لیلیتے اور جس جگہ سے عائشہ صدیقہ اونے چوستی ہوتین چوستے

لہ بکسر اول و فتح لام و فتح راء مہملہ و کسر حاء مہملہ و فتح ثاء مثلثہ و سکون یاء تحتانیہ و فتح باء موحدہ و در شفاء بافتح اول و کسر ثانی و سکون یاء تحتانیہ و فتح باء موحدہ و در غیاث اللغات بافتح اول و کسر ثانی و سکون یاء تحتانیہ و فتح باء موحدہ و در قاموس بافتح اول و کسر ثانی و سکون یاء تحتانیہ و فتح باء موحدہ

قدرت پاتے تو کھاتے حال مسلم نے روایت کی انس رضہ سے وہ کہتے ہین کہ نہ دیکھا مینے کسیکو مہربان زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے اہل وعیال پر رہتے تھے حضرت ابراہیم آپکے نورچشم ایک دایہ کی پاس دودھ پینے کو جانب بالای مدینہ مین آپ اونکو دیکھنے کو وہان تشریف لیجاتے اور ہملوگ بھی آپکی ساتھہ ساتھہ جاتے اور حضرت ابراہیم کی دودھ پلانے والی اُمہارن تھی پھر آپ اوسکے گھر مین جاتے اور اوسکا گھر دھوین سے بھرا رہتا پھر آپ اونکو گود مین لیتے اور بوسہ دیتے پھر گھر تشریف لاتے کہا راوی نے کہ پھر جب حضرت ابراہیم مرگئے آپنے فرمایا کہ ابراہیم میرا بیٹا دودھ پینے کی مدت مین مرگیا اور اوسکی دودھ ائیان ہین کہ بہشت مین اوسکو دودھ پلاتی ہین اور اوسکی مدت شیرخوارگی کی پوری کرتی ہین روایت اُسامہ رضہ بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے پکڑ لیتے تھے پھر بٹھاتے تھے ہمین اپنی ایک ران پر اور حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دوسری ران پر پھر ہم دونون کو بغل مین ساٹتے تھی اور فرماتے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْھُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُھُمَا رواہ البخاری روایت انس رضہ کہتے ہین کہ جب کوئی آپکے پاس کچھ ہدیہ لیکر آتا آپ فرماتے لیجاؤ اسکو فلانہ عورت کی پاس کہ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست تھیز اور اگر بکری کبھی ذبح ہوتی تو آپ اوسمین کچھ بھیجدیا کرتے اون عورتون کے گھر جو خدیجہ کی دوست ہوتین روایت ہالہ خدیجہ کبریٰ کی بہن نے آپکے پاس آنے کو اذن چاہا آپکو اونکے آتے ہوے ایک راحت حاصل ہوئی اور بشاش بشاش ہوگئے اور مسکرا کر پوچھا تمھارا کیا حال ہی کیسی ہو کہا اچھی ہون بخیر ہون پھر جب وہ چلی گئین آپنے فرمایا کہ یہ خدیجہ کی حیات مین ہمارے گھر آیا کرتی تھین اور بتحقیق رعایت عہود قدیمہ کمال ایمان سے ہی روایت اُمامہ حضرت زینب کی بیٹی یعنی آپکی نواسی آپسے بہت مانوس تھین جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے مین مصروف ہوتے امامہ کو اپنے کاندھے پر اوٹھا لیتے پھر سجدہ کے وقت اونکو زمین پر رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے اپنے کاندھے پر اوٹھا لیتے روایت شفا مین ہے کہ جب صحابہ حلیمہ سعدیہ کی بیٹی شیماء کو جو آپکی رضاعی بہن ہوئین ہوازن کے قیدیون کے ساتھہ قید کر کے آپکی پاس لاے شیماء نے آپکو آگاہ کیا کہ مین حلیمہ کی بیٹی آپکی رضاعی بہن ہون آپنے اونکو پہچانا اور اپنی چادر بچھا کر اونھین بٹھایا اور قطرات اشک کی خسارۂ انور پر بہاے اور حال حلیمہ سعدیہ اور اونکی شوہر کا پوچھا شیماء نے کہا کہ مدتین گذرین کہ وی دونون عالم بقا کو روانہ ہوے پھر آپنے اونکو فرمایا اگر تم چاہو یہان میرے پاس اچھی طرح اکرام ومحبت کی ساتھہ رہو اور اگر اپنے گھر اور دیس جانی چاہو جاؤ انھون نے

۴۱ فرمودہ زین العابدین سے ۱۲ مولانا سید علی صاحب مدظلہ العالی ۵۲ نفیس زمانہ دیسمانہ وسوگندھا ۱۲ غیاث اللغات ناصر الحسنین

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہمکو پروردگار نے میرے کہ بنا دیوے واسطے میرے
بطحا، مکہ کو سونا کہا مینے نہین ای رب آسودہ ہونگا تو تیرا شکر کرونگا اور بھوکا رہونگا تو تیری ثنا کرونگا
اور ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ تھے ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبریل علیہ السلام
کوہ صفا پر بیٹھے سنی آپنے ایک آواز ہولناک کہ ڈرے آپ اوس سے فرمایا ای جبریل یہ آواز ہولناک کیسی ہے
کہین قیامت تو نہین قائم ہوئی جبریل نے کہا ابھی قیامت تو قائم نہین ہوئی ہی مگر حکم کیا ہی آپکے پروردگار نے
اسرافیل کو کہ آوے آپکے پاس اور لای کنجیان زمین کے خزانون کی پھر اسرافیل حاضر ہوے اور عرض کی
کہ حق تعالی نے مجھے حکم فرمایا ہی کہ سامنے لاؤن آپکے تمامہ کے پہاڑ کو اور بنا دون سارے اوس پہاڑ کو
زمرد اور یاقوت اور سونا اور روپا اور کہا جبریل علیہ السلام نے کہ پروردگار آپکا فرماتا ہی کہ باوجود اسکے کہ یہ پہاڑ سونے
روپے زمرد یاقوت کا بنکر آپکے خرچ کی واسطے حاضر رہے مگر قدر و منزلت اور ثواب آپکا وہی رہیگا جو
آپکو ہی اسمین کچھ کمی نہ آئیگی پھر اگر آپ چاہین پیغمبر بادشاہ رہین اور اگر چاہین پیغمبر بندہ رہین ایک فرشتہ نے
آپکے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اوسکو اختیار فرمائین کہ چندے ہلوگ آپکی دولت سے
آسودہ ہو دین پس جبریل ع نے اشارہ کیا آپکی طرف کہ آپ تواضع فرمائین اور پیغمبر بندہ رہین
روایت ہی کہ ایکبار جبریل علیہ السلام نے آپکی حضور مین حاضر ہوکر عرض کی حق تعالی آپکو بعد سلام کے
کہتا ہی کہ آپ دوست رکھتے ہین کہ ان سب پہاڑون کو مکی کے آپکی واسطے سونے چاندی کے پہاڑ بنا دون
کہ آپکے ساتھ ساتھ رہین جہان آپ جائین فرمایا ای جبریل اَلدُّنْیَا دَارُ مَنْ لَا دَارَ لَهٗ وَمَالُ
مَنْ لَا مَالَ لَهٗ وَلَهَا جَمَعَ مَنْ لَا عَقْلَ لَهٗ جبریل ع نے فرمایا ثَبَّتَكَ اللّٰهُ یَا مُحَمَّدُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ حال معراج النبوۃ مین ہی کہ علما راضی نہین ہین
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقیر اور محتاج کہین اور زہد بے اختیاری اور ضروری کے ساتھ متصف
کرین اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ منجملہ تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی کہ وصف نکی جائین آپ
اوس چیز کے ساتھ جو لوگونکے سامنے صفات ضعفا اور مساکین سے ہی اور کہا نہ جاوے کہ آپ فقیر
اور مفلس تھے اور شفا مین قاضی عیاض رح نے لکھا ہی کہ فقہا نے فتوے دیے ہین واسطے قتل اور
سولی دینے اوس شخص کے کہ استخفاف کرے شان مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہے
آپکو یتیم اور کہے کہ رہا آپکا بے اختیاری تھا کچھ قصد اور اختیار سے آپکے نتھا اگر آپ طیبات اور اچھی چیزون

برابر یہان تک کہ دنیا سے عالم بالا کو سدھارے رواہ الشیخان اور ابن عباس رضؓ نے روایت کی
کہ اوقات گذاری فرماتی تھے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل وعیال آپکی راتون کو
بیاپی کہ نپاتے تھے کھانا شب کا اور نہ تھا کھانا انکا مگر روٹی جو کی رواہ الترمذی اور عائشہ صدیقہ رضؓ نے
روایت کی کہ تشریف لی گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے اور بھرا نہین شکم مبارک آپکا
کوئی ایک دن دو کھانی سے اگر سیر ہوتے چھوہارون سے تو جو کی روٹی سے سیر نہوتے اور اگر سیر ہوتے
جو کی روٹی سے تو چھوہارون سے سیر نہوتے اور حسن بصری رضؓ نے روایت کی کہ خطبہ پڑھا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور فرمایا واللہ کہ شام نکیا آل محمد صؐ کی ایک صاع بھر کھانا اور نتھی آپکے نوکل
یہ بات آپنے واسطے کم سمجھی رزق الٰہی کے نفرمائی بلکہ اسواسطے تاکہ اقتدا کرے ساتھ آپکے امت آپکی
اور عائشہ صدیقہ رضؓ نے فرمایا کہ خوش آتی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی تین چیزین خوشبو
اور عورتین اور کھانا سو دو چیزین یعنی خوشبو اور عورتین آپکو ملین اور کھانا آپکو نملا اور ترمذی نے
اپنی شمائل مین نعمان بن بشیر سے روایت کی ہی کہ کہا دیکھا مینے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
کہ نہ پاتی تھے آپ دقل اسقدر کہ بھر جاوے اوس سے شکم مبارک اور دقل بہت ہی بری اور ردی چھوہارو کو
کہتی ہین کہ ملا ہوا ہوتا ہی ساتھ اقسام مختلفہ کے جو خوراک فقرا اور مساکین کی ہو اور کہا عائشہ رضؓ نے
تھی ہملوگ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رہجاتی تھے برابر ایک ایک مہینے کہ نہ سلگاتی تھے گھرون مین
آگ اور نہ ہوتا کھانا ہمارا مگر چھوہارا اور پانی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اسی طرح دو دو مہینے ہملوگون پر
گذر جاتی تھے اور بھیج دیا کرتی تھے بعض ہمسایہ انصار کے دودھ کہ ہملوگ اوسکو پی لیا کرتی تھے روایت
اور بالتحقیق فرمایا آپنے کہ پہونچائی گئین ہماری ساتھ خدا کی راہ مین ایسی ایسی بلائین اور محنتین کہ نہ
پہونچائی گئین کسی کو اور ایذا دیا گیا مین خدا کی دین مین اسقدر کہ نہ ایذا دیا گیا کوئی اور بالتحقیق یون ہین
گذر جاتی تھے ہمپر دن رات اور نہوتا تھا ہمارے اور بلال کی واسطے اسقدر کوئی کھانا کہ کھاتا اوسکو
کوئی جگردار مگر اتنا کہ چھپا لیتی اوسکو بغل بلال کی یعنی بہت ہی کم کھانا کچھ ملجاتا کہ بسبب کمی کی بلال کی
بغل تلے چھپ جاتا رواہ الترمذی اور کبھی نہ دیکھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چپاتی روٹی اور نان
میدہ کی اور نہ تھی آپکی زمان سعادت اقتران مین چھلنی اور آپنے باوجود دولت اور توانگری اپنی اور
ساتھ تمکن ہونے حصول توسع اور تبسط کی فقر ہی کو اختیار فرمایا چنانچہ روایت ہی حدیث امامہ سے

نہار سے — پروین — دیکھنا — غربال کرنا — انقاص — عجم — انحاء کرون — فرانچ بولون — اصرح — عجم — فرنچ — ماخوذ از — بالفتح بمعنی کشادگی — غیاث اللغات — باصرالمنین

بٹھایا اور فرمایا کھا ایک قریش نے اوس فقیر کی طرف کراہت سی نظر کی پھر نہ مرا وہ قریشی جبتک اوس علت
مین مبتلا نہ ہوا اور سبحان اللہ ثم سبحان اللہ ایکبار آپنے کو ڈھی کے ساتھ کھانا کھایا اور ہاتھ اوسکا پکڑکے
اپنے کھانے کی رکابی مین ڈالا اور فرمایا کُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلاً عَلَیْہِ کھا خدا کے نام پر
اعتماد کرکے ساتھ اللہ تعالی کے اور توکل کرکے اوسپر حال اور سب کھانون مین محبوب ترین کھانا آپکو
وہ ہوتا جسمین ہاتھ بہت پڑے ہوے ہوتے اور کھانے کے وقت آپ دونو زانو بیٹھتے جسطرح نماز مین بیٹھتے ہین
یا زانو کو زانو پر اور قدم کو قدم پر رکھتے اور فرماتے مین بندہ ہون کھاتا ہون جسطرح بندی کھاتی ہین اور بیٹھتا ہون
جسطرح بندی بیٹھتے ہین اور کھانا جو بہت گرم ہوتا نکھاتے اور تین انگلیون سے اپنے آگے سے کھاتے
اور کبھی چوتھی انگلی سے مدد دیتے اور دو انگلی سے نکھاتے اور فرماتے یہ کھانا شیطان کا ہی اور بعد کھانے کے
ایک ایک انگلی کو اسقدر چاٹتے کہ انگلیان سرخ ہوجاتین اور پیالے رکابی کو بھی اسی طرح صاف کرتے
پھر اسکے بعد دست مبارک کو دھوتے اور پانی پیتے تو تسکین سے تین دم مین گھونٹ گھونٹ پیتے اور ہر بار
اول مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ فرماتے اور اکثر کھانا آپکا خرما پانی ہوتا اور طعامون مین آپ گوشت کو
اور ترشیون مین سرکے کو اور چھوہارون مین عجوہ کو اور ترکاریون مین کدو اور ککڑی اور خربزہ کو دوست رکھتے
اور فرماتے کدو میرے یونس بھائی علیہ السلام کے درخت کا پھل ہی جب کھانا پکاؤ تو اوسمین کدو بہت ڈالو
کہ دل غمگین کو قوت دیتا ہی اور عائشہ رضؓ نے فرمایا کہ کبھی بھر انہین شکم پاک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اور عباس رضؓ کہتے ہین کہ فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو دنیا مین بھر پیٹ کھایا کرینگے آخرت
مین بھوکے رہینگے اور آپ اپنے اہل وعیال مین رہتے اور ان لوگون سے کچھ کھانا نہ مانگتے اگر یہ لوگ کچھ کھلا دیتے
تو کھا لیتے اور جو کچھ پلا دیتے پی لیتے اور جب آپ باہر سے گھر مین تشریف لاتے کبھی فرماتے کچھ تمھارے پاس کھانا ہی
اگر کھانا آتا پھر اگر موافق طبیعت مبارک کی پاتے کھا لیتے اور نہین تو چھوڑ دیتے اور اگر اہل بیت کہتے کہ اسوقت
کچھ کھانا موجود نہین ہی آپ فرماتے اچھا مین روزہ دار ہون اور نیت روزہ کی کر لیتے اور کسی کھانے مین کبھی
کچھ عیب نہ لگاتے اگر جی چاہتا کھا لیتے اور نہین تو چھوڑ دیتے اور کبھی نہ فرمایا یہ کھانا گرم ہی یا سرد ہی شیرینی ہے
اسمین بہت نمک ہی یا پھیکا یا تیتا ہی اور کبھی کبھی کھانے کی تعریف بھی کر دیتے نہ بطور حریص لوگون کے بلکہ اوسکی
نفع اور خوبی اور فضیلت کو بیان فرماتے مانند نعم الادام الخل و اطیب الطعام اللحم و اطیب اللحم الظہر کے
اور روایت کی ہی ابوہریرہ رضؓ نے کہ آسودہ نہوے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کھانے سے تین دن

۵۱ بانچ خرمای مدینہ منورہ ہاکہ ہفت خرمای عجوہ مصباح بجزد انگور مذہ نہاد ایمن پشد ۱۲ غیاث

۵۲ بسر تازہ خربزہ ترکاریون مین کدو اور سب گوشتون مین بھیڑ کا گوشت

حاصل کلام

سخت مارنا نہین جو اثر کرجاوے انمین اور مشقت مین ڈالے اونکو اور فرمایا لازم ہی تمپر کھانا اور کپڑا عورتونکا ساتھ معروف کی اور انصاف روایت کی ابوداؤد نے نعمان بن بشیر سے وہ کہتے ہین کہ اذن چاہا ابوبکر صدیق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کو پس سنی اونھون نے آواز عائشہ رضہ کی بلند پھر جب ابوبکر رضہ گھر مین گئے تو عائشہ کو پکڑا تا اونکو طپانچہ مارین اور کہا ہر آئینہ مین دیکھتا ہون تجھے کہ تو اپنی آواز بلند کرتی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور آپ ابوبکر رضہ کو عائشہ صدیقہ رضہ کے مارنے سے روکتے تھے پھر ابوبکر صدیق رضہ عائشہ رضہ پر غصہ ہوکر آپکے پاس سے چلے آئے پھر جب ابوبکر رضہ چلے آئے تو آپنے بطور مزاح کے فرمایا ای عائشہ دیکھا تمنے کسطرح چھوڑالیا ہمنے تمکو اس مرد سے کہا راوی نے پھر چند روز نہ آئے ابوبکر رضہ آپکے پاس بباعث غصہ کے عائشہ سے پھر اندر آنے کو اذن چاہا پس پایا دونون آدمی کو کہ باہم صلح کرچکے ہین کہا ابوبکر رضہ نے کہ تمملوگ ہمین بھی اپنی صلح مین داخل کرو جیسا اپنی لڑائی مین ہمین داخل کیا تھا آپنے فرمایا قد فعلنا قد فعلنا ہمنے کی ہمنے کی جوبات تو نے کہی ای ابوبکر رضہ

فصل چہارم بیان مزاح رحمۃ للعالمین باعائشہ مومنین

مزاح اور خوش طبعی کرنی بغیر ایذا اور افراط اور مداومت کی واسطے تالیف قلوب کی سنت مستحبہ ہے جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کبھی واسطے مصلحت خوش کرنے نفس مخاطب اور تالیف قلوب اور موانست کے لوگون سے خوش طبعی کرلیا کرتے مگر سوای امر حق کے نہ کہتے اور اگر آپ اسقدر تواضع اور موانست اور مباسطت اور خلق اور سخنان ظرافت آمیز اونکی ساتھ نفرماتے تو بھلا کسکی مجال تھی کہ آپکے ساتھ بیٹھ سکتا اور آپسے بول سکتا اور کھڑا ہوسکتا آپکے سامنے بسبب کمال جلالت اور مہابت اور عظمت اور سطوت آپکے روایت کی ترمذی نے انس رضہ سے کہ ایک شخص نے آپسے سواری مانگی آپنے فرمایا کہ تیری سواری کے واسطے اونٹنی کا بچہ مین دونگا اوسنے کہا اونٹنی کا بچہ لیکے مین کیا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہین ہوتے تو کسکے ہوتے ہین روایت کی ابوداؤد نے انس رضہ سے کہ فرمایا آپنے اونکو بطور مزاح کے یاذاالاذنین ای دوکان والے روایت انس کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بباعث زیادت عنایت کی ہمارے گھر والون سے اختلاط کرتی تھے اور میرا ایک چھوٹا بھائی ابا عمر نامے تھا اوسکا ایک چھوٹا سا طائر تھا جسکو نغیر کہتے ہین کہ اوسکے ساتھ وہ بازی کیا کرتا تھا پھر اوسکو اپنے ہاتھ پر رکھے ہوئے آپکے پاس آتا تھا جب وہ طائر مرگیا

اجرا عظیما تک کہا جابر رضؓ نے کہ پہلے پہل آپنے عائشہ رضؓ سے یہ بات کہی کہ ای عائشہ مین چاہتا ہون
کہ تجھسے ایک بات کہون مگر دوست رکھتا ہون کہ تو اوسکے جواب مین جلدی نکرے حتی کہ اپنے مان باپ سے
اسمین مشورہ کرلے کہا عائشہ رضؓ نے وہ کونسی بات ہی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس پڑھکر سنادی
آپنے عائشہ رضؓ کو یہ آیت کہا عائشہ رضؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آیا آپکے حق مین مین مان باپ سے
مشورہ لون بلکہ اختیار کرتی ہون خدا اور رسول کو اور آخرت کی گھر کو مگر آپ یہ بات ہماری کسی اپنی
بیبیون سے نہ کہنا آپنے فرمایا خیر اپنے سے تو نہ کہونگا مگر جب کوئی بیوی ان بیویون مین سے مجھسے پوچھیگی
کہ عائشہ رضؓ نے کیا کہا تو مین کہہ دونگا جو بات تمنی کہی ہی کیونکہ اللہ جل شانہ نے کچھ مجھے اسواسطے نہین بھیجا ہی
کہ کسیکو گناہ اور ہلاک اور مشقت مین ڈالون بلکہ مجھے اللہ نے احکام دین کی تعلیم کو اور لوگون پر آسانی
کرنے کو بھیجا ہی حال اور فرمایا آپنے خیر کم خیر کم لاھلہ وانا خیر کم لاھلی بہترین
تمھارا اللہ اور خلق کے نزدیک وہ ہی جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ بہتر ہو اور مین تم سب سی بہتر ہون اپنے
اہل وعیال کے ساتھ اور فرمایا ان من اکمل المومنین ایمانا احسنھم خلقا والطفھم
باھلہ کاملترین مسلمانون مین ایمانًا وہ ہی جو نیکوترین مسلمانون مین ہو از روی خلق کے اور جو بڑا
نرمی کرنے والا ہو مسلمانون مین اپنے اہل وعیال کے ساتھ اور فرمایا قبول وصیت کرو تم عورتون کی شائستین
نیکی کو سو وی سب بندی ہین تمھارے پاس کچھ مالک نہین ہین اپنی جانون کے اور فرمایا بہترین
مردون مین ہماری امت سے وہ ہی جو بہترین اونکا ہو اپنی بیوی کے واسطے اور بہترین عورتون مین
ہماری امت سے وہ عورت ہے جو بہترین اونکی ہو اپنے شوہر کے واسطے اور فرمایا بہترین مردون مین ہماری
امت سے وہ ہی جو پیار ومحبت کرے اپنی بیوی کے ساتھ مثل پیار ومحبت کرنے مان کے اپنے بیٹی کی ساتھ
لکھا جاتا ہی واسطے ہر مرد کے اوس سے ہر درات مین ثواب سو شہید کا جو مارے گئے ہون فی سبیل اللہ
صابرین محتسبین اور فرمایا ہان ڈرو اللہ تعالی سے دو کمزورون کے حق مین یعنی یتیم اور عورت
سو اللہ پوچھیگا تمکو اون دونون کے احوال سے سو جسنے احسان کیا انپر وہ پہونچ گیا رضا کو حق تعالی کی
اور جسنے برائی کی انکے ساتھ پس واجب ہوگیا اوسپر اللہ تعالی کا غصہ اور فرمایا لازم پکڑو اپنے اوپر
خیال عورتون کا ایسا نہو روندڈالین فراش کو تمھاری اون لوگون سے کہ ناخوش رہتی ہو تم اونسے
یعنی مرد بیگانے اپنے کنبے وغیرہ کو اپنے پاس جگہہ ندین اور اگر ایسا کرین تو مارو ان عورتون کو مگر کچھ ایسا

ناصر حسین

لڑکیان ہین اور دیکھا آپنے اون گڑیون کے درمیان ایک گھوڑا کہ اوسکے دو بازو بنے ہوے تھے
پُرانے کپڑے کے پس آپنے فرمایا یہ کیا ہی جو مین ان گڑیون کے بیچمین دیکھتا ہون بیٹنے کہا یہ گھوڑا ہے
پھر آپنے فرمایا یہ چیز اوسکے اوپر کیا ہی کہا بیٹنے دو بازو ہین آپنے تعجب سے فرمایا کہ گھوڑے کے دو بازو ہین
کہا بیٹنے آیا آپنے نہ سنا ہی کہ سلیمان ؑ کے گھوڑے تھے اونکے بازو تھے کہ ہوا پر اوڑتے تھے پس ہنس پڑے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حتّٰی کہ دندان دروئی اونکے بیٹنے دیکھ لیے رواہ ابوداود **روایت**
بخاری شریف مین ہی کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ کُنتُ امد رجلی فی قبلۃ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وھو یصلی فاذا سجد غمزنی فرفعتھا فاذا قام مددتھا یعنی مین پھیلاتی تھی
اپنے دونون پانون کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قبلہ کی جانب اوس حالت مین کہ آپ نماز پڑھتی ہوتے
پس جب آپ سجدہ کرنے لگتے تو مجھے دباتے یعنی بغیر چھونے کے کپڑے وغیرہ کو حائل کرکے پس مین ہٹا لیتی
اپنے پانون کو پھر جب آپ کھڑے ہوتے اوسی طرح پھیلاتی مین پانون کو اپنے **روایت** کی مسلم نے
جابر رضؓ سے کہ آئے ابوبکر رضؓ صدیق در حجرۂ نبوی پر اور طلب اذن کیا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس
حاضر ہونے کو پس پایا ابوبکر رضؓ نے لوگون کو کہ بیٹھے ہوے تھے دروازہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
کہ کسی کو اندر جانے کی اجازت نہوئی تھی پھر اذن ملا ابوبکر رضؓ کو وہ اندر گئے اسکے بعد عمر رضؓ نے آکر طلب اذن کیا
پس اذن دیا گیا اونکو پھر پایا عمر رضؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ بیٹھے ہین اندوہگین ہو جھکائے ہوے
بیٹھے ہین اور آس پاس آپکے بیبیان آپکی بیٹھی ہین عمر رضؓ نے اپنے جی مین سوچا کہ کچھ ایسی بات کہنی چاہیے
کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہنسا دے پس کہا عمر رضؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر میری
بیوی مجھسے نفقہ مانگتی تو مین اوٹھکر اوسکی گردن پر ایک گھونسا مارتا کہ پھر وہ نہ مانگتی پس ہنس پڑے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا ان عورتون کو جو میرے گرد بیٹھے دیکھتے ہو یہ سب مجھسے نفقہ جو میرے مقدور سے
زیادہ ہی طلب کر رہی ہین پس ابوبکر رضؓ صدیق اوٹھکر عائشہ کی گردن پر مارنے لگے اور عمرؓ اوٹھکر حفصہ رضؓ کی
گردن پر مارنے لگے اور دونون اپنی اپنی بیٹی کو کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وہ چیز مانگتی ہو
جو آپکے پاس نہین ہی پھر کہا عائشہؓ اور حفصہؓ نے خدا کی قسم ہم نہین مانگتے ہین کچھ کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم سے جو آپکے پاس نہو پھر گوشہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ازواج مطہرات سے ایک مہینہ بھر
حق تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی یا اَیُّھَا النَّبِیُّ قُل لِّاَزوَاجِکَ سے لِلمُحسِنٰتِ مِنکُنَّ

حفصہ رضؓ پر کہ خاکسار نہو جاوے پھر عمر رضؓ نے حفصہ اپنی دختر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیوی کو دیکھا
فرمایا ہان ای حفصہ خبردار رہنا ہرگز ہرگز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب نہ دینا اور ابوبکر کی بیٹی کا
حال دیکھکر غرہ نہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو اونکو دوست رکھتے ہین اور اونکی باتین برداشت
کرتے ہین روایت ایک دن ایک بیوی نے غصہ مین آپکے سینہ مہر گنجینہ پر ہاتھ مارا اوسکی ماں نے
اوسکے ساتھ درشتی کی کہ تو نے ایسا کیون کیا آپنے فرمایا جانے دو چھوڑ دو یہ سب اس سے بھی زیادہ
کچھ ہمارے ساتھ کیا کرتی ہین اور مین درگذر کرتا ہون روایت کی مسلم اور بخاری نے کہ
حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہن کہ مین لڑکیون کے ساتھ گڑیا کے کھیل کھیلتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ وسلم کے پاس اور میری چند لڑکیان مصاحب تھین کہ میرے ساتھ کھیلتی تھین پس رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب داخل ہوتے تو وہ سب لڑکیان آپسے چھپ جاتین پس آپ اون سب کو
ہمارے پاس بھیجتے تھے پھر کھیلتی تھین وہ ہمارے ساتھ روایت حضرت امام زین العابدین رضؓ
فرماتے ہین کہ خبر دی اونھین جناب حضرت صفیہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کہ جناب حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اعتکاف مین تھے اور وہ زیارت شریف کو مسجد مین گئی تھین اور ایک ساعت بھر مسجد
مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بات چیت مین رہین پھر گھر آنے کو وہانسے اوٹھین آپ بھی
اونکے ساتھ کھڑے ہوے اور اونکو اونکے گھر پہونچا دیا جب در مسجد پر قریب باب ام سلمہ کی پہونچے دو مرد
انصاری اودھر سے چلے جاتے تھے جب آپکو صفیہ کے ساتھ کھڑے ہوے دیکھا جلدی چلے گئے آپنے
اون دونون کو فرمایا یہ صفیہ میری بیوی ہین تمھارے دل مین وسوسہ نگذرے کہ یہ کسکی عورت ہی جو
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھڑی ہی انھون نے کہا سبحان اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
آلہ وسلم یہ کیا بات ہی اور کسے مجال ہی کہ اس بات کی آپکی طرف نسبت کرے فرمایا شیطان پھرتا ہے
بنی آدم کے بدنون مین جسطرح خون گون مین پھرتا ہی مین ڈرا ایسا نہو کہ دل مین تمھارے بدی آوے یا
یعنی اسبب اسکی تمھارا دل ورطہ کفر مین نہ پڑجاوے اور تم ہلاک نہو جاو روایت کہا عائشہ رضؓ نے
کہ تشریف لاے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ تبوک یا حنین سے اور ہمنے اپنے گھر مین ایک چھوٹا
گھر بنایا تھا اوسمین ایک پردہ لٹکا ہوا تھا ہوا جو دولی تو اوس پردہ کا کنارہ اوٹھ گیا اوسکے اندر چھپے
گڑیے کی لڑکیان جو ہمارے کھیلنے کی تھین نظر آئین پس آپنے فرمایا یہ کیا ہی اے عائشہ مینے کہا یہ میری

بالغ و رشید
فریفتہ شدن
دیگر اول و تشدید
زیرکی و غافل
۱۲ غیاث
اللغات

گوشہ نشینی
در مسجد
۱۲ منتخب

بالغ شدن
در زیرکی و دران
راہ نہ بردن
دیگر اول و
خلاصت ۱۲
غیاث
اللغات

اور عائشہ رضؓ کو آپ مسواک دیتے کہ دھو دین عائشہ رضؓ اوسے اپنے مُنہ مین رکھکر چوسنے لگتین آپ مسواک اونکے مُنہ سے لیلیتے اور اپنے مُنہ مین رکھدیتے **روایت** ابوداود مین ہی کہ ایکبار ایک سفر مین آپنے عائشہ صدیقہؓ کے ساتھ مسابقت کی یعنی ملاعبت فرمائی اور آپ اور عائشہ دونون آدمی دوڑے عائشہ فرماتی ہین کہ مین آپسے بڑھ گئی پھر جب دوسری بار مین فربہ ہوگئی تھی باہم مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دوڑی اس بار حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھسے بڑھ گئے پھر آپنے میری دلجوئی کیلیے حسن معاشرت کی راہ سے فرمایا هٰذِهٖ بتلك السبقه یعنی اس بار ہمارا بڑھ جانا تمسے بعوض اوس بار تمھارے بڑھ جانے کے ہی مجھسے **روایت** ایکدن آپ عائشہ صدیقہؓ کے گھر مین تھے ام سلمہؓ نے کچھ کھانا ایک پیالہ مین آپکے پاس بھیجا عائشہ صدیقہؓ نے ایک ہاتھ اوس پیالہ مین مارا کھانا زمین پر گر گیا اور پیالہ ٹوٹ گیا پس آپنے عائشہؓ سے اس بات مین کچھ مواخذہ[۱] نکیا اور دوسرا پیالہ عائشہؓ کے گھر سے لیکر اوسمین کھانا رکھکر خادم کو دیا اور فرمایا پیالہ عوض پیالہ کے اور کھانا عوض کھانے کے **روایت** ایکبار سودہ رضی اللہ عنہا آپکے پاس شوربالے آئین عائشہ رضؓ نے سودہ کو کہا کہ تم اس شوربے مین سے کچھ کھالو انھون نے نہ کھایا عائشہ رضؓ نے کہا کھاؤ اور نہین تو شوربا تمھارے مُنہ مین لتھیڑ دونگی پھر سودہ نے نکھایا پس عائشہ رضؓ نے وہ شوربا سودہ رضؓ کے مُنہ مین لتھیڑ دیا آپ ہنسے اور سودہ کو فرمایا تم بھی عائشہ رضؓ کے مُنہ مین لتھیڑ دو پس سودہ رضؓ نے بھی عائشہ رضؓ کے مُنہ مین وہ شوربا لتھیڑ دیا اور آپ ہنستے تھے **روایت** ہی مسلم اور بخاری مین عائشہ صدیقہؓ سے وہ فرماتی تھین کہ واللہ دیکھا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ کھڑے ہوتی تھے میرے حجرے کے در پر اور حبشی سب عید کے روز مسجد مین چھوٹے چھوٹے نیزون کے ساتھ بازی کر رہے تھے اور مین اوسوقت صغیر سن تھی آپ مجھے اپنے ہاتھ پر اوٹھا کر اپنی چادر سے چھپا لیتے تھے تا مین حبشیون کا لعب[۲] آپکے کان اور کاندھے کے درمیان سے دیکھا کرتی تھی پھر آپ میری خاطر سے وہان کھڑے رہتے تھے یہان تک کہ جبتک مین آپسے بس نکرتی اور نہ پھرتی تو آپ نہ پھرتے تھے پس خیال کرو تملوگ کہ لڑکی خورد سال کتنی حریص ہوتی ہی بازیون یعنی مین اوسیقدر کھڑی ہوتی اور آپ بھی میری خاطر سے کھڑے رہتے تھے **روایت** ایک دن حضرت عمرؓ کی بیوی نے غصہ مین عمرؓ کو جواب دیا حضرت عمرؓ نے کہا یا للعجاج جواب دیتی ہو کہا ہان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو تمسے بہتر ہین اونکی بیبیان اونکو جواب دیتی ہین عمرؓ نے کہا اگر یہی حال ہی تو افسوس ہے

۱ عفو کرنا ۲ بفتح لام و سکون عین یعنی باجا

کہا مین اپنے گھر کو جاؤنگی آپنے لونڈی غلام اونٹ بکری اور بہت کچھ اونکو دی کر روانہ کیا روایت
نسیم الریاض مین عمرو بن سائب سے مروی ہی کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے ہوے تھے
کہ حارث شوہر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے آپکے رضاعی باپ آئی پس آپنے اونکی تعظیم کے واسطے
اپنی داہنی طرف اپنا کپڑا زمین پر بچھاکر اونکو بٹھلایا پھر حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آپکی رضاعی ماں آئین
آپنے ایک جانب اوس کپڑیکا اونکی تعظیم کے لیے اپنی بائین جانب بچھایا اور اونکو اوسپر بٹھلایا پھر عبد اللہ
بن حارث آپکے رضاعی بھائی آی پس کوئی جانب اوس کپڑیکا باقی تھا کہ آپ اونکے واسطے بچھائین پھر
آپ اونکی تعظیم کو اوٹھ کھڑے ہوے اور اُنکو اپنے آگے بٹھلایا روایت شرح شفا مین ہی کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہدیہ اور کپڑا بھیجا کرتے تھے ثویبہ ابولہب کی لونڈی کے پاس جنھون نے آپ کو پہلے پہل
دودھ پلایا تھا اور ابولہب نے اوسے آزاد کر دیا تھا آپکی ولادت کی بشارت اوس سے سُنکر پھر دیکھا گیا
ابولہب خواب مین اور وہ کہتا تھا کہ میرے عذاب مین تخفیف ہوئی بسبب آزاد کرنے ہماری کے ثویبہ کو
جب اوسنے بشارت دی تھی ولادت کی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر جب ثویبہ آپکی ہجرت کی بعد
مکہ مین مر گئین آپنے لوگون سے پوچھا کہ اب کوئی ثویبہ کا کنبہ باقی ہی کہ مین اوسکی ساتھ صلۂ رحم کرون لوگون نے
کہا کوئی نہین باقی ہی روایت ہی کہ جنگ بدر کے اسیران یعنی مکہ والون کو اہل اسلام نے خوب اچھی طرح سے
محکم رسیون مین جکڑ کر باندھا تھا اور عباس رض آپکے چچا رسی کے باندھنے کی درد سے رات کو نعرہ پر نعرہ کرتے تھے
دل نا زنین آپکا حضرت عباس رض کے نعرہ سے دکھتا تھا نیند نہ آتی تھی ایک صحابی اسکو تاڑ گئے اور چپ چاپ جاکر
حضرت عباس رض کی رسی انجھون نے ڈھیلی کردی عباس رض کو نیند آگئی آپنے فرمایا کیون اب عباس رض کا
نعرہ سُننے مین نہین آتا اون صحابی نے عرض کی مینے رسی اونکی ڈھیلی کردی ہے فرمایا اسی طرح
سب کفار و منافقین اسیران کی رسیان ڈھیلی کردے

فصل سوم بیان حسن معاشرت خیر البریات با ازواج مطہرات

حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن معاشرت کا حال ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کے ساتھ
کیا بیان کیجیے کہ اندازہ بشری سے باہر ہی دختران انصار کو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ
کھیلنے دیتے اور جب عائشہ رض کسی برتن سے پانی پیتین آپ اوسی برتن مین عائشہ رض کے مُنہ کی جگہ
مُنہ لگا کر پیتے اور عائشہ رض کے ہاتھ سے ہڈی لیلیتے اور جس جگہ سے عائشہ صدیقہ اوسے چوستی ہوتین چوستے

بکر اول و فتح لام و فتح
راء مہملہ و کسر حاء مہملہ و فتح
ثاء مثلثہ و سکون یاء تحتانیہ
و فتح باء موحدہ و در آخر عین
و در آخر باء موحدہ غیاث اللغات

قدرت پاتے تو کھاتے حال مسلم نے روایت کی انس رضہ سے وہ کہتے ہین کہ نہ دیکھا مینے کسیکو مہربان زیادہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنے اہل وعیال پر رہتے تھے حضرت ابراہیم آپکے نورچشم ایک دایہ کی پاس
دودھ پینے کو جانب بالای مدینہ مین آپ اونکو دیکھنے کو وہان تشریف لیجاتے اور ہملوگ بھی آپکی ساتھ
ساتھ جاتے اور حضرت ابراہیم کی دودھ پلانے والی اُنہارن تھی پھر آپ اوسکے گھر مین جاتے اور اوسکا گھر
دھوین سے بھرا رہتا پھر آپ اونکو گود مین لیتے اور بوسہ دیتے پھر گھر تشریف لاتے کہا راوی نے کہ پھر جب
حضرت ابراہیم مرگئے آپنے فرمایا کہ ابراہیم میرا بیٹا دودھ پینے کی مدت مین مرگیا اور اوسکی دودھ اُیان
ہین کہ بہشت مین اوسکو دودھ پلاتی ہین اور اوسکی مدت شیرخوارگی کی پوری کرتی ہین روایت
اُسامہ رضہ بن زید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے پکڑ لیتے تھے پھر بٹھاتے تھے ہمین اپنی ایک ران پر
اور حسن رضی اللہ عنہ کو اپنی دوسری ران پر پھر ہم دونون کو بغل مین ساٹتے تھے اور فرماتے اَللّٰھُمَّ
اِرْحَمْھُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُھُمَا رواہ البخاری روایت انس رضہ کہتے ہین کہ جب کوئی آپکے پاس
کچھ ہدیہ لیکر آتا آپ فرماتے لیجاؤ اسکو فلانہ عورت کی پاس کہ وہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کی دوست تھیز
اور اگر بکری کبھی ذبح ہوتی تو آپ اوسمین کچھ بھیجدیا کرتے اون عورتون کے گھر جو خدیجہ کی دوست ہوتین
روایت ہالہ خدیجہ کبریٰ کی بہن نے آپکے پاس آنے کو اذن چاہا آپکو اونکے آتے ہوے ایک ادا یاد
حاصل ہوئی اور ہشاش بشاش ہوگئے اور مسکرا کر پوچھا تمھارا کیا حال ہی کیسی ہو کہا اچھی ہون بخیر ہون
پھر جب وہ چلی گئین آپنے فرمایا کہ یہ خدیجہ کی حیات مین ہمارے گھر آیا کرتی تھین اور بتحقیق رعایت عہود
قدیمہ کی کمال ایمان سے ہی روایت اُمامہ حضرت زینب کی بیٹی یعنی آپکی نواسی آپسے بہت مالوف تھین
جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز پڑھنے مین مصروف ہوتے امامہ کو اپنے کاندھے پر اوٹھا لیتے پھر سجدہ کے
وقت اونکو زمین پر رکھ دیتے اور جب کھڑے ہوتے اپنے کاندھے پر اوٹھا لیتے روایت شفا مین ہے
کہ جب صحابہ حلیمہ سعدیہ کی بیٹی شیماء کو جو آپکی رضاعی بہن ہوئین ہوازن کے قیدیون کے ساتھ قید کرکے
آپکی پاس لاے شیماء نے آپکو آگاہ کیا کہ مین حلیمہ کی بیٹی آپکی رضاعی بہن ہون آپنے اونکو پہچانا اور اپنی
چادر بچھا کر اونھین بٹھایا اور قطرات اشک کی خسارۂ انور پر بہاے اور حال حلیمہ سعدیہ اور اونکی شوہر کا
پوچھا شیماء نے کہا کہ مدتین گذرین کہ وہ دونون عالم بقا کو روانہ ہوے پھر آپنے اونکو فرمایا اگر تم چاہو
یہان میرے پاس ہمیشہ طرح اکرام ومحبت کی ساتھ رہو اور اگر اپنے گھر اور دلیس جانی چاہو جاؤ انھون نے

۴۱ خدا وند ۴۲ ارحم ۴۳ سعدیہ ۴۴ حلیمہ ۴۵ بخطوار ۴۶ العالی ۴۷ نفسین ۴۸ زمانہ ۴۹ دیمانہ ۵۰ سوگندہا ۵۱ بخیارش ۵۲ اللغات

کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا ہمکو پروردگار نے میرے کہ بنا دیوے واسطے میرے
بطحا، مکہ کو سونا کہا ہینے نہین ای رب آسودہ ہونگا تو تیرا شکر کرونگا اور بھوکا رہونگا تو تیری ثنا کرونگا
اور ابن عباس رضہ سے روایت ہی کہ تھے ایک دن جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور جبریل علیہ السلام
کوہ صفا پر پس سنی آپنے ایک آواز ہولناک کہ ڈرے آپ اوس سے فرمایا ای جبریل یہ آواز ہولناک کیسی ہے
کہین قیامت تو نہین قائم ہوئی جبریل نے کہا ابھی قیامت تو قائم نہین ہوئی ہی مگر حکم کیا ہی آپکی پروردگار نے
اسرافیل کو کہ آوے آپکی پاس اور لای کنجیان زمین کے خزانون کی پھر اسرافیل حاضر ہوے اور عرض کی
کہ حق تعالی نے مجھے حکم فرمایا ہی کہ سامنے لاون آپکے تمامہ کے پہاڑ کو اور بنا دون سارے اوس پہاڑ کو
زمرد اور یاقوت اور سونا اور روپا اور کہا جبریل علیہ السلام نے کہ پروردگار آپکا فرماتا ہی کہ باوجود اسکے کہ یہ پہاڑ سونے
روپے زمرد یاقوت کا بنکر آپکے خرچ کی واسطے حاضر ہے مگر قدر و منزلت اور ثواب آپکا وہی رہیگا جو
آپکو ہی اسمین کچھ کمی نہ آئیگی پھر اگر آپ چاہین پیغمبر بادشاہ رہین اور اگر چاہین پیغمبر بندہ رہین ایک فرشتہ نے
آپکے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اوسکو اختیار فرمائین کہ چندے ہلوگ آپکی دولت سے
آسودہ ہو دین پس جبریل علیہ السلام نے اشارہ کیا آپکی طرف کہ آپ تواضع فرمائین اور پیغمبر بندہ رہین
روایت ہی کہ ایکبار جبریل علیہ السلام نے آپکی حضور مین حاضر ہوکر عرض کی حق تعالی آپکو بعد سلام کے
کہتا ہی کہ آپ دوست رکھتے ہین کہ ان سب پہاڑون کو مکہ کے آپکی واسطے سونے چاندی کے پہاڑ بنا دون
کہ آپکے ساتھ ساتھ رہین جہان آپ جائین فرمایا ای جبریل الدنیا دار من لا دار لہ ومال
من لا مال لہ وقد جمعہا من لا عقل لہ جبریل علیہ السلام نے فرمایا ثبتک اللہ یا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم بالقول الثابت حال مدارج النبوۃ مین ہی کہ علما راضی نہین ہین
کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فقیر اور محتاج کہین اور زہد بی اختیاری اور ضروری کے ساتھ متصف
کرین اور مواہب لدنیہ مین ہے کہ منجملہ تعظیم حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہی کہ وصف نکی جائین آپ
اوس چیز کے ساتھ جو لوگونکے سامنے صفات ضعفا اور مساکین سے ہی اور کہا نہ جاوے کہ آپ فقیر
اور مفلس تھے اور شفا مین قاضی عیاض رح نے لکھا ہی کہ فقہا نے فتوے دیے ہین واسطے قتل اور
سولی دینے اوس شخص کے کہ استخفاف کرے شان مین جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور کہے
آپکو یتیم اور کہے کہ زہد آپکا بی اختیاری تھا کچھ قصد اور اختیار سے آپکے نتھا اگر آپ طیبات اور اچھی چیزون

دنیا اوسکی ہے
جسکے
گھر نہین اور
اوسکی ہے
مال ہی جسکے
مال نہین
اکٹھا کرتا ہے
اسے جسکو
عقل نہین ۱۲
مولوی سید
فرید الدین
صدر المدرسین
ناصر الحسنین
۵۷
ثابت قدم
رکھے تمہین
اللہ جل شانہ
اپنے حبیب
محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم
قول ثابت سے
ساتھہ ۱۲
مولوی سید
فرید الدین
صدر المدرسین
اور فقہا نے

برابر یہان تک کہ دنیا سے عالم بالا کو سدھارے رواہ الشیخان اور ابن عباس رضؓ نے روایت کی
کہ اوقات گذاری فرماتی تھے جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہل وعیال آپکی راتون کو
بیاپی کہ نپاتے تھے کھانا شب کا اور نہ تھا کھانا انکا مگر روٹی جو کی رواہ الترمذی اور عائشہ صدیقہ رضؓ نے
روایت کی کہ تشریف لی گئے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا سے اور بھرا نہین شکم مبارک آپکا
کوئی ایک دن دو کھانی سے اگر سیر ہوتے چھوہارون سے تو جو کی روٹی سے سیر نہوتے اور اگر سیر ہوتے
جو کی روٹی سے تو چھوہارون سے سیر نہوتے اور حسن بصری رضؓ نے روایت کی کہ خطبہ پڑھا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور فرمایا واللہ کہ شام نکیا آل محمد صؐ کی ایک صاع بھر کھانا اور نتھی آپکے نو محل
یہ بات آپنے واسطے کم سمجھنی رزق الہی سے کہ فرمائی بلکہ اسواسطے تاکہ اقتدا کرے ساتھ آپکے امت آپکی
اور عائشہ صدیقہ رضؓ نے فرمایا کہ خوش آتی تھین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دنیا کی تین چیزین خوشبو
اور عورتین اور کھانا سو دو چیزین یعنی خوشبو اور عورتین آپکو ملین اور کھانا آپکو نہ ملا اور ترمذی نے
اپنی شمائل مین نعمان بن بشیر سے روایت کی ہی کہ کہا دیکھا مینے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
کہ نہ پاتی تھے آپ دقل اسقدر کہ بھر جاوے اوس سے شکم مبارک اور دقل بہت ہی بری اور ردی چھوہارو
کہتی ہین کہ ملا ہوا ہوتا ہی ساتھ اقسام مختلفہ کے جو خوراک فقرا اور مساکین کی ہو اور کہا عائشہ رضؓ نے
تھی ہملوگ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ رہجاتی تھے برابر ایک ایک مہینے کہ نہ سلگاتی تھے گھرون مین
آگ اور نہ ہوتا کھانا ہمارا مگر چھوہارا اور پانی اور ایک روایت مین ہی کہ کہا اسی طرح دو دو مہینے ہملوگون پر
گذر جاتی تھے اور بھیج دیا کرتی تھے بعض ہمسایہ انصار کے دودہ کہ ہملوگ اوسکو پی لیا کرتی تھے روایت
اور بالتحقیق فرمایا آپنے کہ پہونچائی گئین ہماری ساتھ خدا کی راہ مین ایسی ایسی بلائین اور محنتین کہ نہ
پہونچائی گئین کسی کو اور ایذا دیا گیا مین خدا کی دین مین اسقدر کہ نہ ایذا دیا گیا کوئی اور بالتحقیق یون ہین
گذر جاتی تھے ہمپر دن رات اور نہوتا تھا ہمارے اور بلال کی واسطے اسقدر کوئی کھانا کہ کھاتا اوسکو
کوئی جگردار مگر اتنا کہ چھپا لیتی اوسکو بغل بلال کی یعنی بہت ہی کم کھانا کچھ ملجاتا کہ بسبب کمی کی بلال کی
بغل تلے چھپ جاتا رواہ الترمذی اور کبھی نہ دیکھی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چپاتی روٹی اور نان
میدہ کی اور نہ تھی آپکو زمان سعادت اقتران مین چھلنی اور آپنے باوجود دولت اور توانگری اپنی اور
ساتھ ممکن ہونے حصول توسع اور تبسط کی فقر ہی کو اختیار فرمایا چنانچہ روایت ہی حدیث امامہ سے

نباشد — پرورش یافتہ — غرباء کنند — انفاق — فراخی کردن — بسط — ماخوذ از — بالفتح بسنی گشادگی — غیاث اللغات — ناصر الحسنین

بٹھایا اور فرمایا کھا ایک قریش نے اوس فقیر کی طرف کراہت سی نظر کی پھر نہ مرا وہ قریشی جبتک اوس علت
مین مبتلا نہ ہوا اور سبحان اللہ ثم سبحان اللہ ایکبار آپنے کو ڈھی کے ساتھ کھانا کھایا اور ہاتھ اوسکا پکڑکے
اپنے کھانے کی رکابی مین ڈالا اور فرمایا کُلْ بِسْمِ اللّٰہِ ثِقَۃً بِاللّٰہِ وَتَوَکُّلاً عَلَیْہِ کھا خدا کے نام پر
اعتماد کرکے ساتھ اللہ تعالی کے اور توکل کرکے اوسپر حال اور سب کھانون مین محبوب ترین کھانا آپکو
وہ ہوتا جسمین ہاتھ بہت پڑے ہوے ہوتی اور کھانے کے وقت آپ دونو زانو بیٹھتے جسطرح نمازمین بیٹھتے ہین
یا زانو کو زانو پر اور قدم کو قدم پر رکھتے اور فرماتے مین بندہ ہون کھاتا ہون جسطرح بندی کھاتی ہین اور بیٹھتا ہون
جسطرح بندی بیٹھتے ہین اور کھانا جو بہت گرم ہوتا نکھاتے اور تین انگلیون سے اپنے آگے سے کھاتے
اور کبھی چوتھی انگلی سے مدد دیتے اور دو انگلی سے نکھاتے اور فرماتے یہ کھانا شیطان کا ہی اور بعد کھانے کے
ایک ایک انگلی کو اسقدر چاٹتے کہ انگلیان سرخ ہوجاتین اور پیالے رکابی کو بھی اسی طرح صاف کرتے
پھر اسکے بعد دست مبارک کو دھوتے اور پانی پیتے تو تسکین سے تین دم مین گھونٹ گھونٹ پیتے اور سر بار
اول مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ فرماتے اور اکثر کھانا آپکا خرما پانی ہوتا اور طعامون مین آپ گوشت کو
اور ترشیون مین سرکے کو اور چھوہارون مین عجوہ کو اور ترکاریون مین کدو اور ککڑی اور خربزہ کو دوست رکھتے
اور فرماتے کدو میرے یونس بھائی علیہ السلام کے درخت کا پھل ہی جب کھانا پکاؤ تو اوسمین کدو بہت ڈالو
کہ دل غمگین کو قوت دیتا ہی اور عائشہ رضہ نے فرمایا کہ کبھی بھر انہین شکم پاک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
اور عباس رضہ کہتے ہین کہ فرمایا جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو دنیا مین بھر پیٹ کھایا کرینگے آخرت
مین بھوکے رہینگے اور آپ اپنے اہل وعیال مین رہتے اور ان لوگون سے کچھ کھانا نہ مانگتے اگر یہ لوگ کچھ کھلا دیتے
تو کھا لیتے اور جو کچھ پلا دیتے پی لیتے اور جب آپ باہر سے گھر مین تشریف لاتے کبھی فرماتے کچھ تمھاری پاس کھانا ہی
اگر کھانا آتا پھر اگر موافق طبیعت مبارک کی پاتے کھا لیتے اور نہین تو چھوڑ دیتے اور اگر اہل بیت کہتے کہ اسوقت
کچھ کھانا موجود نہین ہی آپ فرماتے اچھا مین روزہ دار ہون اور نیت روزہ کی کر لیتے اور کسی کھانے مین کبھی
کچھ عیب نہ لگاتے اگر جی چاہتا کھا لیتے اور نہین تو چھوڑ دیتے اور کبھی نہ فرمایا یہ کھانا گرم ہی یا سرد ہی شیرینہ ہے
اسمین بہت نمک ہی یا پھیکا یا تیتا ہی اور کبھی کبھی کھانے کی تعریف بھی کر دیتے نہ بطور حریص لوگون کے بلکہ اوسکی
نفع اور خوبی اور فضیلت کو بیان فرماتے مانند نعم الادام الخل و اطیب الطعام اللحم و اطیب اللحم الظہر کے
اور روایت کی ہی ابوہریرہ رضہ نے کہ آسودہ نہوے آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کسی کھانے سے تین دن

بانچ خوبی ہے
بینگن بہتر در
مہینہ مذکورہ
ہر کہ ہفت
خوبی جو
صبح بجزد
انگور نہ نہار
ایمن باشد
۱۲ غیاث
۵۲
بہتر سب
اور سب
کھانون سے
بہتر گوشت ہے
اور سب
گوشتون مین
بہتر گوشت
پیٹھ کا ہے
صد رمضان
فرمایا اللہ
صلعم نے

اور اونکو لانے نذدیتے اور طبرانی نے اوسط مین بسند ضعیف روایت کی ہی کہ کہا ابو ہریرہؓ نے
کہ ایک دن مین آپکے ساتھ ساتھ بازار گیا آپنے چار درم کو ایک پائجامہ خرید فرمایا اور اہل بازار نے
ایک وزّان یعنی صراف دراہم ودنانیر کے تولنے کو مقرر کر رکھا تھا کہ قیمت وزن کرلیا کرتا تھا پس
آپنے اوسے قیمت دی اور فرمایا زن واَرجح یہ قیمت اس بزّاز کو تول دے اور ذرا پلڑا ترازو کا جسمین
درہم ہی جھکا کر تول تا چار درم سے کچھ زیادہ ہی ہو پس وہ وزّان کو دینے لگا اور کہا مینے کبھی کسی سے
نہ سنا کہ قیمت کو دینے مین یہ کلمہ کہے ابو ہریرہؓ نے کہا وای بر تو تیری دین مین سستی اس سے معلوم ہوتی ہے
تو اپنے نبی کو نہین پہچانتا پھر اوس مرد نے ترازو ہاتھ سے ڈال دی اور جلد اوٹھ کھڑا ہوا کہ تا آپکے
دست مبارک کو بوسہ دے آپنے دست مبارک اپنا اوس سے کھینچ لیا اور تواضعا فرمایا ھٰذَا
تَفْعَلُهُ الْاَعَاجِمُ بِمُلُوْكِهَا وَلَسْتُ بِمَلِكٍ اَنَا رَجُلٌ مِنْكُمْ یہ عادت عجمیونکی ہے کہ
اپنے بادشاہون کے ہاتھ کا بوسہ لیتے ہین اور مین بادشاہ نہین ہون ایک آدمی ہون جنس تمھاری سے
پھر آپنے پائجامہ اوٹھایا اور گھر کو چلے ابو ہریرہ کہتے ہین مینے چاہا کہ پائجامہ آپسے لے لون اور مین ہی لیچلون
آپنے تواضعا فرمایا صاحب اسباب سزاوار تر ہی کہ اپنا اسباب اوٹھالیوے ہان مگر جب ضعیف ہو کہ نہ اوٹھا سکے
تو یاری دے اوسکا بھائی مسلمان پھر کہا مینے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پہنتے ہین پائجامہ فرمایا
ہان مین سر سے پہنتا ہون سفر اور حضر اور دن رات مین اسواسطے کہ مجھے حکم ہی ستر کا اور مین کوئی کپڑا ستر کا
ڈھانپنے والا زیادہ اس سے نہین پاتا ہون حال اور دعوت کرتی تھے آپ لوگون کی اور جو کوئی آزاد یا غلام
آپکی دعوت کرتا آپ اوسکو قبول فرماتے چنانچہ دعوت کرتے تھے لوگ آپکی جو کی روٹی اور بگھلائی ہوئی
چربی بدبو سے پس آپ اوس دعوت کو قبول فرماتے رواہ الترمذی فی شمائلہ اور حدیث مین ہی کہ فرمایا آپنے
لَوْ دُعِيْتُ اِلٰى كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ لَقَبِلْتُ اگر کوئی شخص میری دعوت کرے
بکری وغیرہ کی پایہ کے ساتھ تو مین اوسے بھی قبول کرلون اور اگر بھیجے کوئی میرے پاس ایک ہاتھ بکری کا
تو اوسے لے لون اور زخم یعنی پھوڑے پھنسی والون کے ساتھ آپ ایک برتن مین کھانا کھاتی روایت
کیمیای سعادت مین ہی کہ ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کی ساتھ کھانا کھا رہی تھے
کہ ایک فقیر نے کہ اوسکے بدن مین آبلے نکلے ہوے تھے اور بدن مین اوسکے زخم تھا آپکے درجہ پر آکر سوال کیا
آپنے بلایا پس جسکے پاس وہ فقیر بیٹھتا تھا وہ شخص اوسکے پاس سے اوٹھ کھڑا ہوتا پھر آپنے اوسکو اپنی ران پر

صح
بضم اول واو
بفتح سین وضم میم
بسکون سین
بضم واو وتشدید
بسکون نون وکسر
غیاث اللغات
بکسر اول
بفتح صاد
بفتح ہمزہ
یعنی از آرنج
تا انگشتان
در چوبدانات
از پایہ بالاتر را
در راع گویند ۱۲
غیاث اللغات
باصر المحسنین

ہر کجا باشم بہر جا کہ روم ✣ گشت مہمان رسول آن شب عرب ✣ شیر یک بز نیمہ خورد و بست لب ✣
کرد الحاحش بخور شیر و رفاق ✣ گفت گشتم سیر و اللہ بی نفاق ✣ این تکلف نیست بی ناموس و فن ✣
سیر تر گشتم از انکہ دوش من ✣ در عجب ماندند جملہ اہل بیت ✣ پر شد این قندیل زان یک قطرہ زیت ✣
پھیچی افت اندر مرد و زن ✣ قدر پشہ میخورد این پیلتن ✣ حال عائشہ صدیقہ اور صحابہ کبار سے
مروی ہی کہ اپنے گھر مین آپ سب گھر والون کی خدمت مین رہتے اور اپنے گھر کا کام کرتے جیسا تم لوگ
اپنے گھر کا کام کرتے ہو اور تھی آپ ایک آدمی آدمیون مین سے اور جامۂ مبارک سے جون ڈھونڈھتے
حدیث مین وکان یفلی ثوبہ آیا ہی اور فلی کے معنی کپڑے سے جون وغیرہ ڈھونڈھنے کی مین مگر
امام فخر الدین رازی سے منقول ہی کہ آپکے جسم اطہر پر مکھی کبھی نہ بیٹھتی تھی اور مچھر وغیرہ نے آپکو کبھی ایذا
ندیا ✣ حلوای پسین انبیائی ✣ وین طرفہ کہ نزدیک مگس نیست ✣ اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ آپکے
جسم و جامۂ شریف مین جون کبھی نہ پڑی اسواسطے کہ پیدائش اسکی عفونت اور بدبو پسینے سی ہوتی ہے
اور پسینا اور بدن آپکا اعطر و اطیب تھا پس معنی ویفلی ثوبہ کے یہ ہین کہ آپ بطور اظہار تواضع
وعجز کے جسطرح کوئی کپڑے مین جون تلاش کرے اپنے جامہ کو دیکھتے تھے تا گرد و غبار اور خس و خار
وغیرہ اوسمین کہین سے نہ لپٹ گیا ہو اور بھی باحتمال اسکے کہ اور ونکی کپڑے کی جون آپکے کپڑے مین
نہ آگئی ہو اسواسطے کہ آپ فقرا اور مساکین اور غربا کے ساتھ بہت بیٹھا کرتے تھے اور بسبب غربت کے
کپڑے اونکے میلے بدبو اور جون اونمین پڑی رہتی اور آپ بکری کو اپنے ہاتھ سے دوہ لیتے اور اپنے
کپڑے مین آپ اپنے ہاتھ سے پیوند لگا لیتے اور کپڑے سی لیتے اور اپنے گھر کے ڈول مین اپنے ہاتھ سے
آپ پیوند لگاتے اور اپنی جوتی مین آپ اپنے دست مبارک سی پیوند لگا لیتے اور کبھی گھر کو بہار لیتے اور
اونٹ کو باندھ دیتے اور اوسکو چارہ لگا دیتے پانی دیتے اور اکثر آپ اپنی خدمت آپھی کر لیا کرتے باوجود
کثرت خدام اور عبید کے اور مشتاق رہنے لوگون کے آپکی خدمت کی واسطے اور خادمون کی ساتھ بیٹھکر
کھانا کھاتے اور کبھی اونکے ساتھ ہو کر آٹا گوندھ دیتے اور اور کامون مین بھی کبھی خادمون کو یاری دیتے
پھر جب نماز کا وقت آتا نماز کو باہر جاتے اور مسجد کے بنانے مین مزدورون کے ساتھ ملکر کام کرتے اور اینٹین
جنھین آپنے خود بادولت صحابی کے ساتھ ایک مقام معین مین مدینۂ منورہ کی مسجد شریف کے بنانی کے واسطے
بنائین تھین اوٹھا اوٹھا لاتے اور آپ بازار سے کوئی چیز خرید کر کے اوٹھا لاتے باوجودیکہ خادم آپکی ہمراہ ہوتے

۵۱ بضم اول نان تنک
۵۲ منتخب
۵۲ بضم ہر دو فاسخی کردن واغواء افتد بطریق اغاو سخن باہم آہستہ گفتن ۱۲
لطائف
۵۳ بمعنی خوشبو تر ۱۲
۵۴ بفتح اول و کسر ثانی جمع عبد بمعنی بندہ و غلامان ۱۲ اغنیات

خویش را در خواب در ویرانه دید + خویش در ویرانه خالی چو دید + او چنان محتاج هم در دم برید +
گشت بیدار و بدید آنجا مخواب + پر حدث دیوانه شد از اضطراب + زندرونِ او برآمد صد خروش +
از چنین رسوائی بی خاک پوش + بانگ میزد وا ثبورا[۵۱] او اثبور + همچو جانِ کافران در قعرِ گور +
منتظر که کی شود این شب بسر + تا درآید از کشادن بانگ در + تا گریزد او چو تیرے از کمان +
تا نه بیند هیچکس اورا چنان + مصطفی صبح آمد و در را کشاد + صبح آن گمراه را اوراه داد +
در کشاده گشت پنهان مصطفی + تا نگردد شرمسار آن مبتلا + تا برون آید رود گستاخ او + تا نه بیند در کشارا
پشت و رو + مصطفی میدید احوال شبش + لیک مانع بود فرمانِ ربش + تا که پیش از خبط[۵۲] بخشاید
رہی + تا نیفتد زان فضیحت در چہی + چونکه کافر باب را بکشاده دید + نرم نرمک از کمین بیرون جهید +
جامهٔ خواب پر حدث را یک فضول + قاصداً آورد در پیشِ رسول + کاینچنین کرده ست مهمانت ببین +
خندهٔ زد رحمة للعالمین + که بیاور مطهره[۵۳] اینجا بپیش + تا بشویم جمله را با دست خویش + هر کسی محبت
کز بهرِ خدا + جان ما و جسم ما قربان ترا + تا بشویم این حدث را تو بهل[۵۴] + کار دست ست این نه کارِ جان و دل +
ما برای خدمتِ تو میزییم + چونکه خدمت میکنی پس ما کیم + گفت میدانم ولیک این ساعتی ست +
کاندرین شستن بجوشیم حکمتی ست + منتظر بودند کاین قول نبی ست + تا پدید آید که این اسرار چیست +
او بجد می شست آن احداث را + خاص زامرِ حق نه تقلید و ریا + کافرک را هیکلی بُد یادگار + یاوه دید آنرا
و گشت او بیقرار + گفت آن حجره که شب جاداشتیم + هیکل آنجا بیخبر بگذاشتیم + گرچه شرمش بود حرص
شرم برد + حرص اژدرهاست نی چیزیست خرد + از پیِ هیکل شتاب اندر دوید + در وثاقِ مصطفی
وانحال دید + کان پدید آمد شارا هم بخود + خوش همی شوید که دورش چشم بد + هیکلش از یاد رفت و شد
پدید + اندر و شوری گریبان را درید + میزد او دو دست را بر رو و سر + کله را میکوفت بر دیوار و در +
آنچنانکه خون ز بینی و سرش + شد روان و رحم کرد آن مهترش + نعره ها زد خلق گرد آمد برو +
گبر گویان ایها الناس[۵۶] اخذ روا + چون زحد بیرون بلرزید و طپید + مصطفی اش در کنار خود کشید +
ساکنش کرد و بسی بنواختش + دیده اش داد و بداد اشناختش + آب بر روز د در آمد در سخن +
کی شهیدِ حق شهادت عرضه کن + تا گواهی بدهم و بیرون شوم + سیرم از هستی دران هامون شوم +
گشت مومن گفت او را مصطفی + کامشبِ دیگر تو شو مهمان ما + گفت والله تا ابد ضیفِ توام +

۵۱ شدن اسم از بخشیدن خداوند
۵۲ عفو تا بیرون ۱۲
۵۳ بالکسر سکون طاء وفتح ہا
۵۴ آنرا بروب کنند ۱۲
۵۵ خانه ۱۲
۵۶ ای ام دمان یا ایز کنید ۱۲

بھول گیا دل ہاتھ سے گیا آہ کے نعرے عرش تک پہونچاے گریبان پھاڑا ولیسے اوسکے ایک شور اوٹھا
دونون ہاتھون کو مُنہ اور سر و سینہ پر مارتا تھا در و دیوار پر کلّے کو کوٹتا تھا تا آنکہ اوسکی سر اور ناک سے
خون جاری ہوا ہوش و حواس ہوا ہوے خلق کا گرد اوسکے ازدحام ہوا جب آہ و زاری و بیقراری اوسکی
حد سے گذر گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسے اپنی آغوش مبارک مین بہت پیار سے لیا
تسکین و تشفی دی چپ کیا پھر جب اوسکے مُنہ پر پانی کی چھینٹین مارین تب ہوش مین آیا اور آپ سے
باتین کین کہا آپ کلمۂ توحید مجھے پڑھائیے دین اسلام مین مجھے لائیے آپنے اوسے کلمہ پڑھا کر فرمایا
آج کی رات اور تو میرا مہمان ہو کہا واللہ ہمیشہ مین حضور کا مہمان ہون جہان چاہون جہان رہون آخر
یہ رات بھی عرب آپکا مہمان ہوا ایک بکری کا آدھا دودھ پیکر خوب سیر ہوگیا آپنے فرمایا کچھ اور دودھ چاہی
کہا عرض کی واللہ مین تکلف نہین کرتا کل کی رات سی زیادہ آج آسودہ ہوگیا ہون سارے اہلبیت
اور سب مرد عورت باہم کہنے لگے کہ یہ پیلتن بقدر مچھر کے کھاتا ہی اللہ اپنی قدرت دکھاتا ہی آلکافر یأکل فی سبعۃ امعاء والمؤمن یأکل فی معاء واحد قول نبی ہی کل کافر تھا اوسقدر کھا گیا آج
مسلمان ہوا اسیقدر پر اکتفا کی یہ کیا بوا عجبی ہی ۵ کافران مہمان پیغمبر شدند + وقت شام اشیان
بمسجد آمدند + آدیم ای شاہ ما اینجا افق + ای تو مہماندار سکان افق + بینوائیم و رسیدہ ماز دور +
ہین بیفشان بر سر ما فضل نور + رو بیاران کرد آن سلطان راد + دستگیر جملہ شاہان و عباد + گفت ای
یاران من قسمت کنید + کہ شما پر از من و خوی منید + ہر یکی یاران یکی مہمان گزید + درمیان بدیک
شکم رفت و عنید + جسم ضحمی داشت کس او را نبرد + ماند در مسجد چو اندر جام درد + مصطفی بر دش
چو وا ماند از ہمہ + ہفت بز بدشیر دہ اندر رمہ + کہ مقیم خانہ بود ندی بزان + بہر دوشیدن برای
وقت خوان + نان و آش و شیر آن ہر ہفت بز + خورد آن بوقحط عوج ابن عنز + جملہ اہل بیت خشم آلود شدند
کہ ہمہ در شیر بز طامع بدند + سعدہ طبلی خوار ہمچون طبلہ کرد + قسم ہفدہ آدمی را او بخورد + وقت خفتن
رفت و در حجرہ نشست + بس کنیزک از غضب در را ببست + از برون زنجیر در را در فگند + کہ از و بدد
خشمگین بی درد مند + گبر را از نیم شب تا صبحدم + بس تقاضا آمد و درد شکم + از فراش خویش سوی در
شتافت + دست بر در چون نہاد او بستہ یافت + در کشادن حیلہ کرد آن حیلہ ساز + نوع نوع و می نشد
در ہیچ باز + شد تقاضا بر تقاضا خانہ تنگ + ماند او حیران و بیدرمان و دنگ + حیلہ کرد و بخواب اندر خزید

۵۱ کافر کھاتا ہی سات آنتون مین اور مومن کھاتا ہی ایک آنت مین ۱۲ ۵۲ بفتحتین ہمان ۵۳ سخی و بہادر ۵۴ بالفتح درشت ہیکل و سطبر و بیوقوف ۵۵ بزرگ جثہ و سطبر ۵۶ بفتحتین گاؤدی و بیوقوف ۵۷ بواو معروف نام مرد ۵۸ طویل القامت ۵۹ عمامہ خضر علیہ السلام ۶۰ بفتحتین نام مرد ۶۱ بفتحتین نام مرد

آپسمین تقسیم کر لیا اون کافرون مین ایک شخص بڑا موٹا شکم دراز تھا اوسے کسی نے قبول نہ کیا آخر
حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسے قبول فرمایا اور آپکے گلہ گوسپند مین سات بکریان
دودھار تھین کہ کھانے کے وقت دودھ دوہا جاتا تھا غرض روٹی شوربا اور دودھ ساتون بکریون کا
جو کھانا ستّرہ آدمیون کا تھا وہ شخص اکیلے دم بھر مین کھا گیا سارے اہلبیت غصّے سے بھر گئے کیونکہ
اس دودھ مین سب کا جی لگا تھا پھر سونے کے وقت وہ کافر حجرۂ نبوی مین گیا لونڈی نے مارے غصّے کے
باہر سے اوس حجرہ کے در کی زنجیر لگا دی کافر کو آدھی رات سی صبح تک برابر بشدّت درد شکم و تقاضائے
قضاء حاجت رہا ادھر تقاضا پر تقاضا اور خانہ تنگ تھا آودھر در کے پاس آتا تو بند پاتا حیران تھا
دنگ تھا آخر جب کسی حیلہ سے در کھلا نہین تو مضطر ہو کر سو رہا خواب مین اپنے کو تنہا ایک میدان مین
دیکھکر حاجت پائخانہ کی تو تھی ہی وہین پر رفع حاجت کر لی پھر نیند سے چونکا تو سارا کپڑا احدث آلودہ پایا
بہت مضطر ہو گھبرایا دل سے آہ سرد کھینچتا اور کہتا یہ کیسی رسوائی ہی جو خاک ڈالے چھپے نہین منتظر تھا
کہ کسی طرح یہ رات بسر ہو جاتی زنجیر حجرہ کھل جاتی تا مین اندھیری مین یہانسے نکل بھاگتا لوگون کی سامنے
ذلیل و رسوا ہونے سے بچتا آپ کو اوسکی شب کا سب حال معلوم تھا تڑکے آہستہ زنجیر حجرہ کھولکر دیوار کی پیچھے
بتقاضائے حکمت الٰہی آپ چھپ رہے تا وہ کافر چلا جاے شرمای نہین پھر کافر مثل تیر کے کمان سے حجرہ سے
نکل بھاگا پھر اوس جامۂ حدث آلودہ کو ایک نادان نے آپکے پاس لاکر ڈال دیا کہ آپ دیکھین اوس مہمان
کافر نے آپکے یہ کیا کیا آپ ہنس پڑے اور فرمایا آفتابہ لاؤ مین اس جامۂ حدث آلودہ کو اپنے ہی ہاتھ سے
دھوؤنگا سب صحابہ کہتے تھے میرا جی جان آپ پر قربان یہ کام ہاتھ کا ہی دل و جان کا نہین گدا کا ہے
سلطان کا نہین جب آپھی یہ کام کرینگے تو ہم خدام آپکے جی کر کیا کرینگے یہ کپڑا آپ ہمین دیوین کہ ہم اسے
دھولیوین فرمایا باتین تمھاری سچ ہین مگر اسوقت ہمارے ہی ہاتھ سے دھونی مین اسکے ایک حکمت ہے
پھر آپ اوس کپڑے کو بلا تکلف اپنے دست مبارک سے بحکم حق دھو رہے تھے صحابہ ہجوم کیے حیران ہو رہے تھے
کہتے تھے آپ اس پلید کو دھوتی ہین دیکھیے غیب سے کیا اسرار الٰہی نمود ہوتے ہین وہان کافر نے تھوڑی دور
جاکر حمائل اپنے گلے کا نپایا مضطر ہو گھبرایا کہا وہین حجرہ مین میرا حمائل چھوٹ گیا گو مارے شرم کے
مرا جاتا تھا مگر حرص نے چھوڑا نہین حمائل کی لیے حرم سرای نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک دوڑا آیا
دیکھا کہ وہ ید اللہ ماشاء اللہ چشم بد دور خوش ہو ہو اوس پلیدی کو دھو رہے ہین یہ حال دیکھکر حمائل تو

٦٧ حسنین

بچھادیتے اور تکیہ جو اپنے نیچے رکھے ہوے ہوتے اوسکو دیتے اور کسیکی بات مین قطع کلام نفرماتے
اور کبھی آنے والے اور کسی انتظار کرنے والے کی خاطر نماز کو ہلکی کرتے پھر اوسکی حاجت سی فارغ ہوکر
نماز مین مشغول ہوتے اور اصحاب کی ساتھ مصافحہ کی ابتدا آپہی فرماتے انس کہتے ہین کہ جب آپ
کسی سے مصافحہ کرتے تو ہاتھ اپنا اوسکے ہاتھ مین چھوڑ دیتے حتّٰی کہ وہ آپہی اپنا ہاتھ کھینچ لیتا اور
اوس شخص کی طرف سے آپ پہلے اپنا مُنہ نہ پھیرتے مگر جب وہ خود اپنا مُنہ آپسے پھیر لیتا اور مجلس مین
آپ برابر صف بیٹھتے اور کسی ہمنشین سے زانو اپنا آگے نکرتے رواہ الترمذی اور وضع آپکی باوقار تھی
جو ایکبار آپکو دیکھتا ہیبت و دہشت کھاتا پھر جب بشرف حضور سے مشرف ہوتا اور بات چیت کرتا
تو محبت آپکی اوسکی دل مین آجاتی اور جس سے ملاقات ہوتی لڑکے جوان بوڈھے غلام آزاد خاص و عام
پہلے اوسکو آپہی سلام فرماتے انتظار اسکا نکرتے کہ پہلے وہ سلام کرے اور ہر ایک سی آپ بشاشت پیشانی
اور خندہ روئی سے ملتے اور جب آپ کہین جاتے تو آگے آگے آپکے کوئی خادم اور حاجب اور چوبدار
طرقوا گویان یعنی ہٹو ہٹو کہنی والے نرہتے جیسا اب لوگون مین متعارف ہواہی اور مسلم نے انس رضؓ سے
روایت کی ہی کہ جب آپ نماز صبح سے فارغ ہوتے تو عادت تھی کہ مدینہ منورہ کے لونڈی غلام برتنون مین
پانی لاتے اور درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اپنا ہر ہر برتن مین ڈالین تا اوس پانی کے پینے سے
بیمار شفا پاتے تھے بھلے چنگے ہوجاتے تھے آپ اونکی خاطر سے سب کی برتنون مین جدا جدا ہاتھ ڈالتے
تا آنکہ اسمین دیر ہوجاتی اور اکثر صبح کو جاڑہ کے دنون مین گو آپکو اس سے بہ سبب سردی کے بڑی تکلیف
ہوتی مگر شفقت اور خلق سے ہر کسیکے برتن مین ہاتھ ڈالتے روایت ہی کہ ایک مرد آپکی پاس آیا
پھر آپکے خوف سی کانپنے لگا آپنے اوسکو از راہ تواضع اور عدم تکبر اور تجبّر اور ترفع کے فرمایا هَوِّنْ
عَلَيْكَ فَاِنِّيْ لَسْتُ بِمَلِكٍ اِنَّمَا اَنَا ابْنُ اِمْرَاَةٍ تَاْكُلُ الْقَدِيْدَ آسان کر اپنے اوپر کام
یعنی نہ خوف کر سو مین کچھ بادشاہ نہین ہون مین تو ایک عورت کا بیٹا ہون جو دھوپ کا سکھایا ہوا گوشت
کھاتی تھی کہ کھانا فقرا اور مساکین کا ہی روایت مولانا روم رحؒ نے مثنوی مین لکھا ہی کہ شام کو وقت
چند کفار مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوکر عرض کرنے لگے ای سلطان مہماندار ہر دو جہان
ہم سب بینوا دور سے آتے ہین تھوڑی جگہہ ملے تو رات بھر یہین پڑ رہین آپنے یارون سی فرمایا
یارو تم سب میری عادات کی ساتھ خوبپذیر ہو ایک ایک مہمان باہم تقسیم کرلو اصحاب نے ایک ایک مہمان

ساتھ نیکی اور احسان کرتے اور عذر اہل معذرت کا قبول فرماتے اور کبھی کبھی یارون سے دل لگی بھی
سخنان شیرین سے کرلیا کرتے مگر سوا حق کے نہ بولتے اور اکثر اوقات مسکراتے اور ہنس رہتے
اور جو کھیل مباح ہوتا اوسے دیکھتے اور اوسے منع نفرماتے اور آپ اپنے لیے لونڈی غلامون سے
کھانے کپڑے مین کبھی خرچ زیادہ نفرماتے جو آپ کھاتے لونڈی غلام کو کھلاتے جو آپ پہنتے لونڈی
غلام کو پہناتے اور کسی وقت بیکار نرہتے یا تو حق تعالی کی طاعت مین مشغول رہتے یا اصلاح مین
امور اہل بیت واصحاب کی مشغول رہتے اور ہرگز کسی فقیر کے بباعث اوسکی فقر کے تحقیر واستخفاف
نکرتے اور ہرگز کسی تونگر کی بسبب اوسکی تونگری کے تعظیم نفرماتے بلکہ سبھون کو برابر ایک طور دعوت
بحق فرماتے اور کبھی آپنے کسیکو گالی ندی اور کسی چیز پر لعنت نکی اور کسی فرد آدمی پر مومن ہو یا کافر
دعا بد نفرمائی اور اکثر آپ قبلہ رو بیٹھتے حال اور پوچھی گئین عائشہ صدیقہ رضہ کہ کیونکر تھے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آتے تھے گھر مین فرمایا تھے نرم ترین سب لوگ سے اور تھے مسکراتے اور ہنستے
چنانچہ جبیر بن عبداللہ کہتے ہین کہ مینے آپکو کبھی نہین دیکھا مگر یہ کہ آپ مجھکو دیکھکر مسکرای اور صحابہ کے
درمیان آپ کبھی پانون نہ پھیلاتی تھے اور اگر پکارتے آپکو کوئی صحابہ یا اہلبیت تو آپ فرماتے لبیک یعنی
حاضر ہون اور آپسمین اہلبیت کی تالیف کرتے اور مجلسون مین آپ یارون کے ساتھ بہمہ احوال
اور بول چال بات چیت مین موافق رہتے اگر صحابہ ذکر دنیا کرتے آپ بھی ذکر دنیا کرتے اونکی پاس خاطر کے لیے
اور اگر وہی ذکر آخرت کرتے آپ بھی ذکر آخرت نکالتے اور اگر وہی کھانی پینے کا کچھ ذکر کرتے تو آپ بھی اونکے
ساتھ موافقت فرماتے اور سامنے آپکے لوگ جاہلیت کی حکایتین بولتے تھے اور ہنستے تھے آپ بھی سن سنکے
مسکراتے اور کریم ہر قوم کی توقیر کرتے اور سب صحابہ اور ہمنشینون کے ساتھ تفقد اور التفات زیادہ کرتی
اور آنا چاہتے کہ سب ہمنشین یہی گمان کرے کہ سب سے مجھی کو آپ زیادہ چاہتے ہین پیار کرتے ہین اور جو کوئی
آپکے پاس آتا پھر وہ جبتک نجاتا آپ نہ اوٹھتے اور جو کوئی آپکے کان مین کچھ باتین کرنی چاہتا آپ اوسکی
جانب سر مبارک کو جھکا دیتے پھر سر مبارک اپنا اوس سے نہ پھیرتے جبتک وہ خود نہ پھیرتا اور جو کوئی آپکا
ہاتھ پکڑ لیتا آپ ہاتھ اپنا اوس سے نہین کھینچتے جبتک وہ اپنا ہاتھ نہ کھینچتا اور پدر مشفق کی طرح
سب پر شفقت برابر کرتے اور ہمیشہ خندہ رو خوش خلق اور نرم رہتے اور درشت خو سخت گو بلند آواز
فحاش عیب گو عیب جو نتھے اور جو کوئی آتا اوسکی آپ توقیر کرتے اور اکثر چادر وغیرہ اپنی اوسکی بیٹھنے کو

۱۲ غیاث ۱۲ غیاث ۱۲ غیاث

مین بیٹھلو کی تجویز نفرماتی اور ہر قوم کے کریم کی قدر کرتے اور امور اوس قوم کے اوسی کے حوالہ فرماتے
اور لوگونکی خطا بھول چوک سے درگذر فرماتے اور برابر صادر وارد کا حال پوچھا کرتے اونکی خبر لیا کرتے
اور اچھی کو اچھا اور بُرے کو بُرا فرماتے اور ہرگز حق بات سے تجاوز نفرماتے اور مقرب ترین مردم آپکے
نزدیک وہ ہوتا جو مسلمانون کا سب لوگون سے نیکخواہ زیادہ ہوتا اور بزرگوار ترین مردم آپکے نزدیک
وہ ہوتا کہ لوگون کی خیرخواہی اور اعانت مین بڑی کوشش کرتا پھر مینے آپکی مجلس کی کیفیت والد بزرگوار سے
پوچھی فرمایا کسی مجلس مین آپ نہ بیٹھتے اور کسیکی صحبت سے نہ اوٹھتے مگر یہ کہ نشست و برخاست آپکی
حق سبحانہ تعالی کی یاد مین ہوتی اور جب کسی قوم مین جاتے تو جس جگہہ مجلس منتہی ہوتی اوسی جگہہ بیٹھہ جاتے
اور یارون کو بھی یہی طریقہ تعلیم فرماتے اور ہر یک یارون کے ساتھہ اسقدر مہربانی اور التفات فرماتے
کہ ہر کوئی سمجھتا کہ مجھی کو آپ سب سے زیادہ چاہتے ہین اور جو کوئی آپسے کچھہ سوال کرتا ضرور اوسکی حاجت
پوری کرتے یا بھلی بات اوسے کہتے اور جی اوسکا خوش کر دیتے اور جو کوئی آپسے ہمکلام ہوتا آپ اوسکے
کلام کو قطع نفرماتے اور رحمت آپکی بہ نسبت سب لوگون کے برابر تھی جیسے معلوم ہوتا تھا کہ آپ سب کے
پدر شفیق ہین اور حکم خدا کی اجرا کرنے مین سب لوگ اپنے پرائے آپکی نزدیک برابر تھے مجلس آپکی مجلس
علم وحیا اور صبر وامانت کی تھی کوئی آپکی مجلس مین آواز بلند نکرتا تھا اور عیب اور فحش اور مذمت
اور بدگوئی کسیکی مجلس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مذکور نہوتی تھی اور اگر کوئی بات کسی سے
آپکی مجلس مین سرزد ہوجاتی تو اوسکے چھپانے مین اہتمام کیا جاتا اور یاران آپکے سب کی سب باہم مقام
عدل مین رہتے اور فضل و بزرگی اوس مجلس مین تقوی اور پرہیزگاری کی ہوتی تھی اور سب آپسمین
متواضع رہتے تھے اور بڑون کی توقیر اور چھوٹون کے اوپر رحمت کرتے تھے اور غربا اور اہل حاجت کی
رعایت مین جہد بلیغ فرماتے اور جب مجلس مین بیٹھتے تو جگہہ کسی پر تنگ نفرماتے اور اصحاب کو ساتھہ
تعظیم اور حرمت کی اچھی کیفیت سے یاد فرماتے اور ساتھہ محبوب ترین ناموں کے پکارتے اور سب لوگونسے
متواضع تر رہتے اور سب اہل مجلس سے زیادہ چپ رہنے والے آپھی ہوتے اور جب درجہ دہان
کھولتے بہت ہی میٹھی میٹھی باتین بولتے اور سب لوگونسے بلیغ تر اور فصیح تر ہوتے باتون مین
نور جھڑتا تھا اور کپڑا ابشمینہ یا پنبہ دار جو کچھہ بہم ہوجاتا پہنتے اور اونٹ گھوڑا خچر گدھا جسپر اتفاق
پڑتا سوار ہوتے اور فقرا اور مساکینون کی ساتھہ بیٹھتے اور اونکے ساتھہ بیٹھکے کھانا کھاتے اور شریر و

بالکر بوگر نرجیم
نگریسن ۱۲
مرارالافاضل
۵۲ نسخہ اول
وسکون ثانی
برابر کردن چیزی را
پژمردی داد و انصاف
دادوگری ۱۲ عیادت
۵۳ بالضم
وسکون نون
فتح تحتانی
۶۴ نیاز و فروتنی
بیکدیگر در اول
آن لفظ را
بالفظ این جا
بیشتر چیزی
وابن عم
وابن عمه
دانش حکمت
معلومی
محبوب الحسن
سلمه

فصل دوسری

آپ نے بہت الحاح کیا اوسپر بیٹھا اور وہ سلطان دارین صاحب لولاک فرش خاک پر بیٹھے عدی نے پھر اپنے جی مین کہا کہ یہ بات بھی عادات سے ملوک کی نہین ہی اخلاق کریمہ سے حضرات انبیا علیہم الصلوٰۃ والسلام کی ہی پھر وہ مسلمان ہوگیا **روایت** صحیح مسلم مین ہی کہ ایک عورت یعنی جو خدیجہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کی سہیلی کنگھی کیا کرتی تھی اور اوسکی عقل مین کچھ جنون کا اثر تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئی اور کہا مجھے آپسے کچھ حاجت ہی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اچھا چل جس کوچے مین مدینہ کے تو چاہے بیٹھ جانا مین بھی تیرے ساتھ بیٹھکر تیری حاجت پوری کردونگا پس وہ عورت کسی گلی مین بیٹھی آپ بھی کمال تواضع سے اوسکے پاس بیٹھے حتّٰی کہ جو اوسکو کہنا تھا سو آپسے کہہ چکی اور بخاری شریف مین ہی کہ لونڈیان مدینہ منورہ کی آتین اور پکڑلیتی تھین ہاتھ آپکا پس لیجاتی تھین وہ آپکو اپنی حاجت روائی کی لیے جہان چاہتین پھر جب کام اونکا ہوجاتا آپ چلے آتے یہ کمال مبالغہ ہی تواضع مین اور زیادہ اس سے تبری کبر سے کسی فرد بشر سے ممکن نہین ہے کہ عورت نہ مرد لونڈی نہ آزاد اور جو کوئی کہ ہو اور جہان جی چاہے آپکو اگرچہ مدینہ کی باہر ہو لیجاتی تھے اور آپ عورت بیوہ کی ساتھ جاتے اور اوسکی قضاء حاجت سی ننگ وعار نفرماتے

حال حضرت امیر المومنین حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے مروی ہی فرماتے ہین کہ پدر بزرگوار سے اپنے پوچھا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے گھر مین تشریف لاتی تھے تو کس طریقہ پر عمل فرماتی تھے کہا کہ اوقات شریفہ کو گھر مین تین طرح پر تقسیم فرماتی تھے ایک قسم کو طاعت اور عبادت مین مصروف فرماتے اور ایک قسم کو اہل وعیال کی خاطرداری مین بسر فرماتے اور ایک قسم کو مہمات خاصہ مین اپنی صرف فرماتے اور کبھی اسوقت مین اصلاح حال امت مین اشتغال فرماتے اور کبھی کبھی اسی وقت مین ساتھ اپنے خواص اصحاب اور زمرۂ احباب کی مجالست فرماتے اور انھون کو ساتھ علوم اور لطائف حکمتون کے مخصوص فرماتے اور اونکو ارشاد فرماتے تا وہ جو جو اسرار علوم کہ آپ سی اکتساب فرمائین اورون کو جو اونسے فضائل وشمائل مین کم ہوتی یا نظر سے دور ہوتی تعلیم کرین اور یارون کو وصیت فرماتے کہ حاجت اون لوگون کی جو ہمارے پاس اپنی حاجت بیان کرنے کی طاقت نہین رکھتے تم لوگ میرے پاس عرض کرو اسواسطے کہ جو کوئی حاجت کسی محتاج کی بادشاہ کی حضور مین پہونچاتا ہے کہ وہ محتاج اپنی حاجت کی عرض کرنے پر قادر نہو تو حق تعالی دونون قدم اوسکے قیامت کی دن ثابت رکھیگا لغزش سے پھر حسین نے والد ماجد سے پوچھا کہ آپ گھر کے باہر کس طرح زندگانی بسر ماتی تھے فرمایا ہمیشہ زبان مبارک کو سخنان بیہودہ سے بچاے رہتے اور اصحاب کی دلون کو آپسمین الفت اور میل دیتے اور ہرگز دو دلونکی درمیان

۴۷
بالکسر زیرو
علی صمد
زار عاکون
دوزخیون
سلسلہ کرون
دریا
غیاث
اللغات
۴۸
یعنی اپنی
آپ حسین
۴۹
حسین کو
درمیان آپنے
ہاتھ سے
اور آپکے
ہاتھ سے
عائل کرکے
۱۲ مولانا
سید
علی اعظم صاحب
پھلواروی
مدظلہ العالی

رات کو آپ نماز مین اتنا کھڑے ہوتے کہ دونون قدم مبارک آپکے ورم کر جاتے اور فرمایا عائشہ رضی
حَتّٰی تَفَطَّرَ قَدَمَاہُ یہان تک کہ پھٹ جاتے تھے دونون قدم مبارک آپکے چنانچہ بخاری مین زیاد سے
روایت ہی وہ کہتے ہین کہ مینے مغیرہ رضی سے سُنا وہ کہتے تھے کہ بالتحقیق تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کہ کھڑے ہوتے تھے نماز پڑھنے کو یہان تک کہ پھول جاتی تھے دونون قدم آپکے یا دونون پنڈلیان
آپکی پس کہا جاتا تھا آپکو کہ کیون یہ محنت شاقہ اپنے اوپر برداشت کرتے ہین آپ یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم حال آنکہ بخشدیا ہی حق تعالی نے آپکے اگلے پچھلے گناہ کو پس آپ فرماتے آیا مین چھوڑدون
اپنی شب کی قیام اور تہجد کو بہ سبب اسکی کہ مجھے بخش دیا ہی حق تعالی نے پس باوجود اسکے مین عبد شکور
نہوؤن حال اور مسکینون سے آپ بہت محبت رکھتے تھے اور بیٹھتے تھے مسکینون اور فقیرون کی ساتھ
اور اونکے ساتھ کھانا کھاتے اور بیٹھتے تھے آپ زمین پر اور نہ لٹکائے جاتے تھے دروازہ پر آپکے لیے پردے
اور اپنے اصحاب کی ساتھ باہم مل کر بیٹھتے اپنی واسطے بلند اور ممتاز جگہہ تجویز نفرماتے بالاشتینی اور
صدر مجلس کا قصد نفرماتے اگر آپکے واسطے کوئی فرش بچھا ہوا ہوتا تو اوسپر آپ لیٹتے نہین تھے زمین ہی پر
تکیہ لگاتے اور جب مجلس مین آپ آتے جہان خالی جگہہ پاتے بیٹھ جاتے صدر اور غیر صدر مجلس کا خیال
نفرماتے حتّٰی کہ جب کوئی مسافر کچھہ سوال یا طلب ہدایت کو آپکے پاس آتا تھا بغیر پوچھے آپکو نہ پہچان سکتا تھا
پھر صحابہ نے عرض کی اگر حکم ہو تو کوئی جگہہ خاص حضور کی واسطے بنا دی جاوی کہ جب کوئی مسافر اپنی
حاجت کو آوے تو آپکو پہچانکر اپنا مطلب پورا کرلے فرمایا اچھا پس مٹی کی ایک جگہہ بنا دی گئی کبھی آپ
اوسپر بیٹھتے تھے کبھی اوسکی جنب مین روایت ہی کہ نوین سال ہجرت کی عدی بن حاتم طائی شام کی
جانب سی حضور نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین واسطے تحقیق حال نبوت آپکی آیا آپ اوسوقت مسجد مین تھے جب
وہ آیا پوچھا تو کون ہی عرض کیا عدی بیٹا حاتم طائی کا چونکہ مسجد جگہہ مشرک کی نہین ہی آپ وہان سے اپنی منزل
مبارک کو چلے عدی بھی ساتھہ ساتھہ چلا راہ مین ایک بڑھیا ضعیفہ عاجزہ آپکے سامنے آئی اور کچھہ باتین آپ سے
کرنی لگی آخر بہت دیر تک آپ سلطان گداخو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوس بڑھیا کے ساتھہ اوس گلی مین کھڑی کھڑے
باتین کین اور حاجت اوسکی روا کردی عدی نے یہ خلق عظیم آپکا دیکھکر بہت ہی متعجب ہوکر جی مین کہا کہ یہ صفت تو
انبیا ورسل کی ہی جب آپ گھر مین پہونچے ایک تکیہ چمڑے کا جو چھوہارے کی چھال سے بھرا تھا اوٹھا آپ نے
عدی کی بیٹھنے کو زمین پر ڈال دیا اور فرمایا اسپر بیٹھو اول عدی نے ادب کی راہ سے عذر کیا پھر آخر جب

آپ تہجد کی نماز ایک پاؤن پر کھڑے ہوکر پڑھتے تھے پس حکم آیا طٰہٰ ما انزلنا علیک القرآن لتشقٰی دونون پاؤن زمین پر رکھو پڑھو قرآن تم پر اسلیے نہ اتارا ہی

ناصر العابدین

۵۲

شرف

۲۳

بقیہ اول

سبق ۱۲

ساری بدبوئی کافور ہے آخر دامن پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑون کے پانون کے درمیان سے دیکھا پس ایک گوشہ طویلے سے سرین اور زانوون کے بل گرتا پڑتا آپکے پاس آکر اپنے مُنہ کو پائے اقدس پر رکھدیا پھر آپنے اپنا روی مبارک اوسکی منہ پر رکھا اور اوسکی سر اور آنکھ اور مُنہ کا بوسہ لیا **حال** اور حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد ہجرۃ کی حجۃ الوداع[۵۱] مین اونٹ پر کہ اوپر ایک پُرانا پالان تھا جسکی قیمت چار درم بھی نہوتے پس فرمایا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ مَبْرُوْرًا لَا رِیَاءَ فِیْہِ وَلَا سُمْعَۃَ خداوندا کر میرے اس حج کو حج مبرور کہ اوسمین لوگونکا دکھانا سنانا منظور نہو اور ایسے پالان پر سوار ہونا کچھ آپکے عجز اور غربت سے نتھا بلکہ آخر عہد مین بعد فتح ہونے چند بلاد اور ملکون کے تھا اور اس حج مین سو اونٹ آپکے پاس ہدیہ آئے تھے کہ اون سبھون کو ذبح کرکے آپنے تقسیم کردیے اور ریا اور سمعہ سے آپ معصوم تھے مگر پھر دعا کرنا آپکا امت کی تعلیم کے واسطے اور اپنی تواضع کی راہ سے ہی اور جب مکہ معظمہ فتح ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بارہ ہزار اہل اسلام کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار اور سر مبارک پر مغفر[۵۲] اوسپر ایک عمامہ سیاہ اسامہ رض کو اپنے پیچھے سوار کیے ہوے مکہ معظمہ مین داخل ہوے ہین پھر تواضع اللہ سر مبارک اوس اونٹ پر اسقدر جھکائے ہوے تھے کہ قریب تھا کہ پالان کی اگلی طرف سے سر مبارک ملجاوے بخلاف اور بادشاہون کے کہ بعد فتح کے کس جلو اور شان و شوکت کی ساتھ بڑی حشمت کی سواری پر سر بلند کیے ہوے بلاد مفتوحہ مین داخل ہوتے ہین اور ابن وہب نے **روایت** کی کہ جسدن مکہ معظمہ فتح ہوا کبوتران مکہ معظمہ کے آپکے اوپر اپنے پرون سے سایہ کیے ہوے تھے پس آپنے اونکے لیے دعا برکت کی **حال** اور کرائم عادات اور محاسن اخلاق سے آپکے یہ بھی تھا کہ نماز کو ہلکی کردیتے جب کوئی لڑکا روتا بلحاظ اسکے کہ اوسکی ماں کو شدت کا حزن و ملال پیدا ہوگا اوسکے رونی سے اور دل اوسکا اوسکی رونے کی طرف متوجہ رہیگا چنانچہ بخاری شریف مین عبداللہ بن ابی قتادہ سے **روایت** ہی کہ آپنے فرمایا کہ مین نماز مین کھڑا ہوتا ہون اس بات کا ارادہ کرکے کہ قراءت کو طویل کرونگا پس سنتا ہون کسیکے لڑکی کا رونا تو تخفیف کردیتا ہون نماز مین بباعث مکروہ جاننے اسکے کہ مین مشقت مین نہ ڈالون اوسکی ماں کو اور قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح البخاری مین لکھا ہی کہ ابن ابی شیبہ نے **روایت** کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھی پہلی رکعت مین ایک سورہ لابنی قریب ساٹھ آیتہ کے پس سنا آپنے رونا ایک لڑکے کا پس پڑھین آپنے دوسری رکعت مین تین آیتین **حال** اور عبادت کا آپکی یہ حال تھا کہ

۴۷

سانحہ فتح اور
کسرو اول
اسم فاعل مفعول
اسم اسم کرنیوالا
کرنیوالا
اسم مفعول
کرنا
ہونا
آپکا
اور
حضرت
نسیم الریاض
فتح فاخود
صیغہ
فخر
پوشیدن
غیاث
اللغات

اوس امیر کے گھوڑون کی اور بھی اپنے نفس کی سائیسی کرتے اوس امیر کو اونکی حال سے خبر نہ تھی وہ
ظاہر مین تھا معنی پر اوسکی نظر نہ تھی قضاء الٰہی سے ایک روز ہلال بیمار پڑے نو روز تک طویلہ مین پڑے رہے
کسی کو اونکی خبر نہ تھی اوس امیر نے بھی چونکہ اونکو حقیر جانتا تھا کچھ اونکی خبر نہ لی شاہ انس و جان رحمت
عالمیان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس وحی آئی خود حق تعالی نے اوس بیمار پر نظر رحمت فرمائی کہ ای
حبیب من فلان مشتاق تیرا بیمار ہی نہ کوئی اوسکا مونس نہ کوئی تیماردار ہی خورشید تابان چرخ نبوت
مہر درخشان فلک رحمت ہلال کی عیادت کو تشریف لیگئے صحابہ آپکے چارون طرف جیسے تارے
گرد ماہ کے ہالہ باندھے تھے ہلال کے خواجہ کو خبر ہوئی کہ سلطان دارین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکے
خانہ تک قدم رنجہ فرمایا ہی خود دریا پیاسے کی پاس آیا ہی وہ امیر مارے خوشی کے بی دل و جان ہوکر اوچھل پڑا
بگمان اسکے کہ آپ خاص اوسکے لیے تشریف لائے ہین بھول گیا دو جہان کو بھول گیا جب آپ سامنے آیا
اپنی جان کو فرش راہ کیا بچھایا پھر زمین بوس ہوا و سلام کیا شادی سے رخ کو گلفام کیا پھر عرض کیا
بسم اللہ اس کلبۂ احزان مین آپ تشریف لائین اس مکان کو رشک گلزار رضوان فرمائین آپنے واسطے
جھڑکی اوس امیر کے فرمایا مین تیرے دیکھنے کو نہ آیا ہون او سنے کہا روحی فداک تب آپ فرمائین کہ
یہ مشقت نا تمہ اور محنت شاقہ کسکے لیے آپنے برداشت کی ہی تا مین اوسکا خاک پا ہو جاؤن آپنے
فرمایا مین اوس ہلال عرش الٰہی بدر چرخ نامتناہی کی عیادت کو آیا ہون جو بادشاہ ہوکر جائہ بندگی
مین آکر چھپا ہی جاسوسی کے لیے دنیا مین آیا ہی تو نہ کہنا کہ یہ میرا بندہ ہی یہ فلک سعادت کا اختر تابندہ ہی
ای عجب ہلال بیماری سے بدحال ہی جسکا ہزارون بد یا ئمال ہی امیر نے کہا اوسکی بیماری سے مین
آگاہ نتھا پر اتنا ہی کہ چند روز سے وہ حاضر درگاہ نتھا وہ گھوڑے خچرون کے ساتھ رہتا ہی
وہ سائیس ہی جگہہ اوسکی طویلہ ہی آخر آپ بڑی رغبت سی اوسکی تلاش کو طویلہ مین تشریف لیگئے
وہ طویلہ محض اندھیرا اور پر از خس و خاشاک تھا لید پیشاب کی مارے تر اپلید تھا ناپاک تھا جب آپ
وہان پہونچے سارا طویلہ انور ہوگیا یہ سب چیزین جاتی رہین آپکی بو سے معنبر ہوگیا ہلال طویلے کے
ایک گوشے مین پڑی تھے جب بو آپکی اونکے دماغ مین پہونچی خواب غفلت سی چونک پڑے بوی
پیغمبر ببرد آن شیر نر ۔ ہمچنانکہ بوی یوسف رابدر ۔ کہنے لگے خداوندا یہ کیا عالم ہی اسوقت کا عجب لیکھا ہی
کہ کبھی نہ سنا ہی نہ دیکھا ہی طویلہ اندھیرا تھا سو نور علی نور ہی اندھیر یہ کہ گوبر لید سے بوی مشک و عنبر آتی ہی

رات کو ہم تن تنہا تیرے پاس آئے تا تنہائی مین تجھے رنج نہ بڑھے اور لوگون سے نہ شرمائی ۵ باکسی ہرگز
نگویم راز تو + در قیامت ہم شوم دمساز تو + شفقتم نگذاشت تا بگذارمت + رحمتم خواہم بجنت آرمت
توبہ کن از کفر و ایمان را گزین + مشعلے برگیر و می رو در راہ دین + عاقبت نیکو شود احوال تو + در زمان
بہ می شود اعمال تو + کفر سے توبہ کر ایمان لا اپنے خیال خام سے باز آ تیرے ایمان سے مجھے کچھ فائدہ نہین
فقط تیرے ہی نفع کے لیے یہ سب کوششین ہین بار بار تیرے پاس آمد و رفت ہی رنجشین ہین مجھے
تو اپنا محرم راز جان دین و دنیا مین اپنا دمساز جان عمر بھر حب دنیا و جاہ مین پھنسا رہا عار و ننگ کے
باعث کلمۂ طیبہ نہ پڑھا ہان اب اکیلے مین کلمۂ توحید زبان پر لا مین تیری تصدیق کرتا ہون ذرا تو
ہوش مین آ عمر بھر شر کیا اب خیر کر جنات تجری من تحتہا الانہار کی سیر کر بولہب یہ سب تواضع اور
اخلاق عظیمہ اور اوصاف حمیدہ سے آپکے بہت حیران ہوا آپکی اس خلق عالم گیر کو دیکھکر لحظہ دم سر اپنی
فکر مین سر نگون رہا پھر کہنے لگا ای نور دیدہ یہ سب باتین تیری راست ہین بلاریب صحیح بے کم و کاست ہین
پر کیا کرون وہ ننگ و عار مجھسے چھوٹتا نہین زنار نخوت ٹوٹتا نہین تا مین یہ تمھاری دین کو اختیار کر کے
تمھین اپنا پیشوا کرون تمھین اپنا دستگیر بناؤن برادر زادہ کی اقتدا کرون آپ تم مجھسے اور میری ایمان سے
ہاتھ اوٹھاؤ میرے لیے تکلیف نکرو کوشش نفرماؤ ہمین چھوڑ دو تمھین اتنی فکر کیا ہی جو ہو سو ہو پر تو بہ
ہماری تمھارے ہاتھ پر نازیبا ہی پھر تمنے وہی پرانا ذکر نکالا میرے ملال طبع کو بڑھایا اگر تم نبی برحق ہو تو میری
اس بکری سے کہو دیکھو وہ کیا کہتا ہی تبکو آپنے فرمایا ای بکری تو جانتا ہی مین کون ہون وہ بولا آپ رسول برحق ہین
زیادہ کیا کہون بولہب یہ سنکر آپکے اعجاز سے متعجب رہا پھر کہا ای محمد تم ساحر ہو اس فن کی بڑی ماہر ہو
۵ بزبد عوایت گواہی میدہد + چون زبان اندر دہان او جہد + بز چہ باشد تا ترا باشد گواہ + نطق را
اندر دہانش نیست راہ + از غضب گفت انچہ در دل آمدش + در قفا یش ماند آن خوی بدش + رو بگرداند
از سوی رسول + شد ز اعراضش دل سرور ملول + گفت سرور کار ما باشد بلاغ + گفتمت گلخن گزین
یا سیر باغ + رہ نبردہ سوی آن نور یقین + ہیزم دوزخ شد آخر آن لعین + ای نبی رحمت وای چارہ ساز
چارۂ از بہر فرد خویش ساز + چون نرفت از یاد لطفت بولہب + مگذر از من آید م چون جان بلب
روایت ہی کہ زمانہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک شخص روشن دل خجستہ فرجام ہلال نام تھے
کسی ایک امیر مومن کے سائیس اور غلام تھے وہ سلطان ملک معنی تھے یہ نام کو بندہ تھے طویلہ مین

۱۲ اعوایت پیشوا ۱۳ ہیزم ایندھن ۱۴ سیر سیر کرنیوالا ۱۵ ہلال نیا چاند

چند لوگ اوسکے پاس مجتمع تھے آپ اون لوگون کے درمیان روشن مثل شمع تھے جو لوگ آس پاس تھے
پروانہ وار شیفتہ حسن وجمال تھے سوختہ تجلی برق جلال تھے آپنے کمال شفقت سی فرمایا ای ابولہب مین
تجھی تلقین دین ایمان کرتا ہون ہدایت سوی باغ جنان کرتا ہون کفر چھوڑ شرک اور بت پرستی سے
منہ موڑ توحید بن جامہ شرک کی چھوڑ دے زنار ننگ وعار کو توڑ دے اب بھی تو خدا سے لو لگا حرف دوئی
لوح دل سے مٹا انجام اسکا دنیا مین رنج بیحساب ہی آخرت مین عذاب فوق عذاب ہی مرض کفر کی ایمان
ہی دوا ہے اسلام ہر امراض کی شفا ہی غیر حق پرستش کے سزاوار نہین اوسکا کوئی شریک نہین مختار نہین
سارا دین تیرا باطل ہی جو غیر حق کو پوجے جاہل ہی اب بھی شرم کر کہ وقت تیرا آخر ہی نفس واپسین تیری پشیمانی
سی ظاہر ہے بولہب اس بات سی بہت غصہ ہوا فورا وہان سے اوٹھکر چلا گیا پھر جب دن گذرا رات آئی
آپنے پھر کمال شفقت سے تن تنہا بولہب کی طرف اوسکی عیادت کو منہ موڑا اصحابہ کو اپنے دولتسرا مین چھوڑا
ابولہب کی دروازہ پر جاکر کھڑے ہوکر آواز دی ابولہب کو گمان معذرت ہوا خوشی سے بطور معذرت کے
کہنے لگا ای محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دروازہ پر کیون کھڑے ہین یہان تشریف لائین یہ آپکا
گھر ہی یہان قدم رنجہ فرمائین ؎ اندر آ مصطفی چون جان بہ تن ✤ یا نسیم صبحگاہی در چمن ✤ بولہب چون
دید روی پاک او ✤ ساخت خود را فرش راہ خاک او ✤ جب آپ بولہب کی پاس آے وہ آپکو دیکھتی ہی
اوٹھ کھڑا ہوا اور پہلے اسکے وہ کبھی کسیکے واسطے نہ کھڑا ہوا تھا کہا آپ میرے سرہانے بیٹھیے دوا ودل مجروح
کیجیے آپ اوسکے سرہانے بیٹھے غایت شفقت سی اوسکا حال پوچھا پھر فرمایا اگرچہ تونے مجھے پہلے اسکے
بہت رنج وتکلیفین دین مین ضرر پہونچاے ہین گستاخیان کین ہین مگر پھر بھی یہ تیرا برا حال دیکھکر
حسرت آتی ہی دم گھٹا جاتا ہی طبیعت بیقرار ہوئی جاتی ہی مدت العمر تو میری عداوت مین رہا آج مینے
سب کو معاف کیا آئینہ سینہ کو غبار ملال سے صاف کیا ؎ باب رحمت می کشایم از کرم ✤ مژدہ از
خلد برینت می دہم ✤ گرچہ تصدیقم نمی کردی زعار ✤ می شمردی خویش را والا تبار ✤ این زمان چون نیست
امید حیات ✤ رفت وقت ننگ وعار وترہات ✤ اگرچہ تو پہلے اسکے میری باتین نہ مانتا تھا آپ کو
رئیس القوم اور عالی خاندان جانتا تھا مگر اب جب تیری زندگی کی آس نہین سوا میرے اسوقت کوئی تیرے
پاس نہین کہ اوسکے باعث ترک دین سے اپنے تو شرمائے دلتنگ آے کوئی آگاہ نہوگا کہ تجھے عار ننگ آے
دن کو چونکہ تیرے پاس بہت سے لوگ بیٹھے تھے اسلیے تو غصہ ہوا ہم بھی اوٹھکر چلے گئے اسی واسطے اسوقت

فہمائین وتعلیم کردن ۱۲
منتخب اللغات ۵۸
بہشت ۱۲ قاموس

رات کو دفن کرنے کا اتفاق پڑتا یا شدت ایام گرمی مین تو کبھی کبھی صحابہ بلحاظ اسکے کہ آپکو رات کی آنے جانے اور گرمی مین تکلیف ہوگی آپکو خبر نکرتے پھر آپکو جب اوسکی خبر ہوتی بمقتضاے اپنی رحمت عامہ اور شفقت تامہ کی اوسکی قبر پر جاکے نماز پڑھتے اور صحیح مسلم مین ہی کہ آپنے فرمایا کہ یہ قبرین اندھیری سے بھری ہوئی ہین اپنے اہل پر اور حق تعالی اوجالا کر دیتا ہی اونکو نماز سے میری موطا اور نسائی نے ابی امامہ سے روایت کی ہی کہ ایک عورت مسکین بیمار تھی اوسکی بیماری کی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو لوگون نے خبر دی آپ ہمیشہ مساکین اور غربا کی عیادت کیا کرتی تھے اور احوال اونکے پوچھا کرتی تھے فرمایا جب یہ عورت مرجاے مجھے خبر دو ناگہان جنازہ اوسکا رات کو نکلا اور آپکا جگانا اوسوقت مین لوگون نے بلحاظ تکلیف ہونی کے ناگوار سمجھا جب صبح ہوئی شب کا حال لوگون نے آپسے عرض کیا فرمایا مینے نہ کہا تھا کہ مجھے خبر کرنا لوگون نے عرض کی ہمین اچھا نمعلوم ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ آپکو جگائین اور رات کو گھر سے باہر آنی کی تکلیف دین پھر آپ چلے اور اوسکی قبر پر لوگون کی ساتھ صف باندھی اور چار تکبیرین کہین اور نسائی نے زید بن ثابت سے روایت کی ہی کہ ایکدن صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساتھ باہر نکلے آپنے ایک نئی قبر دیکھی فرمایا یہ کسکی قبر ہی لوگون نے عرض کی فلانہ عورت تکی جو فلانے کی دائی تھی پس آپنے اوسے پہچانا لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ظہر کیوقت یہ مری اور آپ روزہ دار تھے اور قیلولہ مین تھے ہمنے دوست نرکھا کہ آپکو اوسوقت مین جگائین پس آپ کھڑے ہوگئے اور لوگون نے پیچھے آپکی صف باندھی پھر آپنے اوسپر چار تکبیرین کہین پھر فرمایا چاہیے کہ نمرے تم لوگون مین کوئی مردہ جبتک مین تم لوگون مین ہون مگر یہ کہ خبر کرو ہمکو کیونکہ نماز میری رحمت ہی مردے کی واسطے اور بخاری نے ابوہریرہ رضی سے روایت کی کہ ایک سیاہ تھا کہ مسجد شریف نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جھاڑو دیا کرتا تھا پھر وہ مرگیا اور آپ اوسکی موت سے خبردار نہوے ناگہان ایکدن وہ آپکو یاد پڑگیا فرمایا وہ آدمی کیا ہوا لوگون نے عرض کی مرگیا یا رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کیون مجھے اوسکے مرنی سے خبردار نکیا لوگون نے کہا وہ ایسا ویسا تھا گویا لوگون نے تحقیر اوسکی شان کی کی فرمایا مجھے اوسکی قبر کی راہ بتاؤ پھر آپ اوسکی قبر پر تشریف لاے اور نماز پڑھ دی اور روایت ہی کہ ابولہب چند روز سے بیمار تھا زندگی سے ناامید ہوا محض ناچار تھا آخر جب زمانہ اوسکی موت کا قریب آیا جناب سرور عالم رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اوسکی عیادت کو قدم رنجہ فرمایا

غیاث

بیمار کے پاس آتے ازراہ شفقت اوسکی سرہانے بیٹھتے اور پوچھتے تیرا کیا حال ہی طبیعت تیری کسی چیز کی
خواہان ہی اور اگر بیمار کوئی چیز چاہتا ہوتا اور وہ چیز اوسکو مضر نہوتی تو اوسکے دینے کو حکم فرماتے اور
حدیث مین آیا ہی کہ جو کوئی کھاوے بیمار کو جو اوسکا دل چاہتا ہو تو کھاویگا اوسکو حق تعالی میوے
بہشت کی اور آپ فرماتی تھے کہ جب کوئی آدمی بھائی مسلمان کی عیادت کو چلتا ہی تو باغ بہشت مین
سیر کرتا ہی جبتک بیمار کے پاس جاکر بیٹھے اور جب بیمار کے پاس جاکر بیٹھتا ہی تو رحمت اوسپر اوترتی ہے
پھر وہ رحمت الٰہی مین ڈوب جاتا ہی اور جب کوئی صبح کو عیادت کو جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتے اوسپر درود
بھیجتے ہین رات تک اور اگر رات کو عیادت کو جاتا ہی تو ستر ہزار فرشتے اوسپر درود بھیجتے ہین صبح تک
اور آپ کافرون کی بھی عیادت کو تشریف لیجاتے چنانچہ بخاری اور ابوداود نے انس رضی سے روایت ہی کہ
ایک جوان یہودی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا بیمار ہوا پس آپ اوسکے پاس عیادت کو
آئے اور اوسکے سرہانے بیٹھے اور فرمایا مسلمان ہوجا پس اوسنے اپنے باپ کی جانب نگاہ کی اوسکے
باپ نے کہا اطاعت کر ای لڑکے ابوالقاسم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھر وہ مسلمان ہوگیا آپ باہر آئے
اور فرمایا شکر خدا کا کہ چھوڑا لیا اسے آتش دوزخ سے حال اور اوائل مین عادت صحابہ کی تھی کہ جب
کوئی مرنے کی قریب ہوتا آپ کو اطلاع کرتے آپ بنفس نفیس حسن اخلاق کی راہ سے اوسکے پاس تشریف
لیجاتے تا وہ آپکی سامنے مرتا اور دعا سے آپکی مشرف ہوتا پھر آپ اوسکی تجہیز و تکفین فرماتے اور اوسکے
جنازہ کی نماز پڑھکے اوسکے جنازہ کی ساتھ جاتی اور اوسکو دفن فرماتے اور دعا تثبیت اور مغفرت سے
اوسکو مشرف فرماتے پھر آخر چونکہ قبل موت سے آخر دفن تک حاضر رہنے مین آپکو ایک بڑی محنت تامہ
اور مشقت شاقہ ہوتی تھی اسواسطے صحابہ مردی کی تجہیز تکفین کرکے حضور مین نماز پڑھنے کو لاتے
آپ پوچھتے کہ اسپر کسی کا کچھ دین ہی یا نہین اگر کچھ دین نہوتا آپ اوسکی نماز پڑھ دیتے اور جو کچھ بھی ہوتا
صحابہ کو فرمادیتے کہ اسپر نماز پڑھ دین اور آپ اوسپر تنبیہ اور جھڑکی کے راہ سے نماز نہ پڑھتے پھر جب
آپ پر مکہ معظمہ فتح ہوگیا جو جنازہ آتا آپ اوسکی نماز پڑھ دیتے اوسکے دین سے نہ پوچھتے اور فرماتے
مین قریب تر اور دوستر ہون ساتھ مسلمانون کے اونکی ذاتون سے جو کوئی ان لوگون مین مرجاوے
اور دین یا اہل و عیال کو چھوڑے تو اوسکے دین کی ادا ہمپر ہی اور اوسکے اہل و عیال کی غمخواری
ہماری ذمہ اور اگر کچھ مال چھوڑ گیا ہی تو وہ اوسکے وارثون کا ہی سبحان اللہ ثم سبحان اللہ اور جب کسی کے

گھبرائے اور حق تعالی کے غضب سے ڈرے پھر اکثر لڑائیون مین جاتے تھے اور کفار سے خوب لڑتے تھے آخر جنگ مین مسیلمہ کذاب کی شہید ہوے رضی اللہ عنہ حال اور آپ اہل دنیا اور اصحاب ثروت وغنا کے ساتھ غایت ترفع اور استعلا اور نہایت تعظم اور استغنا کی ساتھ رہتے اور فقرا اور مساکین اور دینداروں کی ساتھ کمال تواضع اور افتقار اور عجز اور انکسار کی ساتھ زندگانی فرماتے اور لہو لعب اور باطل اور غنا اور معارف اور جھوٹ اور غیبت اور بخالت اور جفا و مکر اور چغل خوری اور قطع رحم اور بدخلقی اور تکبر اور فخر اور فحش و بدزبانی اور حقد و حسد اور عدوان و ظلم اور سوا اسکے اور سب افعال ذمیمہ اور اخلاق قبیحہ سے آپ بالکل مبرا تھے پاک تھی اور لوگون کو بھی ان چیزون سے منع فرماتے حال اور عادت شریف یون جاری تھی کہ اکثر برعایت ضعیفون اور بڈھونکے جمعہ کے خطبے کو نسبت نماز کے ہلکا پڑھتے اور اگر خطبہ پڑھتے وقت اپنی یا اور کسی کی حاجت پیش ہوجاتی یا کوئی شخص کچھ دین کا مسئلہ خطبہ کے اندر پوچھتا آپ ازراہ خلق کے خطبہ ترک کرکے حاجت کو روا کرتے اور سائل کا جواب دیکر پھر خطبہ کو پورا کرتے چنانچہ ابو داود اور ترمذی اور نسائی نے بریدہ سے روایت کی ہی کہ ایکدن جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ پڑھ رہی تھے کہ اس درمیان مین دونون صاحبزادے لخت جگران بتول امام حسنین رضی اللہ عنہما سرخ سرخ پیراہن پہنے ہوے باعث صغر سنی اور لڑکپن کے گرتے پڑتے چلی آتی تھے بس آپ دونون شاہزادون کو اس حالت پر دیکھکر منبر شریف سی اوتر ے اور دونون کو زمین سے اوٹھالیا اور اپنے آگے بٹھایا اور فرمایا سچ فرمایا حق تعالی نے اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَةٌ دیکھا مینے ان دونون لڑکون کو کہ چلے جاتے ہین اور ٹھوکرین کھاتے ہین اور گرتے ہین پس مجھسے رہا نہ گیا آخر مینے سخن کو قطع کرکے ان دونون کو اوٹھایا اور ابو داود و نسائی نے انس بن مالک سی روایت کی ہی کہ کہا دیکھا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ اوترتی تھے منبر سے اسواسطے کہ آتا تھا آپکے پاس کوئی شخص کسی حاجت کی لیے پس آپ اوسکی ساتھ کھڑے ہوتے تا آنکہ اوا فرماتے اوسکی حاجت حال اور عیادت کرتی تھے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم توانگر اور مسکین آزاد و غلام کافر و مسلمان اپنے اور غیر کی اور جب کوئی آپکے یارون سے بیمار ہوتا آپ اوسکی عیادت کو تشریف لیجاتے اور جب بیمار کے پاس آتے فرماتے لَا بَاْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ اور کبھی فرماتے کَفَّارَةٌ وَطَهُوْرٌ کچھ مضائقہ نہین بیماری کفارہ ذنوب اور طہارت قلوب ہی اگر خدا نے چاہا اور جب

عہد مین جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بڑی بیحیا و بطالہ ایک عورت تھی بے دھڑک
غیر محرمون سے بات چیت کرلیا کرتی مدینہ بھر مین اوسکی شہرت تھی ایکدن وہ آپکی پاس آئی آپ اوسوقت
بیٹھے ہوے زانو پر زانو اور قدم پر قدم رکھے ہوے کھانا کھا رہے تھے آپکے پاس کچھ تھوڑا سا سوکھا یا ہوا
گوشت رکھا تھا اوسنے آپکو کہا غلامون کی طرح بیٹھے کیون کھا رہے ہین فرمایا ہان مین بندہ ہون بیٹھتا ہون
جسطرح بندے بیٹھتے ہین اور کھاتا ہون جسطرح بندے کھاتے ہین پھر اوسنے کہا کچھ کھانا مجھے بھی دیجے
آپ اپنے آگے سے دینے لگے اوسنے گستاخانہ عرض کی مین آپکے مُنہ کا چاہتی ہون تھوڑا گوشت چبھلایا ہوا
آپنے اپنے دہن مبارک سے نکالکر اوسے دیا پھر گستاخانہ کہا اپنے ہاتھ سے آپ میرے مُنہ مین کھلا دین
آپنے کمال خلق و تواضع سے اپنے دست مبارک سے اوسکے مُنہ مین لقمہ رکھدیا وہ عورت کھا گئی حق تعالی نے
ببرکت اسکی اوس عورت کو بطالہ اور بیحیائیون سے روکا اوسکے مبادلہ خلعت شرم وحیا اوسے پہنایا
چنانچہ تادم مرگ پھر کسی غیر محرم پر اوسکی نظر نہ پڑی الا ماشاء اللہ روایت ہی کہ جب عبداللہ ذوالبجادین
دولت ایمان سے مشرف ہوے تعلیم قرآن مین مشغول رہتے تھے اور مسجد مین باواز بلند قرآن پڑھتے
ایکدن حضرت عمر رضہ نے فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ اعرابی آواز بلند سے قرآن پڑھتا ہے
اور اور لوگونکی قرآن اور نماز پڑھنے مین تکلیف ہوتی ہی آپنے ازراہ تواضع کے فرمایا دَعْہُ یَا عُمَرُ فَاِنَّہٗ
خَرَجَ مُھَاجِرًا اِلَی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ چھوڑ دو اسے ای عمر رضہ سو یہ اللہ و رسول اللہ کی طرف ہجرت
کرکے آیا ہی روایت ہی کہ جنگ بدر مین آپنے اصحاب کبار سے فرمایا تھا کہ مین جانتا ہون کہ چند
لوگ بنی ہاشم کے مکے سے قریش کے ساتھ باکراہ جنگ بدر مین آے ہونگے سو اگر تم لوگ کسی ایک
بنی ہاشم خصوصًا عباس بن عبد المطلب کو پاؤ تو مارنا نہین ابوحذیفہ بن عتبہ نے یہ بات سنی کہا
مین پدران اور برادران اور چچاؤن کو مارون اور عباس کو چھوڑ دونگا قسم خدا کی اگر مین قدرت پاؤن
تو انھین کے مُنہ پر تلوار مارون جب آپنے ابوحذیفہ کی بات سنی عمر رضہ سے فرمایا عمر رضہ تمنے ابوحذیفہ کی
بات سنی کہتا ہی رسول خدا کے مُنہ پر تلوار مارونگا عمر رضہ نے فرمایا آپ مجھی اجازت دین مین گردن اس
منافق کی اوتار لون آپنے ازراہ تواضع کے فرمایا وہ منافق یا کافر نہین ہی مگر اپنے باپ بھائی چچا کے
غم سے یہ بات کہتا ہی عمر رضہ اوسے چھوڑ دو کیا عجب حق تعالی اوسے شہادت دی کہ وہ شہادت اوسکی
اس بات کی کفارہ ہو جاوے اور اوسکو بہشت مین لیجاوے ابوحذیفہ اس بات کو سنکر بہت

اور مجھے امید ہی کہ مجھپر اب آپ سوار ہونگے کیونکہ میری جد کی نسل سے اب کوئی گدھا باقی نہین رہا سوائے میرے اور پیغمبرون سے بھی اب سوای آپکے کوئی پیغمبر باقی نہین رہے اور مین آپکے پہلے ایک یہودی کے پاس تھا وہ بدبخت جب آپکا نام مبارک سنتا تھا سخت سخت باتین کہتا تھا اسواسطے جب وہ مجھپر سواری چاہتا مین عمداً اوچھلجاتا مجھے اسی امر کا پاس تھا اور وہ یہودی مجھے بھوکا رکھتا تھا اور مجھے مارتا تھا آپنے فرمایا آج سے نام تیرا یعفور ہوا پھر آپنے فرمایا ای یعفور ھل تشتھی الاناث آیا تو چاہتا ہی تیرا جوڑا تلاش کرادون تا تیری نسل جاری رہے کہا نہین فرمایا کیون کہا ہمارے آبا اجداد روایت کرتے ہین کہ میری نسل مین ساٹھ گدھے پیدا ہونگے اور ہر ہر پر ایک ایک نبی سوار ہونگے اور آخرین نسل پر ہماری ایک پیغمبر سوار ہونگے کہ نام پاک اونکا محمد ہوگا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین چاہتا ہون کہ آخرین مین ہین ہوؤن پھر یعفور آپکی خدمت مین رہنے لگا **روایت** اور قسطلانی نے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مین بروایت انس رضہ لکھا ہی کہ انھون نے دیکھا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہ نماز نفل کی پڑھتے تھے گدھے کی اوپر سوار اور وہ چلا جاتا تھا طرف خیبر کے **روایت** ہے قیس بن سعد انصاری سے کہ ایکدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے گھر تشریف لای تھے پھرتے وقت سعد میرے باپ ایک گدھا لاے اور آپکو اوسپر سوار کیا پھر میرے باپنے مجھے کہا کہ ای قیس تو آپکے ساتھ ساتھ جا پس آپنے مجھے فرمایا ای قیس تو بھی سوار ہولے مینے ادب سے کہا نہین یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپنے فرمایا یا تو تم سوار ہو یا اپنے گھر پھر جاؤ **روایت** ہی کہ ایک صحابی گدھے پر سوار جاتے تھے آپکو دیکھتے ہی اوتر گئے آپ اوسپر سوار ہوے اور اون صحابی کو آپنے آگے بٹھایا **روایت** محب طبری نے مختصر السیر مین لکھا ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن ایک گدھے پر بغیر پالان کے سوار ہوے قبا کی طرف جاتی تھے اور ابوہریرہ پاپیادہ رکاب مین تھے فرمایا ای ابوہریرہ تجھی سوار کرلون ابوہریرہ نے کہا جیسی آپکی رضا ہو فرمایا سوار ہو پس ابوہریرہ اوچھلے کہ اسپر سوار ہون مگر جب سوار نہو سکے آپکے بدن مبارک مین لپٹے پس دونون آدمی زمین پر آتے رہے پھر آپ اوچھلکر سوار ہوگئے پھر فرمایا تجھے سوار کرلون ای ابوہریرہ کہا جو آپ چاہین فرمایا سوار ہو ابوہریرہ اوچھلے مگر پھر سوار ہونے کی قدرت نپائی آپکے ساتھ لپٹے پھر دونون زمین پر گرے پھر آپ اوسپر چڑھ بیٹھے اور کہا ای ابوہریرہ تجھکو سوار کرلون قسم خدا کی کہ مجھے برا ستی بھیجا کہ اس تیسری بار تجھے نگرنے دونگا **روایت** عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ

۵۲ منسوب بان آنحضرت صلعم بخطبہ مختصر الکفایہ

نہ کہا کبھی کہ تو نے ایسا کیون کیا اور جو کام مینے نہ کیا آپنے کبھی نفرمایا کہ تو نے یہ کام کیون نہ کیا اور اگر کوئی چیز میرے ہاتھ سے نقصان ہوجاتی آپ کبھی ملامت نفرماتے اور اگر اور کوئی اوس چیز کے واسطے مجھے ملامت کرتا آپ فرماتے اسے چھوڑدو جب قضاء الٰہی اوس چیز کے بارہ مین ایسی ہی تھی ضرور تھا وہ نقصان ہوجاتی **روایت** ہی کہ غزوۃ الاحزاب کی لڑائی مین آپ بنفس نفیس اپنے ہاتھ مین کدال لیکر صحابہ کے ساتھ خندق کھودتے تھے اور مٹی باہر پھینکتے تھے اور مسجد متبرک مدینہ منورہ مین جب طیار ہونے لگی صحابہ کرام مٹی پتھر اینٹین اوٹھا اوٹھا لاتے اور تعمیر مسجد متبرک کرتے آپ بھی بنفس نفیس اپنے اینٹ اوٹھانے مین صحابہ کی موافقت فرماتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوجود اپنی عظمت وجلالت اور صاحب ریاست اور رسالت عظمیٰ ہونے کے تو اصفاگدھے ایسے ذلیل اور خسیس جانور پر بھی سوار ہوتے تھے اور لوگونکو اوسپر اپنے پیچھے سوار کرلیتے اور کبھی اپنے آگے سوار کرتے لکھا ہی کہ سفر خیبر مین چالیس آدمی کو آپنے اپنا ردیف کیا ہی اور ہم لوگون کو کہ یہان کے گدھے سے بھی ذلیل اور خوار زیادہ ہین گدھون پر سوار توکب ہونگے اونکے چھونے سے بھی نفرت آتی ہی معاذ اللہ ثم معاذ اللہ **روایت** ہی کہ آپکے پاس ایک گدھا عفیر نام تھا مقوقس نے اوسے ہدیہ بھیجا تھا اور دوسرا یعفور نام فروہ بن عمرو نے ہدیہ بھیجا تھا کہتے ہین کہ یعفور اوس جنس کا گدھا تھا کہ سوای نبی کے کسیسے اوسپر سواری نہ کی تھی اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طلب کرنا کسی شخص کو منظور ہوتا تو یعفور کو بھیجتے یعفور اوسکے دروازہ جاکر اپنے سر سے اوسکے دروازہ کو ٹھونکتا پھر جب اہل مکان اپنے گھر سے نکلتا تو اوس گدھے کی اشارہ سے سمجھ جاتا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوسے بلاتی ہین پھر جب اوس عزیز مصر محبوبی ویوسف چاہ معشوقی کی خدا کو چاہ ہوئی یعنی جسدن آپنے دنیا سے رحلت فرمائی یعفور آپکی جدائی سے بیجان ہوگیا ابن تیہان کے کنوے مین گرکر آپ پر جی جان سے قربان ہوگیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور بنی قریظہ کی لڑائی کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک گدھے پر جسکی ناک مین ڈوری چھوہارے کی درخت کی چھال کی بٹی ہوئی اور اوسپر پالان تھا سوار تھے رواہ ابوداود **روایت** ہی کہ جب خیبر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فتح کیا منجملہ اموال غنیمت کی ایک گدھا بھی تھا پھر وہ آپسے ہمکلام ہوا آپنے پوچھا تیرا کیا نام ہی کہا نام میرا یزید بن شہاب ہی میری جد کی نسل سے پروردگار عالم ساٹھ گدھے پیدا کیے ہین اور اون گدھون مین سے کسی پر کوئی شخص سوای پیغمبر کے سوار نہین ہوا ہی

۵۲

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور تمامی قوم اور قبیلے اوسکی متابعت اوسکی ایمان لای ببرکت اوس تواضع کے کہ اوس سلطان دنیا وآخرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دیکھی روایت ہی کہ بدر کی لڑائی مین لشکر اسلام مین کہ تین سو تیرہ آدمی تھے فقط اسّی اونٹ اور دو یا تین گھوڑے تھے ایک ایک اونٹ دو دو تین تین آدمی کے بیچین سواری کے لیے تقسیم ہوا تھا ایک سواری مین ہمارے حضرت سلطان العالمین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیر خدا علی مرتضیٰ اور ابولبابہ شریک تھی نوبت بہ نوبت یہ تینون آدمی سواری پر سوار ہوتے جب آن سلطان گداخو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیادہ چلتے اور علی مرتضیٰ یا ابولبابہ سوار ہوتے یہ دونون کہتے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم آپکے پیچھے پیچھے پا پیادہ چلتے ہین آپ سواری سے نہ اوترین آپ کمال شفقت سے فرماتے مَا اَنْتُمَا بِاَقْوٰی مِنِّیْ وَمَا اَنَا بِاَغْنٰی مِنَ الْاَجْرِ مِنْكُمَا تم دونون مجھسے قوی زیادہ نہین ہو اور مین تمسے اجر وثواب سے بے پروا نہین ہون روایت ہی کہ جنگ بدر مین جب لشکر اسلام اور لشکر کفار سے باہم مقابلہ ہوا آپ دست مبارک مین ایک لکڑی لیکر صفونکی تسویہ مین مصروف ہوے سواد بن غزیہ کا قدم صف سے کچھ آگے کو بڑھا تھا آپنے اوس لکڑی کو آہستہ سینۂ برہنہ پر سواد کے مار کر فرمایا اِسْتَوِ یَا سَوَادُ صف کی برابر ہوجا یا سواد اوسنے کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لکڑی کی ضرب سے مجھے درد پہونچا اور آپکو حق تعالیٰ نے براستی بھیجا ہی قصاص میرا دیجیے آپنے فورا سینہ مہر گنجینہ کھول کر کے فرمایا سواد اپنا قصاص لے لے سولونے روی نیاز کا آپکے سینۂ محبت خزینہ پر رکھکر بوسہ لیا آپنے پوچھا ای سواد تونے یہ بات کیون کے کہا اب وقت مرنے کا میرے قریب ہی ہے چاہا کہ آخر ایام حیات مین اپنے آپکے بدن مبارک کی چھونی سے سرفراز ہولون تا عذاب دائمی سے نجات پاون آپنے اوسکے حق مین دعاے خیر کی اور جملہ تواضع سے آپکی ہی یہ فرمانا آپکا کہ لَا تُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی وَلَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی نہ فضیلت دو تم لوگ ہمین تو نس بن متی پر اور نہ کہو کہ مین بہتر ہون موسیٰ سے اور بھی تواضع اور حلم سے آپکے تھا کہ خادمون پر کبھی قہر نفرماتے اور اونکو جھڑکی نہ دیتے اور نفرماتے کیون ایسا کیا اور کیون ایسا نکیا انس کہتے ہین کہ مین دس برس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مین رہا قسم ہی خدا کی کہ سفر اور حضر مین جسقدر مین آپکا کام کرتا تھا اوس سے زیادہ آپ میرا کام کردیتے تھے اور دس برس کے عرصہ مین مجھے آپنے کبھی اُف نکیا اور جھڑکا نہین جو کام مینے اپنی رای سے کیا

۴ نسخہ یہ ہے کہ سات دانہ بادام و دانہ
سات عدد کشمش سات عدد
پستہ سات عدد مغز تخم خربوزہ
سات عدد تخم کدو سات عدد
تخم خیار سات عدد تخم
خرفہ سات عدد تخم بادرنگ
سات عدد تخم خیارین سات عدد
سب کو یکجا کوٹ کر ۵۱ حضور کا فضہ سفید پاشہ
یعنی خانہ باشی و بلشہ
آمن از صفحہ ۱۲۱
غیاث اللغات

اللہ العالمین اسمین کیا حکمت ہو کہ وہ جماعت جنکی شان مین هُنَّ ناقصات العقل والدین
وارد ہی روٹیان انکی پکین اور روٹیان اوس مہمان مائدہ آیکم مثلی ابیت عند ربی کی
خام نکلین جو خام پکائے پکے اور جو پختہ پکائے اوسی طرح خام رہے آپنے فرمایا ای فاطمہ تعجب نکر یہ
کمال معجزہ ہمارا ہی کہ جن چیزون کو ہاتھ میرا چھوویگا آگ اوسپر کارگر نہوگی سبحان اللہ ثم سبحان اللہ روایت ہے
کہ جناب خواجہ عالم شفیع الامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج کی صبح ہو کر جب خانہ مبارک سے باہر چلے
تو دیکھا کہ ایک لونڈی زار زار روتی ہوئی بیٹھی پر گٹھری آٹے کی رکھے ہوے چلی جاتی ہی حضرت رحمت عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ای لونڈی تو کس واسطے روتی ہی کہا مین فلانے ترسا کی لونڈی ہون صبح
اوسنے مجھی آٹا پیسنے کو بھیجا ہون کہ مین بیمار ہون آٹا پیسنے مین دیری ہوئی ڈرتی ہون کہ مجھے ایذا دے
مارے پیٹے نہین آپنے فرمایا مین تیرے ساتھ چلتا ہون اور تیری واسطے سفارش کرتا ہون بشرطیکہ
یہ گٹھری آٹے کی مجھے دے کہ مین اوٹھا کر لیچلون آخر اوس سلطان گدا خو نے وہ گٹھری اوسسے لی اور اپنی
پشت نازنین پر ڈالدی اور تیز تیز چلے لونڈی نے کہا آپ تیز تیز جاتے ہین اور مین آپکو پا نہین سکتی
بیماری سے مجھے طاقت تیز رفتاری کی نہین ہی خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تو ایک کونا
میری چادر کا پکڑلے اور میرے ساتھ چلی آخر آپ ترسایون کے کوچے مین پہونچے پھر سید عالم بہترین
اولاد آدم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسرے پر اوس ترسا کے گئے اور حلقہ اوسکے در کا ہلایا ترسا گھر سے نکلا
جب نظر اوسکی آپ پر پڑی عرض کی ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کبھی ہمنے تمھین اس کوچہ مین نہین دیکھا تھا
یہان کسطرح تشریف لاے جناب حضرت رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مین سفارش کے
واسطے آیا ہون اور حال اوس لونڈی کا کہہ سنایا پھر ترسا نے کہا یا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس رات کو
آپکی معراج ہوئی ہی آپنے فرمایا ہان مگر تمنے کسطرح جانا یہودی نے کہا ذرا آپ یہان ٹھہرین پھر وہ یہودی
گیا اور ساری اپنی قوم و قبیلے کے یہودیون کو بلا لایا اور توریت اپنے ساتھ لیے آیا اور توریت کھولکر
کہنے لگا اسوقت ہمنے توریت مین نعت آپکی اسطرح پر پڑھی کہ رسول آخر الزمان کی منجملہ اور نشانیون کے
ایک نشانی یہ ہوگی کہ جس رات کو اوسکی معراج ہوگی اوسکی صبح کو وہ رسول اللہ گٹھری آٹے کی ایک ترسا
کی لونڈی کی اوٹھا کر اپنی پشت مبارک پر مہر نبوت کی اوپر رکھے ہوے دوسرے پر اوس ترسا کے
پہونچا دینگے اب جب ہمکو آپکی نبوت کا یقین کامل ہوگیا تو ایمان لانے مین تاخیر کیون کرین فوراً اوسنے کہا

۵۱
عورتین عقل و دین
مین ناقص ہوتی ہین ۱۲
۵۲ کون شخص
ہوگون مین ۱۲ ری الیسا
رہتا ہون مین آپنے
اب کے پاس ۱۲
۵۰
۵۴

ایک ہی لحظہ ہودن سے مگر پوچھا جائیگا اوسکی صحبت سی کہ آیا بجالایا اوسمین حق اللہ تعالی کا یا ضائع کیا اوسکو

روایت ہی کہ جب جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ روز قبل اپنے زمانۂ رحلت سے معاذ کو یمن کی جانب بھیجنے لگے عمامۂ متبرک سر مبارک پر رکھکے ساتھ ایک جماعت مہاجرین وانصار کے پیادہ پا بیچھے بیچھے معاذ کے چلے اور اونکو وصیتین فرماتی جاتے تھے معاذ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سوار ہون اور آپ پیادہ پا ہین اجازت ہو تو سواری سے اوترپڑون آپنے فرمایا ای معاذ مین ایسا سمجھتا ہون کہ اپنے ان قدمون کو مین براہ خدا مین رکھتا ہون ای معاذ مین تجھسے وصیت کرتا ہون ساتھ تقوی کے اور سچ بولنے اور اچھے کام کرنے اور ادای امانت اور ترک خیانت اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور نگاہداشت حقوق ہمسایہ اور دانشمند ہوجانے کے ساتھ قرآن کے اور نرمی کلام کے اور ساتھ سبقت کرنے کے سلام مین اور ڈرنے کے قیامت کی دن سے اور اختیار کرنے آخرت کی دنیا پر ای معاذ کسی مسلمان کو دشنام مت دینا اور کسی جھوٹے کی بات نہ ماننا اور کسی سچے آدمی کو جھٹلانا نہین اور امام عادل کی نافرمانی نکرنی ای معاذ تیرے واسطے مین دوست رکھتا ہون جو اپنے واسطے دوست رکھتا ہون اور جو اپنے واسطے بُرا جانتا ہون تیرے واسطے بھی بُرا جانتا ہون ای معاذ عیادت بیمارونکی بجالانا اور جنازہ ضعفا اور اہل حاجت کی جلدی ادا کرنی اور یتیمون کو اپنے پاس جگہہ دینی اور فقرا اور مساکین کے ساتھ اپنی نشست مقرر کرنی اور اپنے نفس سے انصاف لوگون کا دینا اور ایک قدم بھی طریقۂ راستی سے باہر نرکھنا اور راہ خدا مین کسیکو ملامت نکرنا ایسا نہو کہ تجھمین اثر کرجاوی پھر فرمایا اے معاذ اگر پھر میرے تیرے درمیان اسکے بعد ملاقات ممکن ہوتی تو البتہ وصیت کم کرتا مین لیکن قیامت تک پھر باہم اتفاق ملاقات کا نہوگا

روایت ہی کہ ایکدن گھر مین حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے آپ تشریف لائے فاطمہ زہرا اوسوقت اتفاقات سی تنور مین روٹیان پکا رہی تھین اور مارے شدت گرمی تنور کے تن نازنین اونکا بخار والون کی طرح گرم ہوگیا تھا جناب حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی کمال تواضع اور مکارم اخلاق کے باعث اعانت وموافقت مین اوس فرزند ارجمند کی چند روٹیان اپنے دست مبارک سی تنور مین لگائین پھر جو جو روٹیان کہ آپنے لگائی تھین سب اوسی طرح خام کی خام رہگئین اور جو جو روٹیان کہ فاطمہ زہرا نے تنور مین لگائی تھین پختہ ہوکر نکلی تھین فاطمہ زہرا انگشت حیرت دندان تفکر کے تلے دبا کر تعجب کرنے لگین کہ

۴ پکانا سیکھ کر دون
۴ اور نہ سیکھ کر دون
۴ شخص
۴ ۹ اور دوسرا کہ بعد من
چنان وچنین باید کرد
غیاث اللغات

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے کہ اللہ تائید کریگا حسان کی جبریل سے جبتک مخاصمہ اور مدافعہ
کرتا رہیگا وہ کفار سے یا برابری کرتا رہیگا اونکے ساتھ فخر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے
یون ہی شمائل نبوی مین لکھا ہوا + راوی ہین اسکی زوجہ سلطان انبیا + محبوبہ حبیب خداوند کبریا +
یعنی جناب عائشہ خاتون باحیا + حسان جب کہ خدمت اقدس مین آتے تھے + منبر پر اپنے خود اونھین
حضرت بٹھاتے تھے + فرماتے تھے کہ ہان میری مداح خوش بیان + اشعار سے تو اپنی زبان کر گہرفشان +
ہوتی تھے نعت پاک مین جسدم وہ تر زبان + خوش ہوکے دیتے تھے یہ دعا سرور زمان + روح القدس سے
اسکی مدد ای قدیر کر + تو فن شاعری مین اسے بے نظیر کر + روایت طبری نے ذکر کیا ہی کہ ایک سفر مین
آپنے ایک بکری کے ذبح کو حکم دیا صحابہ نے آپسمین ایک ایک کام تقسیم کرلیے ایک صحابی اوٹھے اور کہا مین
ذبح کرونگا ایک نے کہا کھال مین کھینچ دونگا ایک نے کہا گوشت مین بناونگا ایک نے کہا مین پکاونگا حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جنگل سے لکڑیان مین اوٹھالاونگا صحابہ نے کہا یارسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم یہ کام بھی ہم کرلینگے آپکو اس سے کیا کام آپنے فرمایا مین جانتا ہون کہ اسے بھی تم لوگ کرلوگے
مگر مین برا جانتا ہون کہ تمھارے درمیان جدا ممتاز ہوکر بیٹھون اللہ تعالی کو یہ بات ناپسند ہی کہ
آدمی اپنے یارون مین ممتاز ہوکے بیٹھے اور کام مین شریک نہو پھر آپ جاکے جنگل سے لکڑیان اوٹھالائے
روایت ہی کہ ایکبار جوتی آپکی شکست ہوگئی تھی ایک صحابی نے کہا مجھے یہ جوتی آپ دین مین اسے
ٹانک دون آپنے فرمایا مین نہین چاہتا ہون کہ خود ممتاز رہون اور دوسرے سے کام لون روایت
شفا مین ہی کہ چند ایلچی نجاشی بادشاہ حبشہ کے آپکے پاس آئے تھے آپ بذات خاص اونکی خدمت کو اوٹھ کھڑے
ہوئے صحابہ نے عرض کی آپ ہم لوگون کو چھوڑ دین اونکی خدمت ہم لوگ کرلینگے فرمایا نہین ان سیھون نے
میری اصحاب کی خدمت اور تکریم بہت کی ہے مین دوست رکھتا ہون کہ بعوض اوسکے مین خود انکی
خدمت کرون روایت ہی کہ ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک صحابی کے ساتھ ایک جھاڑی مین
داخل ہوئے وہان سے دو مسواکین تراشین اونمین سے جو سیدھی تھی صحابی کو دی اور ٹیڑھی آپ رکھی
صحابی نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ احق ہین سیدھی مسواک کی لیے ارشاد فرمایا
مَامِنْ صَاحِبٍ يَعْتَبُ صَاحِبًا وَلَوْ سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ اِلَّا سُئِلَ عَنْ صُحْبَتِهٖ
هَلْ اَقَامَ فِيْهَا حَقَّ اللّٰهِ تَعَالٰى اَوْ اَضَاعَهٗ نہین کوئی پاس بیٹھنے والا کہ پاس بیٹھے اگرچہ

فان دوال ہر دو مضمون
حضرت پیر دستگیر رضی اللہ عنہ
دار الافاضل

علی العلماء المحدثین امام نووی نے رسالۃ البیان فی آداب حملۃ القرآن مین اس مسئلہ کو لکھا ہی اور ایک رسالہ مخصوص اس مسئلہ کے بیان مین انھون نے علیحدہ تصنیف کرکے احادیث ہی سے دلائل قویہ اسکے جواز کو ثابت کیا ہی اور امام غزالی رح نے لکھا ہی کہ اگر کوئی برسبیل اکرام کے جہان عادت ہو قیام کرے تو اسمین کچھ باک نہین اور شہاب خفاجی نے شرح شفا مین لکھا ہی کہ بعضے اسکی کراہت کی طرف گئے ہین اور احسن وہی ہی جو کہا قاضی زکریا نے شرح روض مین کہ یہ اہل علم وصلاح اور حکام عدول کی واسطے مستحب ہے بلکہ کبھی واجب ہوتا ہی جب اوسکے ترک سے ضرر کا خوف ہو جیسے بادشاہ ظالم اور مستحب ہی جب کوئی سفر سے آوے یا کوئی ذوی الارحام سے براہ تعظیم اور احسان کے دلیل اسکی فرماتا ہی آپکا انصار کو جب سفر سے چلے آتے تھے سَعْدٌ قُوْمُوْا لِسَیِّدِکُمْ کو اور حمل کرنا حدیث سعد کا کہ وہ بیمار تھے اور سوار آئے تھے پس آپنے قیام کا حکم اسواسطے دیا کہ اونکو گدھے پر سے اوتارلین خلاف ظاہر کے ہو اور آپ کھڑی ہوتے تھی فاطمہ زہرا رض کی واسطے جب وہ آپکے پاس آتی تھین انتہی کلامہ روایت ہی بخاری شریف مین عمر رض سے کہ فرمایا آپنے لَا تُطْرُوْنِیْ کَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰی ابْنَ مَرْیَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدٌ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ سبحان اللہ کیا تواضع کا کلام ہی فرماتے ہین مت حد سے بڑھاو تم لوگ ہمین مدح کرکے اور میری مدح مین حد سے تجاوز نکرو جسطرح مدح مین حد سے بڑھا دیا نصاریٰ نے مریم کے بیٹے کو مین تو ایک بندہ خدا ہون پس کہو تم مجکو اللہ کا بندہ اور اللہ کے رسول ف یعنی جسطرح نصاریٰ نے عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہدیا مجھی کبھی ایسا یا مثل اسکے نہ کہنا اور کیا اچھا کہا کہنے والی نے ع وَمَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّہِمْ + واحکم بما شئت مدحا فیہ واحتکم + ع مخوان او را خدا از بہر حفظ شرع وامر دین + دگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش انشا کن + اور سوا اسکے جو مدح ہی سو آپکے واسطے زیبا ہی اور وہ عین ایمان ہے شرح سفر السعادت مین ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شاعرون سے مدح اپنی سنتے اور اونکو عطیہ دیتے اجرت بخشتے اور آپکو مدح اپنی ذات شریف کی بہت خوش آتی اسواسطے کہ وہ علامت صرف ایمان اور دین خالص کی ہی اور ناشی ہوتی ہی محبت حق اور صدق محض سے اور بخاری شریف مین حضرت عائشہ رض سے روایت ہی فرماتی ہین کہ رکھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسان شاعر کی واسطے منبر مسجد کے اندر اور حسان اوسپر کھڑے ہوکر اشعار نعت کی پڑھتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے قریش کی ساتھ فخر مین برابری کرتے اور کفار اور مشرکین سے مخاصمہ کرتے یعنی آپکی مدح اور اونکی ہجو کرتے

---

۱۲ جمعہ شدہ وہابیہ
نصاریٰ کا فرقہ جسکا اوصاف
کشان مین ہی اور
جو فرقہ اہل اسلام
اور فرقہ اہل اسلام
جو کہ اہل اسلام
۱۲ امام نووی محمد یحیی
دوشمنی کردن ۱۲
غیاث ۱۲
بفتح اول وسکون
جیم ومثنات کردن
وبفتح دوم از
لبا الشقائی بفتح
اول ودوم جیم خواندہ
غلط ست ۱۲
غیاث اللغات

طرف جبریل کے کہ وہ اسمین کیا کہتے ہین پس اشارہ کیا مجھے جبریل نے کہ آپ تواضع کیجیے یعنی نبی عبد بنیا اختیار کیجیے پس مینے کہا مین نبی بصفت عبد رہونگا نہ بادشاہ کہا عائشہ رضی نے کہ آپنے پھر اسکے بعد کبھی تکیہ لگاکر نہ کھایا اور فرماتے کھاتا ہون جسطرح بندی کھاتے ہین اور بیٹھتا ہون جسطرح بندے بیٹھتے ہین ف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رسالت عامہ کی ساتھ سلطنت کو اختیار نفرمائی اور عبدیت کو اختیار فرمائی اسواسطے کہ صفت عبدیت آپکو بہت ہی پسند تھی جیسے اکثر حدیثون سے ثابت ہوتا ہے اور حضرات صوفیہ کے نزدیک مقام عبدیت سب مقامات سی اعلی اور اشرف ہی اسیواسطے حق تعالی نے مواقع کمال قرب اور عظمت و وصال یعنی معراج مین کہ سب مقامات سی اشرف و اعلی ہی آپکو بصفت عبودیت یاد فرمایا ہی سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ اور فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَآ اَوْحٰی تا اشارہ ہو کہ عبدیت کی مانند کوئی مرتبہ نہین سرّ اسکا یہ ہی کہ جان و مال عبد کا بالکل مولی کا ہوتا ہی عبد خود کسی تصرف کا مالک نہین ہوتا یہ امر نہ باپ بیٹے مین حاصل ہی نہ نوکر آقا مین اور مقام عبدیت کا تقاضا یہ ہی کہ عبد ہر لحظہ مولی سے ڈرتا رہے اور مولی سے کیسا ہی تقرب رکھتا ہو مگر اپنا کچھ حق اوسپر نہ سمجھے اور اسپر غرہ نہو اور برابر مولی سے اپنی عاجزی ظاہر کرتا رہے روایت ابی اُمامہ نے کہا کہ باہر تشریف لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصا پر تکیہ لگائے ہوے پس ہم لوگ آپکی تعظیم کی واسطے کھڑے ہوگئے آپنے تواضع کی راہ سے فرمایا کہ نہ کھڑے ہو تملوگ جسطرح عجمی کھڑے ہوتے ہین ایک دوسرے کی تعظیم کی واسطے اور فرمایا مین تو خدا کا ایک بندہ ہون کھاتا ہون جسطرح بندی کھاتے ہین اور بیٹھتا ہون جسطرح بندی بیٹھتے ہین روایت ہی انس رضی سے کہ صحابہ کے نزدیک کوئی شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبوب اور دوست تر نہ تھا اور صحابہ جب آپکو آتے دیکھتے تو کھڑے نہوتے تھے اسواسطے کہ سب جانتے تھے کہ قیام آپکو ناپسند ہی ف یعنی آپ باوجود علو منزلت کی تواضع کی راہ سے کھانے پینے اوٹھنے بیٹھنے پھرنے چلنے اور سب افعال و اخلاق مین سب سی محض بے تکلفانہ رہتے تھے بنظر شفقت عامہ اپنی کے باین لحاظ کہ بار بار کھڑے ہونے مین کہ ہر وقت کی میری آمد و رفت ہی لوگون کو تکلیف ہوگی اور ایسا نہو کہ اسکو لوگ سنت سمجھ لین اور اسکی عادت کرلین اجازت دی رکھی تھی کہ میری واسطے کھڑے نہ ہوا کرین صحابہ بمقتضای اکرام فوق الادب قیام نہین کرتے تھے اور اس حدیث کا یہ مطلب نہین کہ کھڑا ہونا کسیکی تعظیم کی واسطے منع ہی کیونکہ اور حدیثون سے جواز قیام کا شخص معظم کے واسطے براہ محبت و تعظیم ثابت ہوتا ہی کما لا یخفی

جب تو مجھے بغیر اپنا دین لیے نچھوڑیگا تو اب مین تیرے ساتھ بیٹھتا ہون پس بیٹھے آپ اوسکے ساتھ پھر پڑھی آپنے اوسکے پاس نماز ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی اور صحابہ اوس یہودی کو ڈراتے تھے کہ تجھے ایسا ویسا کرونگا پس تاڑ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہ صحابہ اوسے ڈراتے ہین آخر صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہودی آپ کو روکے آپنے فرمایا میری پروردگار نے مجھے منع کیا ہی کہ ذمی یا اور کسی پر مین ظلم کرون پھر جب کچھ چڑھا تو کہا یہودی نے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اور کہا آدھا مال ہمارا خدا کی راہ مین صدقہ ہی اور آپ جانین کہ واللہ مینے نہ کی یہ بات آپکے ساتھ مگر تاکہ دیکھون اور آزماؤن آپ مین آپکی صفت جو توریت مین لکھی ہی کہ محمدؐ بن عبداللہ ولادت اونکی مکے مین ہی اور ہجرت اونکی مدینے مین اور ملک اونکا شام مین نہونگے وہ درشت خو اور نہ کڑی بات کہنے والے اور نہ بازارون مین فریاد کرنے والے اور نہ وہ متصف ہونگے ساتھ فحش اور گفتار بیہودہ کے اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ پھر کہا اوسنے یہ سب میرا مال ہی اسمین حکم کرین آپ اوسطرح کہ اللہ تعالی آپکو آگاہ کرے اور وہ یہودی بڑا مالدار تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تواضع کا کیا حال کہیے آپ باوجود علو منصب اور نجابت اصل اور حسب اور رفعت رتبہ اور بلندی قدر ومرتبت اور حسن صورت اور جمال سیرت اپنے سب لوگون سے تواضع مین زیادہ تھے اور کبر آپ مین کچھ بھی نہ تھا اور آپکی کمال تواضع سے تھا کہ پروردگار عالم نے مخیر کیا تھا آپکو کہ آپ چاہین نبوت کی ساتھ بادشاہت اختیار کرین یا عبدیت اختیار فرمائین آپنے اپنی کمال تواضع اور زہد سے نبوت کی ساتھ عبدیت ہی کو اختیار فرمایا پس بحکم مَنْ تَوَاضَعَ اللّٰهُ رَفَعَهٗ اللہ کے حق تعالی نے آپکو سب خلائق سے عالی اور رفیع کیا اسوقت اسرافیل نے آپسے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالی نے بسبب تواضع آپکی اور باعث اختیار کرنے عبدیت کی سلطنت پر آپکو سردار اولاد بنی آدم کا کیا قیامت کے دن اور حشر کے دن اپنی قبر مطہر سے سب سے پہلے پہل آپ ہی نکلینگے اور قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کی واسطے آپ ہی کرینگے روایت ہی مشکوۃ شریف مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ حق کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ یا عائشہ رضی اللہ عنہا اگر مین خدا سے دنیا چاہتا تو ہمراہ آئنہ چلتے ہمارے ساتھ پہاڑ سونے کے آیا ہمارے پاس ایک بڑا فرشتہ کہ کمر اوسکی برابر کعبے کے تھی پس کہا اوسنے مجھے کہ رب تمہارا تمکو سلام کہتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر تم چاہو نبی عبد رہو اور اگر چاہو نبی بادشاہ رہو پس نظر کی مینے

نازبرداری کرونگا پھر جب وہ آپکی مجلس مبارک مین آتے آپ اونکی تعظیم واکرام زیادہ فرماتے اور ارشاد فرماتے مَرْحَبًا بِمَنْ عَاتَبَنِي فِيهِ رَبِّي ای مرحبا خوش آیا تو ای وہ شخص کہ تیرے حق مین پروردگار نے ہمارے ساتھ جھڑکی فرمائی اور جب آپ اونکو دیکھتے فرماتے تمھین کچھ حاجت ہو تو کہو اور اونکو آپ دو سفر مین مدینہ منورہ مین امام نماز کا کرکے تشریف لیگئے تھے اور آپ تخفیف اور یسر کو لوگون کی واسطے بہت دوست رکھتے اور فرماتے یَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا لوگون پر آسانی کرو دشواری نکرو روایت ہے ابوہریرہ رضہ سے کہ ایک اعرابی یعنی بدوی پیشاب کرنے لگا مسجد شریف مین پس کھڑے ہوے لوگ اوسکی جھڑکنے کو پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اچھا چھوڑ دو اسکا پیشاب نرو کو اور بہاؤ اسکے پیشاب پر ایک ڈول پانی سو تم لوگ بھیجے گئے ہو لوگون پر آسانی کرنی والے نہ لوگون کو متفرق کرنے کو پھر طلب کیا آپنے ایک ڈول پانی پس بہایا اوسکے پیشاب پر رواہ البخاری روایت ہے کہ گود مین لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لڑکی کو اور چھوہارا چبا کر اوسی چباتی تھے پھر پیشاب کردیا اوس لڑکی نے آپکی گود مین پس طلب کیا آپنے پانی اور بہایا اوسپر رواہ البخاری روایت ہے انس رضہ سے کہا انھون نے خدمت کی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دس برس پس نہین کہا آپنے ہمین اُف کبھی اور نہ کہا اوس کام کو کہ مینے کیا کیون کیا اور اوس کام کو کہ مینے نہ کیا رواہ البخاری روایت صحیح مسلم مین انس رضہ سے روایت ہے وہ کہتے ہین کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب لوگون سے احسن خلق مین پس بھیجا آپنے ہمین ایکدن ایک کام کو مینے بباعث صغر سنی اپنی کے کہا واللہ مین نہ جاؤنگا اور ہمارے جی مین تھا کہ جاتا ہون اوس کام کی واسطے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پس اوس کام کو مین چلا جاتا تھا آخر اک راہ پر پہونچا کہ وہان چند لڑکے کھیل رہے تھے بازار مین پس ناگاہ دیکھتا ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری پیچھے سے میری گردن پکڑی ہوے ہین پس مُنہ پھیر کر مینے آپ کو دیکھا کہ آپ ہنس رہے ہین فرمایا یا اُنَیْس تم گئے جہان جانے کو مینے تمھین کہا تھا مینے کہا ہان اب جاتا ہون یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت ہے انس رضہ سے کہ نہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیہودہ گو اور بدگو اور نہ لعنت کرنی والے اور نہ گالی دینے والے جب غصہ ہوتے اتنا فرماتے کیا حال ہے اسکا خاک آلودہ ہو اسکی پیشانی رواہ البخاری روایت کی بیہقی نے علی رضہ سے کہ ایک یہودی بڑا دانشمند تھا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کچھ دینار اوسکی قرض تھے اوسنے آپسے تقاضا کیا آپنے فرمایا ای یہودی میرے پاس ابھی کچھ نہین ہے کہ تجھے دون اوسنے کہا یا محمد مین تمسے جدا نہونگا جب تک تم میرا دین ادا نہ دوگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

ف ۵۱ یعنی ایام مین کہ آپ ہجرت کرکے مدینہ مین گئے مان انس کی اور بعضے اقربا اونکی انصار سے اونکو ملا دست مین آپکی کا اور ضعف مین چھوڑا اور وہ آٹھ یا دس برس رہے آپکے پس آنس نے دس برس کی مدت اقامت کی آپکی مدینہ مین تھی خدمت کی آٹھ یا نو برس کی

ف ۵۲ ایک کلمہ ہے کہ دلالت کرتا ہے اوپر کراہت اور زجر

ف ۵۳ یعنی کیون کیا تو نے یہ کام اور کیون نہ کیا تو نے یہ کام

ف ۵۴ اور اگر کچھ کہا آپنے تو یہ کہا کہ کیون کیا تو نے یہ کام اور کیون نہ کیا تو نے یہ کام

ف ۵۵ اور نہ لعنت کرنی والے کسیکو اور نہ بددعا کرنی والے کسیکو

ف ۵۶ اور نہ گالی دینے والے کسیکو

ف ۵۷ اور یہ بیان حسن خلق کا ہے

جانون کی دشمنو آیا مجھسے ڈرتی ہو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نہین ڈرتی ہو کہا اون سبھون نے تم درشت خو اور کڑے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر کہو ای عمرؓ قسم اوسکی کہ جان میری اوسکے ہاتھ مین ہی کہ نہ ملے شیطان تمسے کسی کوچہ مین مگر یہ کہ چھوڑ دے اوس کوچہ کو تمھارے خوف سے یعنی کترا کے دوسرے کوچہ کی راہ لے رواہ البخاری

روایت تفسیر فتح العزیز مین ہی کہ ایک دن جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد الحرام مین بیٹھے ہوے سرداران قریش عتبہ اور شیبہ پسران شیبہ اور ابوجہل بن ہشام اور حضرت عباس اور اور رؤسا کو جو بڑی دین اسلام اور بدی بت پرستی کی کمال توجہ و اہتمام سے بیان فرما رہے تھے کہ ابن ام مکتوم نابینا آئے آپنے سمجھا کہ یہ مرد بصیر ہین رنگ مجلس کا نہ دیکھینگے باتین بے محل کہینگے اور قطع کلام کرینگے اور باتین ہماری ان عمائد قریش کے ساتھ ناتمام رہجاینگی آخر ابن ام مکتوم بلا لحاظ پس و پیش مجلس کے آپکے پاس آکر بیٹھے اور کہا آپ مجھی فلان فلان سورۂ قرآن سکھاوین اور ذرا میری جانب متوجہ ہون کہ مین بہ مشقت تمام بغیر کسی ہاتھ پکڑنے والے کی پوچھتا پوچھتا آپکی مجلس تک پہونچا ہون آپنے بپاس خاطر اون عمائد کے سکوت فرما کر ارشاد کیا ٹھہرو وہ بصیر دو یا دم ٹھہر کے اپنے مطلب کی تکرار کیے جاتے تھے اور جلدی کرتے تھی بباعث ان حرکات نا ملائم اونکی سے کہ موجب تنگدلی سرداران کی تھین آثار کراہت کی چہرۂ مبارک پر ظاہر ہوے آپ نے تیوری چڑھائی اور اوس بصیر سے مُنہ موڑ کر کے اون عمائد کی جانب متوجہ ہوے اوس بصیر نے اپنے گھر کی راہ لی حق تعالیٰ نے بلحاظ اسکے کہ ایسا نہ کوئی سمجھے کہ آپ خاطر داری اغنیا اور اقربا کی کرتے ہین اور غربا اور اغیار سے اغماض فرماتے ہین فوراً جبرئیل امین کو سورۂ عبس لے کر بھیجا اور عتاب دوستانہ سنایا جون جون جبرئیل امینؑ اس سورہ کو پڑھتے تھے دم بدم رنگ چہرۂ انور بدلا جاتا تھا اور نہایت ڈر آپ پر طاری ہوا جب کَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ سُنا خوش ہوے اور رنگ چہرہ کا بحال ہوا جانا کہ یہ ایک عتاب دوستانہ ہی از راہ خیر خواہی اور لطف کی پھر آپ بمجرد نزول ان آیات کے اون سب سرداران سے جو مجلس مین ایکی بیٹھے ہوے تھے کچھ لحاظ و شرم و حیا نفرما کے از راہ کمال تواضع کے اوس بصیر کے پیچھے دوڑے اور اوسکے گھر جاکر بہت سی معذرتین کین اور پھر اوسے اپنے دولتخانہ مین لاکر اپنی چادر مبارک بچھا کر اوسے بٹھلایا اور پہلے سے اونکی تعظیم و توقیر بڑھائی تا مرہم اونکی جراحت کا ہو اور فرمایا اَنْتَ فِي عِيَالِ مُحَمَّدٍ مَا بَقِيتَ تو میری عیال مین در آیا جب تک تو زندہ ہے مین تیری

---

۵۵ اسواسطے کہ عتاب دوستون کا نشان ابقاے دوستی کا ہی کہ ع ویبقی الود مابقی العتاب یعنی جبتک عتاب و شکایت باقی ہی دوستی بھی باقی ہی تک عتاب

اپنے جد سے روایت کی وہ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن ہماری یہان مہمان تھے
اور آپ روزہ دار تھے مین آپکے افطار کے وقت ایک پیالہ دودھ اوسمین شہد ملا ہوا لایا آپنے جب اوسے
چکھا اور اوسکی شیرینی پائی فرمایا یہ کیا ہی مینے عرض کی اسمین شہد مینے ملایا ہی آپنے پیالہ ہاتھ سے رکھدیا
اور دودھ کو نہ پیا اور فرمایا مین اسے حرام نہین کہتا ہون مگر جو شخص کہ خدا کی لیے تواضع کرتا ہی خدای تعالی اوسے
بلندی دیتا ہی اور اگر وہ تکبر کرتا ہی تو حق تعالی اوسے خوار کرتا ہی ۵ از تواضع بلند گردد نام ✤ وز
تواضع رسیدہ اند بکام ✤ متواضع بزرگوار بود ✤ مظہر لطف کردگار بود ✤ اور فرمایا آپنے بزرگی تقوی
مین ہی اور شرافت تواضع مین اور تونگری یقین مین اور فرمایا جسے حق تعالی نے راہ اسلام دکھائی اور
صورت اوسکی اچھی بنائی اور حال اوسکا ایسا نکیا کہ اوس سے شرمانا چاہیے اور باوجود اسکے تواضع
اوسکی نصیب کی تو ایسا آدمی برگزیدگان حق سے ہی اور صحابہ کو فرمایا کیا سبب ہی کہ حلاوت عبادت کی
تم لوگون مین نہین پاتا ہون لوگون نے کہا حلاوت عبادت کیا ہی فرمایا تواضع اور فرمایا جب متواضع کو
دیکھو تو تواضع کرو اور جب متکبر کو دیکھو تو تکبر کرو تا حقارت اور مذلت انکی کھل جاے روایت ہے
انس رضہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک اونٹنی تھی عضبا نام اوس سے کوئی اونٹنی کبھی
سبقت نہین کرجاتی تھی پھر آیا ایک اعرابی سوار ایک اونٹ پر پس وہ اونٹ سبقت کرگیا آپکی اونٹنی پر
پھر یہ سبقت کرنا اوسکا شاق ہوا مسلمانون پر اور کہا سب مسلمانون نے عجب اور کراہت کی راہ سے
کہ اونٹ اوسکا سبقت کرگیا عضبا سے اپنے تواضع کی راہ سے فرمایا کہ حق ہی اللہ پر کہ اونچی نہین
کی جاتی ہی کوئی چیز دنیا کی مگر یہ کہ نیچا کرتا ہی اللہ اوسکو رواہ البخاری روایت ہی سعد بن ابی وقاص
سے کہ اذن چاہا حضرت عمر رضہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آنے کو اور آپکے پاس ازواج مطہرات
تھین کہ آپسے کچھ زیادہ نفقہ طلب کررہی تھین حتی کہ آوازین اپنی آواز پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے بلند کرتی تھین پھر جب عمر رضہ نے آپکے پاس آنا چاہا سب پردہ مین بھاگ گئین پس عمر رضہ آپکے پاس
آئے دیکھا آپ ہنس رہے ہین کہا ہنستا رہے اللہ آپکے دانت کو یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
میرے ماں باپ آپ پر قربان ہون خیر تو ہی فرمایا مین تعجب کرتا ہون ای عمر ان عورتون سے کہ میرے پاس تھین
جب تیری آواز اون سبھون نے سنی تو پردہ مین بھاگین کہا عمر رضہ نے آپ سزاوار تر ہین یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کہ رعب کھاتین یے عورتین آپ سے پھر عمر رضہ متوجہ ہوے طرف اون عورتون کے کہا ای اپنی اپنی

۵ اور فرمایا عیسی علیہ السلام نے تواضع کرو تم لوگ متواضعان دنیا مین کہ ہوتے ہین لوگ اصحاب منبرونکی ہونگے قیامت مین اور خدا کی قسم وہ آدمی کہ درمیان لوگون کے صلح دے دنیا مین کہ

اور نرمی سے کلام فرمایا پھر جب وہ چلا گیا عائشہ صدیقہ رضؓ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آپنے اوسے آتے دیکھا تھا تو ایسا ویسا فرمایا تھا پھر جب وہ آیا اوس سے بکشادہ پیشانی وانبساط کلام فرمایا آپنے فرمایا ای عائشہ کب مقرر کیا تو نے ہمین بہیودہ گو ای عائشہ قیامت مین خدا کے نزدیک بدترین آدمیان مرتبہ مین وہ ہوگا کہ چھوڑ دین اوسے آدمی سب بہ سبب شر اوسکے رواہ البخاری ف یعنی مین بھی اگر اوسکے ساتھ کج خلقی کرتا جیسا وہ تھا تو پھر میری بابت وہ نہ آتا اور اخذ علم وصلاح مجھسے نکرتا غرض نرمی کرنی آپکی اوسکے ساتھ بقصد تالیف قلوب کی تھی کہ تا مسلمان ہوجائین اوسکی قوم کہ یہ مرد رئیس اپنی قوم کا تھا مگر بد کہنے سے آپکی اوسکا ذلیل ورسوا کرنا نہ تھا تاکہ غیبت لازم آوی اگرچہ غیبت فاسق کی جائز ہی بلکہ آپ کو منظور اسمین اصلاح حال آدمیون کا تھا کہ تا اوسکی حقیقت حال سے مطلع ہوکر اوسکے ساتھ جھگڑین نہین اور اوسکے فریب مین نہ پڑین اور اس حدیث مین تنبیہ ہی است کو کہ بیرون اور سرکشون کے ساتھ مدارات کی ساتھ پیش آئین اور کہا قاضی عیاض نے معلوم نہین کہ وہ اوسوقت مسلمان تھا یا نہین اگر نہ تھا تو غیبت نہین اور اگر مسلمان تھا تو اسلام اوسکا خالص نہ تھا اور فتح الباری مین ہے کہ یہ مرد کہ نام اوسکا عیینہ تھا حضرت صدیق رضؓ کے زمانہ مین مرتد ہوکر مسلمانون سے لڑا تھا پھر حضرت عمر رضؓ کے وقت مین مسلمان ہوگیا

فصل دوم بیان تواضع وادب وحسن معاشرت سید عالم با عامہ مومنین واصحاب وخدم

تیسیر القاری مین ہی کہ تواضع وہ ہی کہ تعظیم کرے بزرگ بحسب عزت اور جاہ اور شان کے اپنے سے چھوٹے کی کہ نہ لائق مرتبہ اوسکی ہے جاہ اور تعظیم مین اور تعظیم اوسکی جو مافوق متواضع کے ہو وہ تواضع نہین ہی بلکہ ادا حق بزرگی کا اوسکی ہے ع تواضع نگردن فرازان نکوست اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی نے تواضع نہ کی کہ حق تعالی نے اوسکی عزت نہ بڑھائی اور فرمایا کوئی آدمی ایسا نہین کہ جسکے سر پر باگ نہو ہاتھ مین دو فرشتون کے جب وہ تواضع کرتا ہی تو وی فرشتے اوس باگ کو اوپر کھینچتے ہین اور کہتے ہین بارخدایا اسے اوٹھائے رہ اور اگر وہ تکبر کرتا ہی تو وی فرشتے اوس باگ کو چھوڑ دیتے ہین اور کہتے ہین بارخدایا اسے جھکائے رہ ع تواضع ترا ارجمندی دہد ۔ زروے شرف سربلندی دہد ۔ اور فرمایا خنک وہ آدمی ہی کہ تواضع کرے نہ بیچارگی سے اور نفقہ کرے اوس مال سے کہ معصیت سے اوسی نہین جمع کیا ہی اور رحمت کرے بیچارون پر اور ملا رہے حکما اور علما سے ابوسلمہ یحیی نے

۴ بجائے اسکے بعض نسخون مین ہی کہ اوسکی قوم کا یہ مرد رئیس تھا اور اپنی قوم کا تھا مگر بد کہنے سے آپکی اوسکا ذلیل ورسوا کرنا نہ تھا

۵ بیضاوی شریف

۶ بضم میم

۷ عیاش

۸ بفتحتین

آپکی جبین انور سے گرد صاف کر رہی ہین مین ہاتھ آپکی طرف چلا نہ سکا چاہا بائین جانب سے وار کرون دیکھا
اوس طرف ابوسفیان بن حارث آپکی چچازاد بھائی مسلح کھڑے ہین آخر آپکے پیچھے ہوکر چاہا کہ آپ پر وار کرون دیکھا
کہ شعلۂ آگ کا مثل برق کے نمایان ہوکر ہمارے اور آپکے درمیان حائل ہوگیا قریب اسکی تھا کہ مجھے جلاکر خاک سیاہ
کردے ناگہان مجھے آپنے دیکھا کمال شفقت و پیار سے فرمایا یا شَیْبَۃُ اُدْنُ مِنِّیْ اے شیبہ تو میری پاس آ مین
آپکے پاس آیا آپنے دست مبارک میری سینہ پر پھیرا اور فرمایا اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنْہُ الشَّیْطَانَ بخدا کہ آپ
سب لوگون سے اوسوقت میرے سامنے محبوب معلوم ہوتی تھے اوسوقت اگر میرا باپ بھی رہتا اور آپ سے
عداوت رکھتا تو اوسے بھی مین تہ تیغ کرڈالتا آخر بعد ختم لڑائی کے آپ خیمہ کے اندر تشریف لائے مین بھی لفظ
آپکی دیدار جمال پرانوار کی لیے خیمے کے اندر گیا آپنے فرمایا ای شیبہ خداوند تعالی نے چاہا وہ بہتر تھا اوس سے کہ تو
چاہتا تھا پھر اوسوقت مین مسلمان ہوگیا روایت ہی کہ ایک یہودیہ زینب نام جو رونی سلام کی سنا تھا کہ
آپ کو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہی سو اوسنے خیبر مین دست ہی کے گوشت مین زہر داخل کیا اور
بریان کرکے حضور اقدس مین ہدیہ بھیجا آپنے ایک لقمہ منھ مین ڈالا یارون سے فرمایا اسنے کھاو کیونکہ اس دست نے
مجھسے کہدیا کہ مجھمین زہر ملا ہی بشر بن براء صحابی نے اوس گوشت مین سے کچھ کھالیا تھا اونکا اوسی وقت
انتقال ہوگیا و برابر سال کے اندر مگر اوسی وقت سارا بدن اونکا سبز و سیاہ ہوگیا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے اوس یہودیہ کو بلاکے پوچھا کہ اس بکری کے دست مین تونے زہر ملایا ہی اوسنے کہا آپکو کسنی خبر دی
فرمایا اس ہڈی نے اشارہ کیا طرف ساق کے جو آپکی ہاتھ مین تھی پھر اوسنے کہا ہان مینے زہر اسلیے دیا تھا
کہ تمنے میرے باپ چچا شوہر کو مارڈالا کہ اگر آپ پیغمبر نہونگے تو ہم سب آپسے نجات اور راحت پائینگے اور اگر
آپ پیغمبر ہونگے آپ کو معلوم ہوجائیگا اور زہر کچھ ضرر نکریگا پھر آپنے اپنی قاتل پر بباعث قرب اوسکی کے قلب سے
تین بار پچھنا لگایا اور صحیح یہ ہی کہ اوس یہودیہ کو چھوڑ دیا اسواسطے کہ اپنی نفس کے واسطے کسی سے آپ بدلا نہین لیتے تھے
اور بعضون نے لکھا ہی کہ اوس صحابی کے عوض اوسکو آپنے قتل کروایا اور مواہب لدنیہ مین ہی کہ پچھنا لگانے سے
مادہ سمیہ خون کی ساتھ بالکل خارج نہوا بلکہ کچھ تھوڑا اوسکا اثر رہگیا آخر حیات تک کیونکہ اللہ کو منظور تھا کہ
آپکے مراتب شرف اور فضل کی تکمیل ہوجاوے مرتبۂ شہادت سے کذا فی نسیم الریاض شرح شفا قاضی عیاض روایت
ہی عائشہ صدیقہ رضؓ سے کہ ایک مرد نے طلب اذن کیا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاس آنے کو پس آپنے فرمایا
اسے آنے دو سو یہ برا بھائی صحبت کا ہی یعنی اپنی قوم مین برا ہی پھر جب وہ بیٹھا آپنے اوسکے ساتھ کشادہ پیشانی

ف ۱۵ دوست بکری کا بولا یا آنکو زہر دیا تھا اسطرح پر کہ اوسکا کلام ہوا آپکی کسی نے نہین سنا اور اگر چاہتا ۲۰ قاضی عیاض

اِلّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّکَ عَبْدُ اللّٰہِ وَرَسُوْلُہٗ یہ کہکے ماری شرم وحیا کے
سر جھکا کر عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ راست گوی ترین خلائق اور نیکو کار ترین
اور وفادار ترین مردم ہین اور مین غایت شقاوت اور نادانی سے اپنے برابر آپکی تکذیب کرتا رہا اب
عرض یہ ہی کہ حق تعالی سے آپ دعا کرین کہ سب بی ادبیان اور گستاخیان اور عداوتین جو مجھسے حضورًا
وغیبۃً سرًّا وعلانیۃً بہ نسبت ملاذمان وموالا کے صادر ہوئی ہین معاف کردے آپنے عکرمہ کے حق مین دعا کی
روایت ہی کہ ہبار بن اسود سے بڑی بڑی اذیتین آپکو پہونچی تھین منجملہ حرکات ناپسندیدہ اوسکی یہ تھا
کہ آپکی صاحبزادی زینب رضی اللہ عنہا کو جو مکے سے مدینہ کو آتی تھین نیزہ مارا تھا وہ ہودی سے گر پڑین اور بیمار ہوکر
مرگئین آپکو اسکا بڑا رنج تھا اوسکے قتل کا اذن عام دیا تھا روز فتح مکے کے آپنے ہر چند اوسے تلاش کیا
نہ ملا جب آپ مدینہ پھر گئے ایکروز مجمع صحابہ کبار کی ساتھ آپ بیٹھے تھے کہ ہبار نے آکر آواز دی کہ یا محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین مسلمان ہوکر آپکو آیا ہون اور پہلے اسکے راندہ درگاہ تھا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اور آپکی نظر مین گنہگار ہون اور بس شرمسار ہون
آپنے سر جھکا لیا اور عذر اوسکا قبول کیا اور اوسکے ساتھ ذرا بھی جھڑکی نفرمائی اور فرمایا ای ہبار مین
تجھسے خوش ہوا اور تیری خطا معاف کردی اسلام گناہان ماتقدم کو قطع کردیتا ہی روایت ہی کہ
وحشی قاتل حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل پر مسلمان سب بڑی حریص تھے روز فتح مکی کے وہ طائف کو بھاگا بعد
چندی کے وہان سے حضور مین حاضر ہوکر کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا
رَّسُوْلُ اللّٰہِ آپنے فرمایا تو وحشی ہی کہا ہان فرمایا اور کیفیت قتل حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیان کر جب بیان کر چکا آپنے فرمایا جا
اب پھر میرے سامنے نہ آنا وحشی نے زمانہ خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مین جس تلوار سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کیا
اوسی تلوار سے مسیلمہ کذاب کو واصل جہنم کیا اور کہا قَتَلْتُ خَیْرَ النَّاسِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَقَتَلْتُ
شَرَّ النَّاسِ فِی الْاِسْلَامِ روایت شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ روایت کرتے ہین کہ جب پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف حنین کے روانہ ہوے مینے آپکی موافقت کی باین نیت کہ جنگ مین فرصت پاکر
اپنے باپ بھائی کا بدلہ آپسے لون آخر ایام استدار جنگ مین ایک روز آپ گھوڑی سے اوتر کر بتہیۂ اسباب
اپنے مشغول تھے کہ مین بھی گھوڑی سے اوترا چاہا کہ آپکی داہنی جانب سے آکر کام آپکا تمام کرون عباس بن
عبدالمطلب کو دیکھا کہ مثل سد سکندری کے سفید زرہ مثل نقرۂ خام کے پہنے ہوے آپکی حفاظت کو واسطے کھڑے

جب مکہ فتح ہوگیا وہان سے بخوف اسکے کہ آپ اوسکو جان سے قتل کرواڈالینگے بھاگا اور طرف ساحل کے گیا اور اوسی دن ایک صحابہ کو شہید کیا جب یہ خبر آپکو پہونچی مسکرائے لوگون نے سبب تبسم ازراہ تعجب پوچھا کہ ایسے محل مین مسکرانا حکمت سے خالی نہین فرمایا اسلیے مسکراتا ہون کہ صحابہ مقتول ساتھ عکرمہ قاتل کے باہم ہاتھ ملاے ہوے بہشت مین چلے جاتے ہین یاران اور زیادہ متعجب ہوئے کیونکہ عکرمہ بحر کفر مین اسطرح ڈوبا تھا کہ اسلام اوسکا محال معلوم ہوتا تھا آخر عکرمہ کشتی پر بقصد یمن سوار ہوا ایک ایسی کڑک پیدا ہوئی کہ دریا مین موج پر موج اوٹھنے لگی اہل کشتی کے حواس پریشان ہوئے عکرمہ سے کہا ظاہر اکڑک کا آنا فقط تیری ہی کشتی مین بیٹھنے سے ہوا ہی سو تو کہہ لا الٰہ الا اللہ کیونکہ اس محل مین سواے حق تعالی کے کوئی فریادرسی نہین کرسکتا عکرمہ اس سے کچھ متنبہ ہوا پھر کیا دیکھتے ہین کہ دور سے ایک ضعیفہ اگر مقنعہ سر سے اوٹھا کر دریا کے کنارہ کھڑی ہوئی اہل کشتی نے لنگر ڈالے عکرمہ ایک ڈونگی پہ سوار ہوکر اوسکے پاس آیا دیکھا کہ ام حکیم اوسکی بی بی ہی اور ام حکیم بعد فتح مکے کے مسلمان ہوگئی تھین اوسنے عکرمہ سے کہا ای عکرمہ مین کریم ترین اور حلیم ترین خلائق کے پاس سے آئی ہون اور کچھ اوصاف کمال آپکے جہان تک اوس سے ہوسکا بیان کیے پھر کہا مینے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کی تھی کہ میرا شوہر حضور کے خوف سے بھاگ کر یمن کی جانب گیا ہی توقع مکارم اخلاق سے آپکی یہ ہی کہ اب آپ اوسے امان دین فرمایا مینے اوسے امان مین خداے تعالی کے دیا چاہیے جو کوئی اوس سے ملاقات کرے اوسکی ساتھ چھیڑ چھاڑ نکرے آپ مکہ کو پھر چل عکرمہ رضی نے کہا تو نے امان چاہا اور اونھون نے باوجود ایسی ایسی اذیتون کے جو مینے اونکو پہونچائی ہین امان دیا کہان ہان کرم واحسان اونکا اس سے بھی بڑا ہی کہ کوئی اوسکو بیان کرے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ وَشَفِیْعِ الْاُمَّۃِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آخر دونون مکے کو چلے آپنے اس سے ملہم ہوکر فرمایا یَاتِیْکُمْ عِکْرِمَۃُ بْنُ اَبِیْ جَھْلٍ مُؤْمِنًا مُھَاجِرًا فَلَا تَسُبُّوْا اَبَاہُ آپ اسی ذکر مین تھے کہ ام حکیم مونھہ پر نقاب ڈالے ہوے اپنے شوہر عکرمہ کے ساتھ حاضر ہوکر عرض کرنے لگی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عکرمہ کو مین لے آئی سبحان اللہ مرحبا آپنے ساری اذیتین عکرمہ کی بھولی بسری کردین اور مارے خوشی کے اسطرح اپنی جگہہ سے اوچھل پڑے کہ چادر دوش مبارک سے گر پڑی عکرمہ نے آپکی اونگلیون کا بوسہ لیکر آپکے سامنے کھڑے ہوکر عرض کی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ عورت کہتی ہی کہ آپنے اپنے غصے سے ہمین پناہ دی آپنے فرمایا ہان سچ ہی عکرمہ نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ

۵ امان بالفتح بخوف بودن و ایمنی و نیز نہار

۱۲۰ غیاث

۵۲ عکرمہ ابوجہل کا بیٹا مومن مہاجر ہوکر چلا آتا ہی اب اوسکے باپ کو کوئی بدی کے ساتھہ یاد نکرے

۵۳ عکرمہ کے دوستون نے عیب کرنے اوسکی زنون کو عار ہوتا ہی اور بیچہ پیدا ہونے سے محل نہین ہوتا ۱۲

مولوی سید شاہ امداد علی خان صاحب برکاتہ

عزم کی خبر نہو کہ ناگہان اونکے سر پر جا پہونچین حاطب بن ابی بلتعہ صحابی نے ایک قریش کو خط بمضمون عزم آپکے مکہ پر لکھا اور ایک عورت کو دیا کہ جیکے سے لیکر مکہ روانہ ہوے حق تعالی نے اس خط کی آپکو اطلاع دی آپنے حضرت علی اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو فرمایا کہ جھپٹ کر مکے کی راہ پر روضہ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورت مع خط کے جاتی ہی اوسسے لی آؤ یہ تینون صاحب گھوڑا دوڑاتے روضہ خاخ تک پہونچے وہان ایک عورت ملی ہر چند تلاش کی مگر اوسکے پاس خط نہ نکلا لوگون نے چاہا پھر چلین حضرت علی رضؓ نے تلوار نکال کر اوسے دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمین جھوٹھ خبر تو نہین دی ہی خط بیشک تیرے پاس ہی اگر مجھے ندیگی تو مین تجھے ننگا کرونگا تب اوسنے سر کی بالونکے جوڑی مین سے خط نکال کے دیا آپکی حضور مین لائے اوس خط مین لکھا تھا بنام سرداران قریش کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر جرار تمپر آتے ہین اور اگر وہ تنہا بھی تمپر قصد کرین تو خدای تعالی انکو تمپر غالب کرے تم اپنی فکر کرو آپنے حاطب کو بلا کی حال پوچھا اونھون نے بعد اقرار اسکے کہا کہ یہ فعل مجھسے از راہ ارتداد و نفاق یا تغیر اعتقاد کے نہین ہوا ہی بلکہ وجہ اسکی یہ ہی کہ اور سب مہاجرین کی مکے مین ایسی قرابت ہی جسکے سبب سے قریش اونکے وہان کے اقارب اور اہل و عیال کی نگہبانی کرینگے اور مین قریشی نہین ہون جس سے وے میرے عیال و اموال کی نگہبانی کرین فقط مجھے ایک حق اپنا قریش پر ثابت کرنا ہی اور مین بالیقین جانتا ہون کہ حق تعالی آپکو فتح دیگا میری اس لکھنی سے کچھ نہوگا آپنے بمقتضای رحمت عامہ اور حلم و شفقت تامہ اپنی کی فرمایا سچ کہتا ہی حضرت عمرؓ نے کہا قاتلک اللہ اللہ کی مار پڑے تجھپر باوجودیکہ تو جانتا تھا کہ آپنے اپنے مکے کی کوچ کی خبرین بند کردین ہین تو قریش کے آگاہ ہونے کو خط بھیجتا ہی پھر فرمایا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر حکم ہو تو گردن اس منافق کی مارون آپنے فرمایا ای عمرؓ یہ اہل بدر سے ہی اور تم نہین جانتے ہو کہ حق تعالی نے اہل بدر پر ایک توجہ خاص کی ہی اور اونکے حق مین فرمایا ہی اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم اور ایک روایت مین ہے فقد وجبت لکم الجنۃ کرو جو تمھارے جی مین آوے مینے تمھین بخش دیا یہ سنکر حضرت عمرؓ پر رقت طاری ہوئی رونی لگے اور کہا خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہی پھر آپنے حاطب کو روانہ کیا اور کچھ سزا نہ دی سبحان اللہ کیا بڑا خلق تھا بدی ابدی اہل باشد جزا۔ اگر مردی احسن الی من اسی روایت قصہ ایذا رسانی کا عکرمہ بن ابی جہل کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ اظہر من الشمس تھا

غرض اوسکو لشکر اسلام مین لائے حضرت عمرؓ نے ابوسفیان کو دیکھکر چاہا کہ اوسے قتل کرین حضرت عباسؓ نے کہا مینے اسے امان دیا ہی حضرت عمرؓ جھپٹے کہ حضور اقدس سے ابوسفیان کے قتل کی اجازت لی لین اور جاکر کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ ابوسفیان دشمن خدا و رسول بے ایمان آپکے چچا حمزہؓ کا قاتل اور آپکا دشمن جانی بلا امان آتا ہی مجھے حکم ہو تو اوسکی گردن مارون حضرت عباس نے کہا مینے اسے امان دیا ہی حضرت عمرؓ نے چاہا کہ آپکے کان مین کچھ کہین حضرت عباس نے دلیری کرکے سر مبارک آپکا اپنی بغل مین لے لیا اور کہا آجکی رات ہملوگ آپسے کانا پھوسی نہین کرتے حضرت عمرؓ اوسی طرح ابوسفیان کے قتل کے واسطے بالحاح تمام اجازت چاہتے تھے جب حضرت عمرؓ نے اوسکی شان مین زیادہ کچھ کلام کیا آپ نے اونکو روکا اور حضرت عباسؓ کو فرمایا اسوقت تم اسے اپنے خیمہ مین لیجاؤ صبح لے آئیو صبح کو جب آپ نے ابوسفیان کو دیکھا باخلاق پیش آئے اور سب اذیتین اوسکی پہلی عفو کردین اور نرمی اور شفقت سے فرمایا تجھپر افسوس ہی ای ابوسفیان کیا وہ وقت ابھی نہین آیا کہ تو اعتقاد کرے کہ سوا خدا کے اور کوئی قابل پرستش نہین ابوسفیان نے کہا میرے مان باپ آپ پر قربان ہون آپ کیسے بڑی حلیم اور کریم ہین کہ باوصف میری ایسی عداوت اور قساوت کی ایسی مہربانی فرماتے ہین واقعی سوا خدا کے اور کوئی معبود نہین نہین تو میری مدد کرتا پھر آپنے فرمایا افسوس ہی تجھپر ای ابوسفیان کیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تو میری رسالت کی تصدیق کرے کہا میری مان باپ آپ پر فدا ہون میرے دلمین تو ایسے ہی کچھ آتا ہی حضرت عباسؓ نے کہا اب تاخیر نکر کہہ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ نہین تو عمرؓ آئے ابھی تیری گردن کاٹ لینگے ابوسفیان نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کذا فی نسیم الریاض وغیرہ روایت ہی کہ یہی ہند بیٹی عتبہ کی بی بی ابوسفیان کی جسنے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ وغیرہ صحابہ کو مثلہ کیا تھا اور قصد ایذا رسانی کا اوسکی بہ نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور ہی اور کفر مین ید طولی رکھتی تھی بعد فتح مکے کے اپنے مُنہ پر نقاب اور برقع ڈال کے اور اور عورتونکے جھنڈ مین گھسکر اپنے کو انجان بناکر آپکی حضور مین حاضر ہوکر مسلمان ہوگئی بعد مسلمان ہونی کے پردہ مُنہ سے کھولا اور کہا مین ہند ہون آپنے کمال مکارم اخلاق سے سب خطائین اوسکی معاف کردین اور فرمایا جب تو مسلمان ہوگئی تو اچھا کیا اور اوسکے حق مین دعا خیر کی روایت ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مطیاری لشکر کشی کی مکہ پر فرمائی خبر ین بند کردین کہ قریش کو آپکے

مجروح ہوئے اور اس لڑائی مین آپکو بڑا صدمہ پہونچا اور دندان مبارک آپکے شہید ہوئے ابوسفیان
فی سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ آپکے چچا کو فریب دی کر وحشی کے ہاتھ سے شہید کروایا اور ہند
زوجۂ ابوسفیان نے آپکی نعش کے پاس آکر مثلہ کیا یعنی ہاتھ پانون اور ناک اور کان کاٹے اور اعضای
تناسل بھی کاٹ ڈالے اور پیٹ چیر کے دل اور کلیجا اونکا نکال کر دانتون سے چبا کر ڈال دیا اور اور صحابہ
بھی مثلہ کیے گئے آپکو اسکا بڑا ملال ہوا پھر بعد چند غزوات اور لشکر کشیان ابوسفیان کی مدینہ پر
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع لشکر ظفر پیکر فتح مکہ کے واسطے روانہ ہوئے راہ مین حضرت عباس
بن عبد المطلب آپکے چچا کہ مکہ سے اپنے اہل و عیال اور اسباب و اموال کے ساتھ بہ نیت ہجرت کہ مدینہ منورہ
چلے جاتے تھے آپکی قدمبوسی سے سرفراز ہوئے آپ اونکی ملاقات سے بہت خوش ہوئے فرمایا اسباب اپنا
مدینہ مین بھیج دو اور تم ہمارے ساتھ ہو تو پھر فرمایا عباس کی ہجرت آخری ہے جیسے میری نبوت آخری ہے
جب مکہ کی قریب مقام مرالظہران مین جو مکہ سے چار فرسنگ پر ہے رات کو پہونچے اور حسب الارشاد اور
موافق دستور عرب کے ہر آدمی نے اپنے آگے دس ہزار جگہہ آگ روشن کیے حضرت عباس رض کو
اہل مکہ کے حال پر رقت طاری ہوئی کہ اگر یکبارگی لشکر مکہ کو پہونچ جائیگا بغیر اسکے کہ قریش کو امان ملے
تو قریش سب تباہ ہو جاوینگے اونکا کچھ اثر باقی نہ رہیگا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچری پر سوار
ہو کر مکہ کو چلے کہ کاشکے کوئی مکہ کا لکڑہارا یا دودھ کا بیچنے والا یا اور کوئی مکے کا جانے والا ملجاتا تو
زبانی اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کی خبر کہلا بھیجتے کہ قریش مکہ سے
باہر آکر آپ سے تضرع و زاری طلب امان کرتے ادھر سے ابوسفیان اور بدیل حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی خبر بن دریافت کرنے کو آئے تھے ابوسفیان نے بدیل سے کہا کہ اسقدر لشکر اور اتنی آگ مینے کبھی
نہین دیکھی تھی غرض اسی خبر کا ادراک کی لیے ادھر اودھر دوڑے پھرتے تھے حضرت عباس رض کو ابوسفیان نے
پہچان کر کہا میرے ماں باپ تم پر قربان ہون کہو کیا حال ہی آپنے فرمایا وای بر تو یہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم لشکر مین دس ہزار آدمی کے ساتھ ہین افسوس ہی قریش کے حال پر ؎ زدوست ہر کہ نصیحت گیرد
اندر گوش ✻ بکام دشمن اگر میفتیش تو غم مخور و ش ✻ نہ گفتمت کہ چو پروانہ دور باش از شمع ✻ ولے چو آمدی
اکنون بروغن خود جوش ✻ ابوسفیان نے کہا اب کیا حیلہ کرون فرمایا اب تیری گردن ماری جائیگی خیر
چڑھ کے میرے ساتھ اس خچری پر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لیجا کر تجھے امان دلوا دون

۵ نفس ہا نفع
دشمن بمعنی جنازہ
خواہ میت مسلمان ہا
۱۲ غیاث اللغات
۵۲ بفتح اول
دفع الاشرار دشمن
دفع بمعنی بہتر
دعقوبت کردن
۱۲ منتخب
۵۳ بالفتح
۳۵ جنگ خوہ مومنین
باکفار ربجنت
اسلام بشرطیکہ
رسول اللہ علیہ
الصلوٰۃ والسلام
یا امام وقت زبان
جنگ ہمراہ باشد
واگر جنگ خود مومنین
باکفار بسر کردگی
امام وقت باشد
آنرا امیریہ گویند
۱۲ غیاث

اسکی بات کی تصدیق نکرو مینے پوچھا کہ پہلے دونون کون ہین لوگون نے کہا یہ جوان محمدؐ بن عبداللہ امین
نبوت کا دعوی کرتے ہین اور یہ اونکا چچا ہی اونکو جھٹلاتا ہی روایت ہی کہ جنگ بدر مین سید الشہدا
حضرت حمزہ رضؓ آپکے چچا کے ہاتھ سے کہ بڑے شجاع صفدر تھے خوب شجاعت اور کافر کشی ہوئی تھی
مسلمانون کو بڑی خوشی ہوئی تھی منجملہ اور کفار کے عتبہ باپ ہندزوجہ ابوسفیان کا امیر حمزہ کے ہاتھ سے
مارا گیا تھا اور کفار کی شکست ہوئی تھی ابوسفیان کو کہ سردار و رئیس کفار قریش تھا اور ہمیشہ جماعت یہود
اور قبائل قریش کو تحریک کرکے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنگ کو آمادہ رہتا تھا بڑا رنج ہوا
ایک لشکر بھاری جماعت یہود اور کفار قریش کا مرتب کرکے بقصد انتقام مدینہ منورہ پر چڑھ آیا آپنے
بھی مع لشکر ظفر پیکر مدینہ سے کوچ فرمایا اور آپ ہر طرح سے مسلح تھے یعنی زرہ پہنے ہوے کمر مین زین کیا دیم
خود کسی ہوے اور ذوالفقار خارا شگاف حمائل کیے ہوے نیزہ دست مبارک مین لیے ہوے ڈھال دوش مبارک پر ڈالے ہوے
اور آپکی تلوار پر یہ لکھا تھا ؎ فی الجبن عار و فی الاقبال مکرمۃ + والمرء بالجبن لا ینجو من القدر +
آخر قریب جبل احد کے جو مدینہ سے ایک فرسنگ ہی دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا اخون کفار سے وہ میدان
لالہ زار ہوا البتہ کفار کو ہزیمت ہوئی بھاگے لشکر اسلام کے لوگ غنیمت مین مشغول ہوے کفار فراریون نے
اس غنیمت کو غنیمت جانکر درہ کوہ سے کہ جانب پشت لشکر اسلام تھا ناگہان آکر ایسا حملہ کیا کہ اہل اسلام
حیران ہوے حتی کہ غایت شوریدگی اور بدحواسی سے مسلمانون نے مسلمانون کو مارا اکثر لوگ شہید
ہوے اور ستر صحابہ جلیل القدر بھی شہید ہوے جو بچے سو بھاگے ہرچند آپ پکارتے تھے کوئی نہ سنتا تھا
فقط آپکے ساتھ چودہ آدمی سات مہاجر سات انصار رہگئے تھے اور آپ تن تنہا لکھو کھا دشمنون کے
بیچ مین شیر کی طرح کھڑے تیر و سنگ سے دشمنون کو دفع کرتے تھے اور جبریل میکائیل داہنے بائین آپکے
اور جھنڈے کے جھنڈ اور ملائکہ آپکی محافظت کے لیے حاضر تھے پر کفار سے مقاتلہ نکرتے تھے آخر آپکے ساتھ
علی مرتضی رضؓ تنہا رہ گئے اور اور صحابہ محاصرہ مین آگئے جب کفار آپکی طرف حملہ کرتے علی مرتضی رضؓ اونکو ایک
وار مین صاف کرتے ؎ بجلی کی طرح تیغ چمکتی تھی ہر طرف + کرتی تھی رن کو صاف وہ آتی تھی جس طرف
آخر کفار کو مارتے مارتے تلوار آپکی ٹوٹ گئی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی ذوالفقار علی مرتضی رضؓ کو
دی آپنے اوس تلوار سے اتنی خونریزیان کین اسقدر کفار واصل جہنم کیے کہ آپنے فرمایا علی سنتی ہو رضوان
بہشت مین تمھاری تعریف کر رہا ہی ؎ لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار + علی شیر خدا اس سی بہت

اونکے قد پر راست نہین آتا تھا اوسنے اپنا قمیص اونکو پہنایا تھا آپنے واسطے دفع منکر اپنے چچا کی طرف سے اپنا قمیص اوسکو دیا اور نماز پڑھنا اسواسطے تھا کہ مشرکون نے صریحہ کے ۔ وز عبداللہ کو کہا تھا کہ ہم لوگ محمد کے جانے نہ دینگے پھر تجھے اجازت دیتی ہین کہ عمرہ کرلے اوسنے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مین سبقت نہین کرسکتا اسکے بدلے آپنے اوسکی حرمت رکھی اور نماز پڑھدی اور اوسکے لیے طلب آمرزش کی اور بھی اسواسطے تھا کہ اور اور منافقین آپکے کرم و احسان کو عبداللہ کی ساتھ جو آپکا بڑا دشمن تھا دیکھکر نفاق سے توبہ کرین اور جامۂ وفاق و اتفاق پہنین چنانچہ جب عبداللہ کے مرنے کے بعد منافقین مدینہ نے اپنے پیشوا کو محتاج دعا اور استغفار کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور آپکا اتنا بڑا احسان بہ نسبت اتنے بڑے دشمن کے ملاحظہ کیا ایک جماعت کثیرہ نے نفاق سے توبہ کی اور محلی حلیۂ اتفاق و ایمان سے ہوے یہ ہی شمہ بیان عظیم مکارم اخلاق اور اتساع حلم اور صبر کا آپکے کہ مومنین کا تو کیا حال کہیے منافقون کے ساتھ کہ پیچھے آپکے ایسی ایسی ایذائین دیتے اور روبرو آپکے تملق اور چاپلوسیان کرتے یہ معاملہ تھا اور ہرچند بحکم یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ کے یعنی ای نبی لڑائی کر کافرون سے اور منافقون سے اور تندخوئی کر اونپر آپکو حکم ہوتا تھا کہ انکی ساتھ سختی اور غلظت کرین مگر یہ آپکی دروازہ رحمت اور عفو اور استغفار کا اونپر کشادہ کرتی تھی اور انکی حق مین دعا اور استغفار کرتے تھے حتی کہ جب یہ آیہ نازل ہوا سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ برابر ہے اگر تم منافقین کے واسطے استغفار کرو یا نکرو تب آپنے فرمایا مخیر کیا مجھے پروردگار نے استغفار اور عدم استغفار مین پس مینے استغفار ہی کو اختیار کیا پھر جب یہ آیہ اوتری اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ اگر تم ستر مرتبہ بھی ان منافقون کے واسطے استغفار کروگے تب بھی اللہ اونکو ہرگز نہ بخشیگا آپنے فرمایا مین ستر مرتبہ سے بھی زیادہ انکے واسطے استغفار کرونگا آخر جب اس سے بھی منع کیے گئے کیا کرین اور یہ غایت حلم اور عفو آپ کا تھا اور اغماض کرتا تھا اونکی اذیتون سے سبحان اللہ وبحمدہ من تفسیر روح البیان و تفسیر کبیر و شفار روایت طارق بن عبداللہ نے کہا کہ مین ایک بازار مین عرب کی دیکھتا ہون کہ ایک جوان چلا جاتا ہی اور ایک مرد پیچھے سے اوسکے اوسکو پتھر مارتا جاتا ہی اتنکہ پانون اوسکے خون آلودہ ہوگئے ہین اور وہ جوان کہتا تھا اَیُّهَا النَّاسُ قُولُوا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تُفْلِحُوا اے لوگون کہو لا الہ الا اللہ فلاح پاؤگے اور وہ مرد پیچھے اوسکے کہتا تھا اَیُّهَا النَّاسُ لَا تُصَدِّقُوا هٰذَا فَاِنَّهُ یہ جھوٹا

انصار کو آپ فرمائین کہ اوسے قتل کر ڈالے آپنے فرمایا لوگ کہینگے کہ محمد اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہی پھر آپنے ابن اُبی سے کہا یہ بات تو نے میرے حق مین کہی ہی کہا خدا کی قسم نہین زید جھوٹا ہی آپنے زید کو فرمایا تمھاری سماعت نے کچھ خطا تو نہین کی کہا نہین فرمایا تمھین شبہ تو نہین ہوگیا کہا نہین پس یہ آیہ نازل ہوا يَقُولُونَ لَئِنْ رَّجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ جب یہ خبر ابن اُبی کے بیٹے عبداللہ بن عبداللہ بن ابی کو کہ صحابی جلیل القدر اور مخلص المومنین سے تھے پہونچی انھون نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمین آپ چھوڑ دین مین اوسکا سر ابھی کاٹ کر آپکے پاس لے آتا ہون فرمایا مت قتل کر اپنے باپ کو پھر جب ابن اُبی نے چاہا کہ مدینہ منورہ مین داخل ہو عبداللہ اوسکے بیٹے نے اوسے روکا اور تلوار کھینچکر کھڑے ہوگئے اور باپ کو مدینہ جانے سے مانع ہوئے اور کہا اگر تو نہ اقرار کریگا کہ عزت اللہ اور اوسکے رسول ہی کو ہی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ضرور مین تیری گردن مارونگا جب ابن ابی نے اپنے بیٹے کو اسمین بہت آمادہ پایا کہا اَشْهَدُ اَنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنَا اَذَلُّ مِنَ الصِّبْيَانِ اَنَا اَذَلُّ مِنَ النِّسْوَانِ پس اپنے عبداللہ کو فرمایا جَزَاكَ اللّٰهُ عَنْ رَّسُوْلِهٖ وَعَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ خَيْرًا پھر مدینہ منورہ مین آکر ابن اُبی تھوڑے دن کے بعد مرگیا عبداللہ اوسکے بیٹے نے آکر آپ سے کہا کہ آپکا اگر کوئی قمیص ہو تو اوسمین میرے باپ کو کفن دیا جاوے اور آپ اوسکی نماز پڑھدین آپنے اوسکی تکریم کی اور اوسکی دل کے خوش کرنے کو اپنا قمیص کفن کو دیا اور ابن ابی کے جنازہ کی نماز پڑھی پس حضرت عمر رض اُچھلے اور کھینچا آپ کو آپکی جامہ کے ساتھ اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ نماز پڑھتے ہین ایسے منافقون کے سردار پر اور وہ فلان فلان روز ایسا ویسا بکتا تھا آپنے مسکرا کے فرمایا ای حضرت عمر چھوڑ دو مجھے عمر اوسی طرح آپکو منع کیے جاتے تھے پس کھینچ لیا آپنے جامہ اپنا عمر رض کے ہاتھ سے اور کہا ہٹو مجھسے ای عمر پھر آپنے جب اوسکی نماز پڑھ دی حق تعالی نے یہ آیہ اوتاری وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ اور نماز نہ پڑھ انمین کسی پر جو مرجاوے کبھی اور نہ کھڑا ہو اوسکی قبر پر تب منافقین کے جنازہ کی نماز پڑھنے سے آپ باز رہے اور یہ غایت صبر اور حلم اور شفقت اور رحمت آپکی تھی امت پر مگر جب بارگاہ ایزدی سے ممنوع ہوئی کیا کرین اور بعضے کہتے ہین کہ یہ قمیص پہنانا آپکا ابن ابی کو بعوض اوسکی تھا کہ آپکے چچا عباس رض کو جب بدر مین اسیر ہوکر آئے تھے اور جامہ کسیکا باعث طول قامت اونکے

اللہ عزوجل کے نہ ہوئی مینے کہا مین یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہونگا پس مین آپکے پاس آیا اور آپ صحابہ کی ساتھ بیٹھے تھے پس یہ بات آہستہ مینی ایسے کہی آخر بہت شاق ہوئی یہ بات آپ پر اور متغیر ہوگیا چہرہ انور آپ کا اور غصے ہوے آپ حتی کہ مینے دوست رکھا کہ مین نے یہ بات آپسے کہی ہوتی پھر فرمایا آپنے موسیٰ اس سے زیادہ اذیت دیی گئے ہین پھر صبر کیا ہی رواہ البخاری روایت ہی کہ جب بنی المصطلق کی شکست ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع صحابہ کبار مدینہ منورہ کو منصور و فتحیاب ساتھ غنائم کثیرہ کی روانہ ہوے اثنار راہ مین جہجاہ اجیر یعنی نوکر سے عمرؓ کے اور سنا جہنی منافق سے جو حلیف ابن اُبی رئیس المنافقین تھا آپسمین لڑائی ہونے لگی جہجاہ نے مہاجرین کو آواز دی اور سنان نے انصار کو پس جمال سنان جو فقرار مہاجرین سے تھے جہجاہ کے پلہ پر ہوکر سنان کو طپانچہ مارا سنان نے ابن ابی سے اسکی شکایت کی ابن اُبی غصہ ہوا اور جمال کو کہا تو اس وجہ کا ہوا کہ ہم لوگون کو مارے کیا طپانچہ ہی کھانے کو محمد ﷺ کی صحبت ہم لوگون نے اختیار کی ہی وَاللّٰہِ مَا مَثَلُنَا وَمَثَلُھُمْ اِلَّا کَمَا قِیْلَ سَمِّنْ کَلْبَکَ یَأْکُلْکَ قسم خدا کی میری اور اونکی کہاوت ایسی ہوئی جیسے مثل کہتے ہین کہ اپنے کُتّے کو پال کر فربہ کر رکھ آخر وہ تجھی کو کھائیگا اور اُبی کے ایک گروہ اسکی قوم کے تھے کہا وَاللّٰہِ لَئِنْ رَّجَعْنَا اِلَی الْمَدِیْنَۃِ لَیُخْرِجَنَّ الْاَعَزُّ مِنْھَا الْاَذَلَّ واللہ اگر مدینہ ہم پہونچینگی تو محمد ﷺ کو وہان سے نکال دینگے اعز اپنے کو سمجھا اور اذل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پھر اپنی قوم کی طرف متوجہ ہوکر کہا تم لوگون نے اپنے سے یہ بلا سر پر لی ہی تم لوگون نے اپنی جان پر کیا کیے داخل کر دیے انکو اپنے شہر مین اور تقسیم کر دیے انکو اپنے مال و اسباب مین اللہ اگر روک لیتے تم لوگ جمال اور اوسکے ہمراہیون سے کھانا تو نہ چڑھ بیٹھتے یہ تمھاری گردنون پر اور قریب تھا کہ یہ لوگ بھاگ جاتے تمھارے دیار و بلاد سے سواب نہ خرچ کرو انپر یہان تک کہ متفرق ہوجاوین محمد ﷺ کے پاس سے اپنے اپنے قبائل اور عشائر کی طرف پس زید بن ارقم انصاری نے باوجود اپنے چھوٹے سن کے اسکو سنکر کہا واللہ تو ہی ذلیل قلیل مبغض ہی اپنی قوم مین اور ہماری حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو عزت ہے اللہ کی طرف سی اور قوت ہی مسلمانون کی کہا ابن اُبی نے چپ رہو مین تو کھیل کرتا ہون پس زید نے یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہو بہو پہونچائی آپکا چہرہ متغیر ہوا عمرؓ نے فرمایا مجھ حکم ہو تو اس منافق کی گردن مارون آپنے فرمایا مہاجرین و انصار مین بڑی لڑائی ہوگی پھر حضرت عمرؓ نے عرض کی تب کسی

۱۲ معالج النبوۃ

۱۳ احسن الحسنین

اہل مدینہ مراد ہین واسطے یعنی جہجاہ اور سنان نے انصار مین یہ بات کہی تھی

دو قول اس مضمون کے آئے ہین

پہلا قول یہ ہی کہ جہجاہ نے کہا میرے اونٹ کو اور سنان نے کہا میرے گھوڑے کو اور حقیقت مین سنان کا تھا

پھر نکلا اوس کنوے مین ایک پتھر کہ اوسکے تلے بال تھے آپکے سر مبارک کے جو کنگھی کرنے مین گرتی ہین
اور دندانہ کنگھی کے اور وتر یعنی زہ کمان اوسمین گیارہ گرہین دی ہوئین و بروایتی موم کی مورت بشکل
آپکی بنی ہوئی اور اوسمین سوئیان چبھوئی ہوئین پس نازل ہوے جبریل علیہ السلام معوذتین یعنی سورۂ ناس
اور فلق لیکر کہ ان دونو سورتون مین بھی گیارہ آیہ ہین پس جون جون آپ ایک ایک آیہ کو پڑھتے جاتے تھے
اوسکی ایک ایک گرہ کھلتی جاتی تھی اور سوئی نکلتی جاتی تھی اور ہر سوئی نکلنے پر درد کم ہوتا تھا حتی کہ جب پوری دونون سورہ
پڑھ چکے اور گیارہ گرہین کھل گئین بالکل تکلیف آپکی جاتی رہی اور وہ دونون مرد جنکو آپنے خواب مین
دیکھا تھا وہی جبریل اور میکائیل علیہما السلام تھے پھر فرمایا عائشہ رضہ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کیون فاش نہین کر دیتے آپ اس امر کو اور رسوا نہین کرتے ان جادوگرون کو فرمایا خدای تعالی نے
ہمین شفا دی اب کیا کام ہی کہ اس امر کو لوگون پر فاش کرون مجھے یہ بات ابھی نہین معلوم ہوتی سبحان اللہ
آپ کیسے بڑے حلیم اور صابر تھے کہ باوجود علم و قدرت کی مسلک تفویض و تسلیم اختیار کیا اور لبید
بن اعصم کے ساتھ جھڑکی اور عذاب تو کیا کرینگے کہ اوس سے کبھی اسکا ذکر بھی نہ کیا حتی کہ وہ مر گیا
اور جادو امر حقیقی ہی وہمی نہین اور سحر کی تاثیر سے آپکی نبوت وغیرہ مین ذرہ بھر بھی نقصان لازم
نہین آتا بلکہ ظہور سحر کی تاثیر کا آپ مین علامت ہی آپکی نبوت اور صدق پر کیونکہ کفار فجار آپ کو ساحر
کہا کرتے تھے اور مقرر ہی کہ سحر ساحر مین تاثیر نہین کرتا اور یہ معوذتین کا پڑھنا علاج روحانی تھا اور علاج
جسمی وہ ہی کہ سر مبارک مین آپنے پچھنا لگایا اور یہ دال ہی اوپر کمال حکمت و حذاقت آپکی جیسا اطبا حاذق
اس سے خوب واقف ہین کذا فی البخاری و شفا و شرح وغیرہا روایت ہی بخاری مین عائشہ صدیقہ سے
کہ آئے یہود کے ایک گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور کہا اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ یعنی
تمپر موت ہو کہا عائشہ رضہ نے وَعَلَيْكُمْ وَلَعَنَكُمُ اللّٰهُ وَغَضِبَ اللّٰهُ بلکہ تمھین پر موت ہو
اور لعنت کرے تمپر اللہ اور غضب ہو اوسکا تمپر فرمایا آپنے مَهْلًا يَا عَائِشَةُ عَلَيْكِ بِالرِّفْقِ
وَإِيَّاكِ الْعُنْفَ وَالْفُحْشَ آہستہ رہو اے عائشہ رضہ نرمی کرو اور کڑی بات اور بیہودگی سے بچو
کہا عائشہ رضہ نے کیا آپنے نہین سنا جو ان بیہودون نے کہا فرمایا آپا تمنے نہ سنا جو مینے کہا مینے رد کیا
انپر پس قبول ہوئی میری دعا اونکی شان مین اور نہ قبول ہوگی اونکی دعا میرے حق مین روایت ہے
عبد اللہ رضہ سے کہ کچھ مال غنیمت کا آپنے تقسیم کیا پس ایک مرد انصاری نے کہا واللہ یہ قسمت بوجہ

اور دوسری روایت مین ہی کہ
ایک شخص اوریا اوسنے ایک
شکوہ درخت خرما کا اوسمین مورت
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کی موم کی بنی ہوئی تھی اور
اوسمین سوئیان چبھوئی ہوئی تھین
اور ایک دھاگا جسمین گیارہ
گرہین پھر جبریل علیہ السلام دو تین
لیکر آئے آیت پڑھی ایک ایک گرہ
کھلتی تھی اور جب ایک سوئی نکالتے
آپکو راحت ہوتی تھی اور آیات

سورہ اخلاص

اور بعض نسخون مین ہی کہ
اوسمین سوئیان چبھوئی ہوئی تھین

فتح الباری

اور بعض نسخون مین ہی کہ
اوسمین سوئیان چبھوئی ہوئی تھین

علیہما کذا فی الشفا **روایت** فضالہ بن عمرو نے کہا کہ سال فتح مین مینے چاہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرون اور آپ طواف مین تھے جب مین آپسے نزدیک ہوا آپنے فرمایا ای فضالہ کیا اپنے جی مین تم کہہ رہے تھے چاہتے ہو کہ رسول خدا کو مار ڈالو مینے کہا نہین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس آپ ہنسے اور میرے واسطے استغفار کیا اور دست مبارک اپنا میرے سینہ پر رکھا پس مطمئن ہوگیا دل ہمارا سو قسم ہی خدا کی کہ اپنے میرے سینہ سے ہاتھ بھی نہ اوٹھایا تھا کہ میرے دل مین حق تعالیٰ نے سب چیزون سے زیادہ آپ کو محبوب کر دیا از مدارج النبوۃ **روایت** کہا واقدی نے جب پھیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیبیہ سے بماہ ذی حجہ سن چھ مین تو آئے یہود لبید بن اعصم کے پاس اور کہا تم ہم لوگون مین بڑے جادوگر ہو اور محمد نے ہملوگون پر جادو کیا ہے سو تم اونپر جادو کرو ہم بعوض اسکے تمھین کچھ دینگے پس اوسنے آپ پر جادو کیا پھر تاثیر سے اوسکی چالیس روز تک آپکو ضعف اور نسیان کا زور رہا اور فقط دنیا کے امور مین آپکی خاطر مبارک مین کھٹکا ہوتا تھا کہ فلانا کام مینے کیا ہی حال آنکہ آپنے وہ کام نکیا ہوتا چھ مہینے تک و بروایتے سال بھر تک اوسکا اثر آپکی ذات مین باقی رہا اسی درمیان مین ایک رات عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے آپنے فرمایا تمھین معلوم ہی خدای تعالیٰ نے مجھے فتویٰ دیا ہی جس بات مین مینے اوس سے استفتا کیا تھا یعنی میری دعا قبول کی آئے میری پاس دو مرد ایک تو میرے سرہانے بیٹھا اور دوسرا میرے پانون کے پاس تب کہا اوسنے جو پانون کے پاس بیٹھا تھا اوسکو جو میرے سر کے پاس تھا کہ اس مرد کا کیا حال ہی اور درد اسکا کس سبب سے ہی کہا یہ مطبوب ہے یعنی اسپر جادو کیا گیا ہی کہا کسنے جادو کیا ہی کہا لبید بن اعصم یہودی نے کہا کس چیز مین جادو کیا ہی کہا کنگھی اور اون بالون مین جو کنگھی کرنے مین گرتے ہین اور غلاف شگوفہ خرمای تر مین کہا اسکو کہان رکھا ہی کہا ذی اروان کے کنوے مین پتھر کے تلے پس آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوس کنوے پر اپنے چند صحابہ کے ساتھ اور فرمایا یہ وہی کنوان ہی جسے مینے خواب مین دیکھا ہی اور پانی اوس کنوے کا سرخ تھا جیسے منہدی کا بھگویا ہوا اور درخت اوس کنوے کی تھے جسطرح شیطانون کے سر یعنی بدشکل پس نکالا اوس کنوے سے اوس جادو کو اور ایک روایت مین ہی کہ بھیجا اوس کنوے پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی اور زبیر اور عمار رضی اللہ عنہم کو پس کھینچا اون لوگون نے پانی اوسکا

پاس سے آتا ہون روایت کی طبرانی نے کہ پکڑ لائے لوگ ایک مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پاس اور کہا کہ یہ مرد آپکو جان سے مارنے کا ارادہ رکھتا ہی پس فرمایا اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوسکے جی کی اطمینان کی واسطے لَنْ تَرَاعَ لَنْ تَرَاعَ تو مت ڈر تو مت ڈر اور اگر تو میرا قتل چاہتا تو ہمپر مسلط نہ کیا جاتا کیونکہ اللہ تعالی نے محفوظ رکھا ہی ہمیں سب آدمیون کے شر سے روایت ابتدا بعثت مین قریش اور اہل جاہلیت یعنی کفار حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو ایسی بڑی بڑی شاق شاق اذیتین اور تکلیفین دیتے کہ کوئی سوا آپکے اونکو برداشت نہین کر سکتا پھر جب اللہ تعالی نے آپکو اونپر غالب کیا اور وہ سب ہر طرحسے آپکی قبضۂ قدرت مین آگئے اسطرح پر کہ آپ اونکو چاہین مار ڈالین یا قید کرین یا چھوڑ دین اور اون سب کو یقین کامل ہوا کہ اب ہم سب کی سب ماری گئے آپ ہم سب کو جڑ پیڑ سے اوکھاڑ دینگے پھر جب آپ مکّہ معظمہ مین اوترے اور سب مسلمان مطمئن ہوے آپ بیت خدا مین تشریف لاے اور اپنی راحلہ پر سات بار اوسکا طواف کیا اور چوگان سے حجر اسود کا استیلام کیا پھر جب طواف سے فارغ ہوے عثمان بن طلحہ کو بلا کر اوس سے کنجی کعبے کی آپنے لی پھر اوسکو کھولکر اوسمین داخل ہوے پھر اوسکے دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ صَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ سچا ہوا وعدہ اللہ کا اور مدد کی اوسنے اپنے عبد کی اور بھاگے احزاب پھر فرمایا ای معشر قریش مَا تَقُوْلُوْنَ اِنِّیْ فَاعِلٌ بِکُمْ کہو کیا ظن ہی تمھارا اب کیا کرینگے ہم تمھارے ساتھ کہا سبھون نے آپ ہمارے ساتھ اچھا کرینگے آپ بھائی کریم بیٹے بھائی کریم کے ہین اور ہمپر ہر طرحسے قادر ہین پس فرمایا آپنے کہتا ہون جیسا کہا میرے بھائی یوسف نے لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ آج نہین کچھ الزام تمپر آج بخشے اللہ تمکو اور وہی سب مہربانون سے مہربان پھر فرمایا اِذْھَبُوْا فَاَنْتُمُ الطُّلَقَاءُ جاؤ سوم سب کے سب آزاد ہو کذا فی الشفا و شرحہ للشہاب روایت انس رض کہتے ہین کہ تنعیم کے پہاڑ سے اسّی مرد نماز صبح کے وقت حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے قتل کرنے کو اوترے اور سب پکڑے گئے پس آزاد کر دیا سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے پھر اوتارا اللہ جل شانہ نے یہ آیہ وَھُوَ الَّذِیْ کَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ عَنْھُمْ بِبَطْنِ مَکَّۃَ مِنْ بَعْدِ اَنْ اَظْفَرَکُمْ

بعد اسکے کنجی پھیر دیا عثمان بن طلحہ کو پھر کنجی عثمان نے طلب کی آپکی اضافت کی اور کنجی اپنے بھائی شیبہ کے حوالہ کی اور ابتک کنجی کعبہ کی ہاتھ مین بنی شیبہ کے ہے ۱۲ معارج النبوۃ ۵۲

اگر فضائل قریش اوس جگہ پر حضین باندھے کہ کھڑے کھڑے اور مارے جوش کی کانپ رہی تھے کہ یہ شخص ہمارے ساتھ کیا کریگا ۲۸۶ ج

ہماری شان مین ۱۲ معارج النبوۃ

بتوسط ۱۲ قریش سے

اور معاف کر دینے اور چھوڑ دینے کی

قادر ہونے کے اوپر

فرمایا ۱۲ معارج النبوۃ

اسکا جو تونے میرے ساتھ کیا کہا نہین فرمایا آپنے کیون قصاص نہ لیا جائیگا تجھسے کہا اسواسطے کہ
آپ بدی کے عوض بدی نہین کرتے پس ہنسی حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فرمایا ایک مرد کو کہ ایک
اونٹ پر اسکے چھوہارے اور دوسرے اونٹ پر جو لادے ۵ بدی را مکافات کردن نیکی بر اہل صورت
بود بخروی یعنی کسانیکہ پی بردہ اند بدی دیدہ و نیکوئی کردہ اند اور سنن ابوداود مین
اسطرح پر ابوہریرہؓ سے روایت ہو وہ کہتے ہین کہ ایکدن جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
ہم لوگون کے ساتھ بیٹھے ہوے باتین بول رہے تھے پھر وہان سے آپ اوٹھے تاکہ وہان کو
تشریف لیجائین ہم بھی آپکے ساتھ اوٹھکر چلے ناگاہ ایک آدمی گنوار جنگلی آپکے پاس آیا اور چادر
مبارک کو آپکی سر مبارک سے زور تمام کھینچا حتی کہ گردن مبارک آپکی سرخ ہوگئی اور قریب تھا کہ سر مبارک
آپکا دیوار مین ٹکرین کھاے آپنے اوس گنوار کی طرف متوجہ ہوکر کے فرمایا کہ تو کیا غرض رکھتا ہے
کہو اوسنے کہا یہ دونون اونٹ پر ہمارے جنس غلون سے بار کرو کے مجھے دیجیے اسواسطے کہ جو مال
تمھاری پاس ہی وہ سب مال خدا کا ہی تمھارا یا تمھارے باپ کا نہین ہی آپنے فرمایا تو سچ کہتا ہی کہ
مال میرا اور میرے باپ کا نہین ہی پر بزور سے کھینچا جو تونے مجھے کھینچا ہی یہ تو میرا حق ہی مین قصاص
اسکا تجھسے لونگا اوسنے کہا مین ہرگز قصاص اسکا نہ دونگا اور اس حالت مین آپ کمال بشاشت سے
مسکرا رہے تھے جب ایک ساعت اسی گفتگو مین گذری ایک شخص کو آپنے بلاکے فرمایا کہ ایک
اونٹ پر اسکے چھوہارے اور دوسرے پر جو لادکے اسے دو روایت شرح شفا مین ہی کہ ایک
غزوہ مین مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوپہر کی وقت ایک ببول کے درخت کی تلے اکیلے قیلولہ
مین تھے اور سب صحابہ بھی جدا جدا قیلولہ مین تھے کہ غورث بن حارث جو بڑا شجاع اور سب
پہلوانون کا سردار تھا ننگی تلوار اپنے ہاتھ مین کھینچے ہوے آپکے سرہانے ناگہان آکر کھڑا ہوگیا
اور کہا آپکو تین بار کہ مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي اب کون روکنے والا اور بچانے والا ہی تمکو مجھسے آپنے
فرمایا اللہ تعالی پس گر پڑی تلوار اوسکے ہاتھ سے اور لے لی آپنے اوس تلوار کو اور فرمایا مَنْ
يَمْنَعُكَ مِنِّي اب کون ہی جو ہمارے پنجے سے تجھے چھوڑاے پس کانپ گیا وہ اور کہا کن خیر
اَخٍ اپنے دشمن کو ہر طرح سے قابو مین لاکر چھوڑ دینے والے اچھے لوگون کی صفت اختیار کر و پس آپنے
اوسے چھوڑ دیا اور عفو کیا پھر آیا غورث اپنی قوم مین اور کہا مین تمھارے پاس بڑی حلیم بڑی کریم کے

قَرَّ عَيْنِيْ يَا سَلَامُ عَمِّيْ حَمْزَةَ یہان آپکا یہ حال تھا وہان حمزہؓ کی کیفیت یہ تھی کہ رات بھر
مین چالیس بار آپکے آستانۂ عالی پر آے اور اظہار محبت اور اشتیاق دوستی کا کر جاتے تھے آخر صبح ہی
خدمت مین سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف لاے آپکی نظر جب اونپر پڑی فرمایا چچا ہمارے
تمھاری درمیان وعدہ آج مسلمان ہونے کا ہوا ہی اب وعدہ پورا کیا چاہیے عرض کیا ایسا ہی کرونگا
مگر آج بھی کچھ اوس کلام سے جو کل پڑھا تھا پڑھو آپنے سورۂ رحمن کے چند آیات وَالنَّجْمِ وَالشَّجَرُ
يَسْجُدَانِ تک سنائی کہا ای نور چشم جگر گوشہ ہمارے واسطے اسی قدر بس ہی معلوم ہوا کہ نجم و شجر کسی
مخلوق کے لیے سجدہ نہ کرینگے اب گواہی دیتا ہون کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ پھر حمزہؓ کے مسلمان ہونے سے شب مشرکان عرب کی شکست ہوئی اور روی بہت دل شکستہ
ہوے روایت نسیم الریاض مین ہی کہ خیبر سے کچھ مال غنیمت کی آئے تھے اور آپ تقسیم فرما رہے تھے
ذوخویصرہ تیمی نے آپکو کہا یا حضرت عدل و انصاف سے تقسیم کیجیے سو یہ تقسیم تمھاری موافق امر
اللہ تعالی کے نہین ہی بس نہ زیادہ کیا آپنے اوسکے جواب مین مگر یہ کہ بیان کر دیا اوسکا جہل جو آپکی
عدالت فی القسمت سے تھا اور سمجھایا اوسکو اور فرمایا وَيْحَكَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ خِبْتَ
وَخَسِرْتَ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ کیا کہتے ہو کون عدل کریگا اگر مین ہی نہ عدل کرونگا نامراد اور زیانکار
ہوتا تو اگر مین عدل نہ کرتا پس کہا حضرت عمرؓ نے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ حکم دین
ہمین کہ اسکی گردن مارون فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معاذ اللہ لوگ کہینگے کہ محمدؐ اپنے
اصحاب کو قتل کرتے ہین روایت بخاری شریف مین انسؓ سے مروی ہی کہا انھون نے کہ ایکدن
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ چلا جاتا تھا اور آپکے جسم مبارک پر ایک بردنجرانی
غلیظ الحاشیہ تھی پھر دیکھا مینے ایک اعرابی کو کہ آپکے پاس آیا اور چادر مبارک کو آپکی بڑی زور سے
اوسنے کھینچا حتی کہ دیکھا مینے کہ اوسکے زور کے کھینچنے سے گردن مبارک مین آپکی خراش آگئی اور گردن
مبارک آپکی چھل گئی پھر کہا اعرابی نے یا محمدؐ لاد دو میرے یہ دونون اونٹ پر کچھ مال سی اللہ کے
جو تمھارے پاس ہی سو تم نہ لاد دوگے ہمکو اپنا یا اپنے باپ کا مال پس چپ رہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم پھر فرمایا مال تو اللہ ہی کا ہی اور مین اوسکا بندہ ہون اوسکے حکم سے اوسکی مال مین تصرف
کرتا ہون پھر فرمایا وَيُقَادُ مِنْكَ يَا اَعْرَابِيُّ مَا فَعَلْتَ اور قصاص لیا جائیگا تجھسے اے اعرابی

آپکی خدمت مین حاضر ہوے اپنے ایک سے پوچھا کہ تو فرشتونمین کس فرقہ کا ہی اور کس درجہ کی قوت اور قدرت تجھے ہی عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین سب دریا پر موکل ہون اگر آپ فرماوین تو مین سب دریا کو حکم کرون کہ ایکبار سب اُبل پڑین اور طوفان نوح کی طرح آسمان و زمین کو تہ و بالا کردین کہ آپ ان طاغی باغی قوم عرب سے رہائی پائین آپنے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر دوسری سے پوچھا تیری قدرت کس درجہ کی ہی عرض کی مین ہوا پر موکل ہون ارشاد ہوتو تمامی مکہ اور اہل مکہ کو قوم عاد کی طرح ایک جھوکے مین برباد کردون اور آپکو شرارت سے ان بدبختون کی چھڑاون آپنے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم تیسری سے پوچھا تجھ مین کیا قدرت ہی عرض کی آفتاب پر موکل ہون اجازت ہو تو آفتاب کو ان کفار کے سرون کے ایسا قریب کردون کہ مغز انکے کھولنی لگین اور سبکے سب مرجائین اور آپکو انکے شر سے نجات ملے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم چوتھے سے پوچھا تیرا زور کیا ہی عرض کی مین پہاڑون کا فرشتہ ہون فرمان ہو تو کوہ بوقبیس کو جڑ سے اوکھاڑ کر ہوا پر اوڑادون اور مکے اور مکے والے پر گرادون تاکہ سب خاک مین ملجائین اور آپکو انکی ایذا سے رہائی ملے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم پھر فرمایا ای فرشتو تمھین حق تعالی نے جب میرا تابعدار کردیا ہی بس مین جو کہون سو کرو مین دعا کرتا ہون تم آمین کہو انھون نے کہا سمعا و طاعۃ سرون پر آنکھون پر آپکا فرمانا ہی آپ آسمان کی طرف ہاتھ اوٹھا کر دعا کرنے لگے کہ خداوندا ہم لوگون سے اپنے سب قسم کے عذاب اوٹھالے اور میری قوم کو راہ راست دکھلا اور صلاحیت مین لا کہ میری قوم میری رسالت کو نہین جانتی اور میرا حق نہین پہچانتی اور وہ فرشتے آمین کہتے تھے بعد دعا کی آپکے حق مین مرحبا و آفرین کہنے لگے کہ یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حق تعالے آپکو جزاے خیر عنایت فرماوے حق تعالی نے ہمین اور انبیا علیہم السلام کی پریشانی کے وقت اونکی پاس بھیجا ہی سبھون نے اپنی اپنی قوم پر بددعائین کی ہین اور طلب عذاب کیے ہین مگر یہ آپ ہی کا کام ہی کہ باین ایذا رسانی اونکی باوجود ارشاد حق تعالی اور حاضری ہمگون کے پھر بھی اونکے حق مین آپنے دعاے ہدایت کی فرمایا ای ملائکہ مجھے پروردگار عالم نے رحمت عالمیان بنایا ہی نہ سبب عذاب آدمیان پھر فرشتون نے آپکے رخصت ہوکر جناب باری مین ہو بہو اس حال کو جاکر عرض کیا القصہ یہان باوجود اسکے آپکا چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کے مسلمان ہونے پر لگا ہوا تھا اوس رات کو نماز مین گذاری اور یہ دعا کی اللھم

کہ مارو اس ساحر کو مارو اس کذاب کو فرمایا عباس رض کہان تھے کہا وہ فریاد کر رہی تھے کہ اپنے
فرزند پر رحم کرو اپنے کنبے پر رحم کرو حضرت حمزہ زار زار روئے اور کہا ہمپر کھانا پانی حرام ہی جبتک
اپنے بھتیجے محمد کی طرف سی کفار سے بدلا نہ لون پھر اسی طرح تین دن رات بی آب و دانہ رہکے
آخر اپنی زرہ پہنی اور تلوار کو حمائل کیا اور کمان ہاتھ مین لیکر گھوڑے پر سوار ہو کر جہان مشرکان عرب
مجتمع تھے کوہ صفا پر جا پہونچے آخر جب طواف سی فارغ ہوئے مشرکین پر گھوڑا دوڑا کر پہونچے
اور پوچھا ای اہل قریش کسنے میرے برادر زادہ پر یہ ظلم پہونچایا ہی ابوجہل لعین نے سبکے پہلے سبقت کر
کہا کہ مینے فرمایا ای بدبخت کیا سبب ہوا کہ تونے اوس فرزند ارجمند کو ایذا دی لات عزیٰ کی سوگند
اگر مین اوسوقت رہتا تو ایک دم مین تم سبھون کے سرون کو بلا دریغ تن سے جدا کر دیتا یہ کہکر
گھوڑے سے کودے اور ابوجہل پر اسطرح کا ن چلائی کہ سات جگہہ سر اوسکا پھٹ گیا پھر حمزہ مسجد الحرام
مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو طلب کرتی ہوئے پہونچے دیکھا کہ آپ ایک گوشہ مسجد مین رو بجانب
کعبہ بیٹھے ہوئے ہین نزدیک جاکر سلام کیا آپنے کچھہ التفات نکیا پھر دوسری بار کہا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
يَا ابْنَ اَخِيْ آپنے کچھہ التفات نکیا اور لڑی گوہر ابدار اشک آنکھون کی سیپ سی گرانی لگے اور فرماتی تھے
چھوڑ دو مجھہ ایسے بیکس کو کہ اوسکے نہ چچا ہی نہ باپ نہ مان ہی نہ بھائی نہ کوئی مددگار نہ کارگذار نہ یار
نہ غمگسار نہ انیس ہی نہ محرم اسرار ؎ آہ کاندر زمانہ محرم نیست ؎ ہیچکس زار حال زین غم نیست
بایدم ساخت با جراحت دل ؎ ار کسی چون منت ہم ہست ؎ دم نیارم زدن ز سوز درون ؎
کہ کسم غمگسار و ہمدم نیست ؎ قصۂ غصۂ کہ من دارم ؎ باکہ گویم کہ ہیچ محرم نیست ؎ حمزہ رض نے
قسم کھائی کہ ای فرزند ارجمند تیری ہی پاسداری کو مین آیا ہون فرمایا ای چچا قسم اوس خدا کی کہ
مجھے بر امتی خلق کی طرف بھیجا ہی کہ اگر تم ان مشرکون کے ساتھہ اتنا مقاتلہ کرو کہ اونکے لہو ہی لہو لہان
ہو جاؤ اور اس قوم بے ادب کو اپنے گھوڑے کی ٹاپ سے روند ڈالو مگر ہرگز اسکی کچھہ مزدوری تمکو نہ ملیگی
جبتک میرا کلمہ نہ کہوگے پھر چند آیات اوائل سورۂ مومن اور سورۂ طٰہٰ کی آپسے پڑھوکے سنی دل اونکا
بی اختیار ہو گیا کہا آجکی رات سوچکر صبح تمہارے پاس آکر ایمان لاونگا پھر حمزہ رض وہان سے اپنے
گھر چلے آئے وہان حق تعالی نے اپنے حبیب کی پاس خاطر جبرئیل فرشتے بھیجے فرشتہ پہاڑ کا فرشتہ
فرشتہ آفتاب کا فرشتہ ہوا کا باین حکم کہ جو کچھ آپ فرمائین اوسپر بلا تاخیر فورًا عمل کرین جب چار دن

اس دین کے وصف مین پڑھے مشرکون نے جب اوس بت سی آپکی تعریفین سنین اوسے اوٹھاکر
زمین پر دے مارے اور ریزہ ریزہ کردیے اور نسبت سحر کی آپکی طرف کرنی لگے اور ایذا اور اہانت مین
آپکی مشغول ہوئے ابوجہل ملعون اورون سے زیادہ آپکے ساتھ سب وشتم کرنی لگا اور اور اشقیانے
روی مبارک کو آپکے خون آلودہ اور موی متبرک کو گرد آلودہ کیا مگر آپ اپنے کمال حلم وصبر سے بحکم وَاِذَا
خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا ہرچند انھون نے بہت اذیتین دین مگر کچھ اونکی حق مین
متعرض نہوئے اسی قدر فرمایا ای اہل قریش مجھے کیون مارتے ہو حال آنکہ مین اللہ کا رسول ہون
آخر آپ بادل محزون ایک گوشہ مسجد مین سر جھکاے بیٹھے خدیجہ کبری کو خبر ہوئی اپنے گھر سے روتی
فریاد کرتی ہوئی دوڑین آپ کو تلاش کرتی تھین اور کہتی تھین مَنْ رَاٰی الْحَبِیْبَ مُحَمَّدًا
کسی نے میری حبیب محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہی ؎ بگرد ہر سرکوی نشان ہمی پرسم
نشان یار خود ازاین و آن ہمی پرسم ؎ زیار ماندہ جدا ام مثال تن بیجان ؎ بہر کہ میرسم از حال جان ہمی پرسم
آخر جب بی تو عبار سر وروی اور جبہ بشکوی سے آپکے جھاڑتی تھین اور فرماتی تھین حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٌ
عُدْ وَاحَقَّكَ وَانْكِرُوْا مَعْرِفَتِكَ حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٌ لَا یَعْلَمُوْنَ اِنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْهِمْ
اتفاقات سی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کہ تیراندازی مین بڑے مشاق تھے شکارگاہ مین ایک ہرن کے
درپی تھے کہ اوسی تیر لگائین ناگاہ ہرن نے انکی طرف مونہہ پھیرکے بزبان فصیح کہا ای حمزہ تم تیر ہمارے
اوپر چلایا چاہتے ہو مگر جو درپی قتل تمھارے بھتیجے کی ہے اوسپر تیر نہین چلاتے اگر تم یہ تیر اوسی پر چلاتے
تو تمھارے واسطے بہتر تھا اس سے کہ ہماری طرف دوڑے آتے ہو حضرت حمزہ رضی متعجب ہوکر گھر چلے آئے
کنیز نے اونکے سامنے کھانا رکھدیا اور زار زار رونے لگی حضرت حمزہ نے حال پوچھا اوسنے کہا کہ اگر
محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسے یتیم ہوتے کہ حسب ونسب اونکا معلوم نہوتا پر تمھاری یتیمون کے
شمار مین ہوتی یا ایک شیرخوارہ ہوتے کہ تمھارے کسی قبیلے کی طرف منسوب ہوتے تو اونکے ساتھ ایسی بات نہوتی جیسے
تمھارے بھتیجے اور نورچشم دیدہ کی ساتھ ہوئی حمزہ رضی اسبات سی بہت گھبرائے اور کہا ای افسوس تجھپر
کیا ہوا محمد پر اور کیا اذیت پہونچی اوسکو اوسنے سب حال مشرکین کی نسبت حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے کہہ سنایا فرمایا ای وای لاری چچا اونکی ابوطالب کہان تھے کہا مکے کی باہر مواشی کی
تلاش مین گئی تھے فرمایا ابولہب کہان تھا کہا یہ جاہل سخت دل حق ناشناس مشرکین کو ترغیب دیتا تھا

پہونچے فرمایا یا معشر قریش کہو لا الٰہ الا اللہ ولید نے ابوجہل سے کہا تم کیا کہتے ہو اس مجمع مین
محمدؐ کو شرمندہ کردون ابوجہل لعین نے اوسے سوگندی دی کہ جہانتک تجھسے اس بارہ مین ہوسکے
تقصیر نہ کرو ولید بلیدا وٹھا اور اپنے بت کو کاندھے پر رکھے ہوئے آپکے پاس آیا اور کہا ای محمدؐ
تم کہتے ہو کہ میرا خدا میری رگ جان سے نزدیکتر ہی آپنے فرمایا ہان ایسہی ہی اوس ملعون نے کہا اسوقت
میرا خدا میری گردن پر ہی اور سب دیکھتے ہین تم بھی اپنے خدا کو دکھلاؤ چونکہ ساحت دل اون سب جہال کا
نور عقل سے منور نتھا آپنے سوای چپکے کے کچھ جواب نہ دیا یہ سب پھر بت کی عبادت مین مشغول ہوئے
اور کہنے لگے ای ہمارے سیدای ہمارے مولی ای ہمارے معبود ہم چاہتے ہین کہ ہمین محمدؐ کے
قتل پر تو یاری دے فوراً ایک دیو نے بت کی پیٹ سی آواز دی اور مذمت مین آپکی اور اس دین کی
چند بیتین پڑھین جب ان ابیات کو آپنے سنا بادل ملول گھر کو پھرے مینے آپسے پوچھا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتین اس بت کی آپنے سنین فرمایا ہان شیطان ہر بت کی پیٹ مین گھسکر کے
انبیا کے قتل پر رغبت دلاتا ہی اور کوئی شیطان اور دیو یہ بات نکریگا مگر یہ کہ جلد مارا جائیگا پھر دو تین
راتین اسیطرح گذر گئین اور مین آپکی خدمت مین تھا کہ ناگہان کسی نے آکر آپکو سلام کیا مینے اوسکا
سلام سنا مگر اوسکو دیکھا نہین آپنے اوسکا جواب دیا اور پوچھا تو اہل آسمان سے ہی کہا نہین فرمایا
جن ہی کہا ہان پوچھا یہان آنے کا کیا سبب ہے کہا مینے سنا ہی کہ مسعر حبنی نے بت کی پیٹ مین آکر آپکے
حق مین سخنان ناشایستہ کہے ہین اور آپکو اوس سے ملال ہوا ہی مین اوسکی مکافات مین اوسے
کوہ صفا پر ایک وادی مین واصل جہنم کیا اور آپکو اور سب مسلمانون کو اوسکے شر سے چھوڑایا اب حضور سے
میری یہ درخواست ہی کہ علی الصباح پھر کوہ صفا پر آپ تشریف لائین وہ جماعت اوسی طرح بت کی پرستش
مین ہوویگی اور پھر آپکے بارہ مین اوسی بت سے کچھ کہلائینگی مین چاہتا ہون کہ اوسی بت کی زبان سے
آپکی مدح اور آپکے دین کی ترویج کی باتین سب کو سنادون کہ دوستون کی آنکھون مین اس سے ٹھنڈک
حاصل ہووے پھر وہ رخصت ہوا آخر وہ شب اس وعدہ کی انتظار مین بہت دشواری سے کٹی صبح آپکے
ساتھ مین کوہ صفا پر گیا مشرکان اوسی طرح اپنی عبادت مین تھے آپنے وہان پہونچکر کلمۂ توحید کی
اونکو ہدایت کی وہ سب غایت انکار سے بت کو سجدہ کرنے لگے اور بہزار تضرع اوس سے استدعا
مذمت آپکی لیے کرنے لگے ناگاہ اوسی جنی عبداللہ نے اوس بت کی پیٹ سے چند اشعار آپکی اور

بھر اپنے پوچھا
ترا نام کیا ہی
کہا مسعر حبنی
او سکا نام
عبداللہ
رکھا او سنے
بت کی پیٹ مین
سے کہا

کمتر نہین ہون مجھے بھی لیجائیگا حق تعالی نے اوسکے بارہ مین یہ آیہ اوتارا اَفَرَءَيْتَ الَّذِي كَفَرَ
بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا اَطَّلَعَ الْغَيْبَ تا فرد ا روایت ہی کہ ابی
بن خلف اور عقبہ بن ابی معیط ان دونون سے باہم بڑی دوستی تھی اور ایکے ساتھ دونون عداوت
جانی رکھتے تھے ایکدن عقبہ آپکے پاس آیا تھا اور آپکا کلام دلپذیر سنتا تھا جب ابی معیط ملعون کے
پاس گیا یہ ملعون عقبہ سے بہت رنج اور اوسپر بہت غصہ ہوا اور کہنے لگا تو محمد کے پاس کیون گیا
اور بات اونکی کیون تو نے سنی اب مین ہرگز تیرا منہ نہ دیکھونگا اور تجھسے کچھ بات چیت نکرونگا اور
تیری ساتھ نشست و برخاست موقوف کردونگا اور اسپر قسمین کھائین عقبہ ہرچند آیکے دین
متین سے تبرا کرتا تھا وہ مانتا تھا در آخر اوسنے کہا کہ خیر اگر تو محمد کی طرف اپنا تھوک پھینکے
تو مین تجھسے صلح کرون پھر اوس بدبخت نے بپاس خاطر اوس ملعون کے تھوک اپنا حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی طرف ذالاسرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے غایت حلم وصبر سے اوسکے حق مین
بددعا نکی صبر و سکوت فرمایا پروردگار عالم نے آپکی طرف سے اوسکے بارہ مین یہ آیہ اوتارا وَيَوْمَ
يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا يٰوَيْلَتٰى
لَيْتَنِي لَمْ اَتَّخِذْ فُلَانًا خَلِيْلًا لَقَدْ اَضَلَّنِيْ عَنِ الذِّكْرِ بَعْدَ اِذْ جَآءَنِيْ روایت
بخاری نے جبیر بن مطعم سے روایت کی ہی کہ درمیان اسکے کہ وہ چلا جاتا تھا ساتھ جناب
حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وقت پھرنے آپکے حنین کی لڑائی سے پس آپکے ساتھ
چپٹے اعرابی اور اموال غنیمت حنین کے آپسے مانگنے لگے حتی کہ انکے مانگتے لیگئے آپ کو طرف
درخت ببول کے پس اُچک لی ببول نے چادر مبارک کو آپکی یعنی اٹک گئی چادر مبارک اوسمین
پس ٹھہر گیے آپ اور فرمایا میری چادر دے دو سو اگر ہوتے میرے پاس چارپائے بقدر گنتی
ان خاردار درختون کے جو اس جنگل مین بہت ہین تو لامحالہ تقسیم کردیتا مین اونکو درمیان تمہارے
پھر نہ پاتے تم مجھکو بخیل اور نہ جھوٹا اور ڈرنے والا فقر و نیستی سے روایت امام ستغفری
دلائل النبوۃ مین لکھا ہی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ مین خدمت مین حضرت رسالت پناہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھا ایکدن آپکے ہمراہ کوہ صفا پر گیا مشرکان عرب وہان مجتمع تھے
ولید بن مغیرہ کے پاس ایک بت تھا وہ سب کے سب اوس بت کو پوج رہے تھے آپ جب وہان

کہ پتھر نہین مارون کیا دیکھتا ہون کہ ایک اژدہا خونخوار مثل شیر مست کے مُنہ کھولے ہوے میرے کھانے کو دوڑا چلا آتا ہی مین ڈرا میری شکل بگڑ گئی پیچھے کی جانب ہٹا اور دیکھا ہی کہ وہ پتھر اوس سنگدل کے ہاتھ مین اسطرح لپٹ گیا کہ ہرچند اوسنے چاہا چھٹا نہین گھبرایا آخر کوئی بات سوائے زاری و تضرع کے اوسے نہ بن پڑی سلطان شیرین گو تلخ شنو صابر حلیم خوشخو کی خدمت مین حاضر ہوکر دست بدعا ہوا کہ آپ میرے حق مین دعا کرین آپنے اپنے کمال حلم و رحمت عامہ سے دعا کی اوس ملعون نے اس بلا سے نجات پائی مگر ہیہات پھر اوسی طرح آپکی ایذا رسانی مین دست درازی کرنے لگا جب خبر اژدہے کی آپنے سنی فرمایا وہ جبریل تھے اگر ابوجہل میری نزدیک آتا تو وہ اوسی ہلاک کرڈالتا روایت ہی کہ ام جمیل عورت ابولہب[۵۱] کی ہمسائگی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گھر رہتی تھی اور دن بھر بوجھے کانٹون کے اور دستے گوکھرو کے جمع کرتی اور رات کو گھر لاتی اور کانٹے تمامی سر راہ پر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یعنی جس راہ سے آپ نماز پڑھنے کو جاتی تھے گرادیتی تاکوئی کانٹا آپکے دامن اقدس یا قدم مبارک مین گڑے مگر آپ جب نماز کو جاتے تو کانٹونکو راہ سے چن چنکر کنارہ کردیتے تا اور کسی کے پانون مین نہ گڑجائے اور آپ اپنے کمال حلم و تحمل و صبر سے بطریق رفق و ملائمت کی فقط اسقدر فرماتے کہ یہ کسطرح کی ہمسائگی ہی جو لوگ میرے ساتھ کیا کرتی ہین آخر اسی طرح ایکدن وہ عورت ملعونہ پشتارہ کانٹے کا اپنی پیٹھ کے اوپر رکھے ہوے اپنے گھر آتی تھی اور رسّی اوس پشتارہ کی اوسکے گلے مین تھی جیسا زنان عرب کا معمول ہی راہ مین ماندہ ہوگئی اوس پشتارہ کو ایک پتھر کے اوپر رکھا کہ ذرا کچھ آرام لے لیوے ایک فرشتے کو حکم ہوا تا اوسنے اوس پشتارہ کو اوسکے پس پشت پتھر سے گرادیا رسّی اوسکے گلے مین تھی گلا اوسکا گھٹ گیا اوسی وقت روسیاہ دارین ہوکے واصل بجہنم ہوئی حق تعالی نے اوسکی اور اوسکے شوہر ابولہب کی شان مین سورہ تبت یدا[۵۲] اوتارا روایت عاص بن وائل آپکے ساتھ مسخراپن کیا کرتا تھا اور گالیان دیتا تھا ایکدن خباب بن الارث رضہ کا کچھ دین ذمہ اوسکے تھا انھون نے اوس سے تقاضا کیا اوس ملعون نے کہا محمد تمھین وعدہ نہین دیتے ہین کہ کل تم بہشتی ہوگے وہان جو چاہوگے پاوگے انھون نے فرمایا البتہ ہان عاص نے کہا جب ایسا ہی ہی تو تھوڑے دن اور صبر کرو کل بہشت ہی مین تمھارا قرض ہم ادا کردینگے کیونکہ جب تمکو خداوند جل و علی بہشت مین لیجائیگا تو مین کچھ تم سے

ابولہب نام اوسکا عبدالعزی تھا اور وہ علاتی چچا جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوتا تھا ۱۲ تفسیر فتح العزیز

اور وہ بہن تھی ابوسفیان کی ۱۲ تفسیر فتح العزیز

اور مضمون اس سورہ کا یہ ہی کہ ابولہب کو کہ بہترین شرفا تھا باعتبار نسب اور ثروت مال اور وجاہت دنیا کے

اپنی مجلس مین بیٹھا ہوا تھا اور اوسکے آس پاس کسی نے ایک اونٹ ذبح کیا تھا اور شیمہ اوسکا وہان
پڑا ہوا تھا ابوجہل ملعون نے کہا کوئی ایسا ہی کہ اس شیمہ کو لیوا اور گوبر کے ساتھ اوٹھا کے سجدہ
کی وقت درمیان دونون مونڈھون محمد ﷺ کے رکھدے بدبخت ترین مردم عتبہ بن ابی معیط نے
اس امر ناپسندیدہ کے ساتھ دلیری کی اور آپ نے سجدہ مین توقف کیا پھر وہ سب اتنا ہنسے تھے
کہ مارے ہنسی کے ایک دوسرے پر گرتی تھے ابن مسعود کہتے ہین مین دور سے دیکھ رہا تھا وہ سب
ہنستے تھے اور مین رو رہا تھا اور مشرکون کے ڈر سے دم مار نہ سکتا تھا گویا مجھے سکتا تھا آخر ایک شخص نے
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو خبر دی وہ آئین اور اوس شیمہ کو پشت اطہر سے جدا کر دیا جب آپ نماز سے
فارغ ہوے تین مرتبہ فرمایا اَللّٰھُمَّ علیک بقریش بعد اس اجمال کے تفصیل بعض ان اشقیا کی
کرکے فرمایا اَللّٰھُمَّ علیک بابی جہل وعتبۃ بن ربیعۃ وشیبہ بن ربیعہ والولید
بن عتبۃ وعقبۃ بن ابی معیط وابی بن خلف وامیۃ بن خلف وعمارۃ
بن ولید لعنۃ اللہ علیہم اجمعین ابن مسعود کہتے ہین خدا کی قسم کہ بالکل ان جماعت کو مین
بدر کی لڑائی مین مارا ہوا دیکھا کہ زمین پر ان سب کو گھسیٹ گھسیٹ کنوے مین ڈالتے ہین مگر امیہ بن خلف کا
جوڑ جوڑ لوگون نے جدا کر دیے تھے اور عمارۃ بن ولید کو کچھ اور بری طرح سے مار کر واصل جہنم کیا تھا
روایت ہی کہ جب ابوجہل ملعون نے دیکھا کہ دین آپکا روز بروز ترقی پر ہی اور حضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کسی طرح اپنے دین اسلام سے پھر نہین سکتے تب اوسنے آپکے قتل پر کمر حبیث باندھی
اور قسم کھائی کہ جب محمد ﷺ نماز کے اندر سجدہ مین ہونگے ایک بڑا بھاری پتھر اوٹھا کر اونکے سر پر
دے ماروںگا اور اپنے کو اور اپنی قوم کو اونکی غصہ سے چھوڑاونگا گو مجھے اونکے قتل ہونے کے بعد قتل
کر ڈالین غرض حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میان رکن یمانی اور حجر اسود کے نماز مین
مشغول تھے جب سجدہ مین گئے ابوجہل ملعون تو آپکی گھات ہی مین تھا اور سارے قریش بھی
دور سے اس تاک مین تھے کہ دیکھیے ابوجہل کسطرح محمد ﷺ سے لڑتا ہی آخر اوسنے فرصت غنیمت
جانی ایک پتھر اوٹھا کر چاہا کہ آپ پر پھینکے فورا دونون ہاتھ اوسکے سوکھ گئے اور وہ پتھر اوسکے
ہاتھ سے گر پڑا اور رنگ اوسکا متغیر ہوگیا تھر تھر کانپنے لگا چہرہ بگڑ گیا آخر پیچھے کو بھاگا اہل قریش
اوسکو اسطرح ہکا بکا دیکھکے اسکی طرف دوڑی پوچھا تجھے کیا ہوا کہا جب مین محمد ﷺ کے پاس گیا

۱۷ بقیہ ہوا ابوجہل کو دولت بجھیرو وقت پیشوائی آنحضرت ﷺ
۱۸ بجز ابوجہل ۱۹ ضرار ابوجہل اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور عقبہ ابن ابی معیط کو اور ابی بن خلف کو اور امیہ بن خلف کو اور عمارہ بن ولید کو ۲۰ مولوی محمد حبیب الرحمن ناصر المحسنین سلمہ

لاشریک لہ شاید حق تعالی ان لوگون کی نسل سے اون لوگون کو پیدا کرے کہ اللہ تعالی کو یگانگی کے ساتھ پرستش کرین اور اوسے ایک کہین **روایت** ہی کہ عروہ بن زبیر نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ جو کچھ ایذائین اہل قریش کی بہ نسبت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمنے دیکھین ہین شمہ اونکا بیان کرو کہا ایکدن اشراف قریش حجر مین بیٹھے ہوے تھے تذکرہ آپکا درمیان آیا لوگون نے کہا کسی واقعہ مین ہمنے اسقدر تحمل نہین کیا جیسا محمد کے بارہ مین کہ اونسے ہمین اذیتین پہونچین وہ ہم لوگونکو سٹری کہتے ہین اور میرے آبا اجداد کو دشنام دیتے ہین اور میرے معبودون کو اور دین کو برا کہتے ہین ہم لوگ یہ اونسے سنتے ہین اور اونکو کچھ نہین کہتے ہین وے اس بات چیت مین تھے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور طواف خانہ کعبہ مین مشغول ہوے جین مرور سیب آپسے اوجھے اور اسقدر سخنان بیہودہ کہے کہ اوسکا اثر آپکی جبین انور پر دیکھا آخر تین طواف کرکے آپ کھڑے ہوے اور فرمایا ای اہل قریش تم لوگ سن لو قسم خدا کی کہ اگر تم میرا دین قبول نکروگے تو مثل بکریونکے تمھین ذبح کرونگا ہرگز نہ سمجھنا کہ میری جنگ سی تم گھر صحیح پھر جاؤگے وہ سب اس بات کو سنکے کانپنے لگے اور اونکے دم سرد ہوگئے پھر آپکے ساتھ چاپلوسی کرنے لگے اور کہنے لگے یا ابا القاسم تم اپنے کام مین مشغول ہو آپ اوسدن پورا طواف کرکے گھر آئے دوسرے دن پھر وے سب وہان جمع ہوے اور کہنے لگے اوس نوبت تو محمد کی ہمنے باتین سن لین اور کسی طرح اونکا جواب نہ دی سکے اگر اس نوبت اونکو پائینگے تو مافات کا تدارک کرینگے وے یہی بول رہے تھے کہ ناگہان آپ تشریف لائے اور طواف کرنے لگے اون سب اشرار نے اکبار آپ پر حملہ اور ہجوم کیے اور کہنے لگے تو ہی ہمین اور ہمارے بتون کو برا کہتا ہی فرمایا ہان کہا ہی اور کہتا ہون آخر عتبہ بن ابی معیط دوزخیون کے سگ نے کو نا آپکی ردا مبارک کا آپکی گردن مبارک سے لپیٹا حتی کہ سانس کا آنا جانا آپ پر تنگ ہوگیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فریاد کی اور رونے لگے کہ تم لوگ اوسکو مارتے ہو جو کہتا ہی کہ پروردگار ہمارا خدا ہی اور اپنے رب کے پاس سے آیات بینات لایا ہی لوگون نے ہاتھ آپسے روکے اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھڑے اور اسقدر اونکو زدوضرب کی کہ وہ مدہوش ہوگئے آخر بنو تمیم اور قوم اونکی آئی اور اونکو کفار فجار کے دست تعدی سے خلاص کرکے گھر لیگئی **روایت** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ کبھی مینے بددعا آپسے قریش کے حق مین نہ سنی تھی مگر اوس دن کہ آپ نزدیک کعبہ کے نماز پڑھ رہے تھے اور ابوجہل لعین گروہ قریش کے ساتھ

قریش اصل مین تصغیر قرش کی ہے اور قرش ساتھ فسخہ قاف کی ایک جانور عظیم الجثہ ہے دریا مین کہ تمامی جانورون پر غالب ہوتا ہی اور مشغول ہوے غلبہ کرنے قریش پر جو اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے ہین غیاث اللغات

قطرۂ خون لب مبارک کو بستان ہمراہی جنت مین لیجاؤن تاگلگونۂ رخسارۂ حورعین ہوکانھن الیاقوت
۱۰ المرجان اور روایت ہی کہ جب آپنے گوہر دندان درافشان کو دست مبارک مین لیا جبرئیل امین
آئے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دندان شکستہ کو آپ مجھی عنایت فرمائین تا اسکی برکت سے
مین غضب الٰہی سے امان پاؤن آپنے فرمایا یاروح اللہ القدس محمدؐ اپنے دندان شکستہ کو اپنے
شکستہ دلان آخرالزمان کی واسطے نگاہ رکھتا ہی تاکہ اگر کل قیامت کی دن حضرت جلال احدیت جل ذکرہ
مجھی خطاب فرمائے کہ یا محمدؐ امتان نے تیری فرمان میرے توڑے مین بھی عرض کرون خداوندا
بندگان نافرمان نے تیرے بھی دندان میری توڑے پر محمدؐ نے گناہ اون دندان شکنون کے معاف کیے
پس تجھ محمدؐ کا پیدا کرنے والا ہی ان فرمان شکنون کے گناہ معاف کردے روایت ہی کہ عائشہ صدیقہ
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کوئی دن آپ پر سخت تر
اُحد کے دن سے بھی گذرا ہی کہ اوسدن عزیزون اور کنبے والون کو آپکے کفار فجار نے شہید کیا اور دندان
مبارک پتھر سے زخمی کیے فرمایا ہان وہ دن کہ میںنے اوسمین اذیتین پائی ہین قریش سے کہ مین اونکی
جماعت کی پاس گیا تا شاید وہ لوگ ہمارے ساتھہ ایمان لائین اور ابلاغ رسالت پر میری مدد کرین
ان لوگون نے میری تصدیق نکی بلکہ مجھے اذیتین دین اور مجھی پتھر مارے تا آنکہ ایڑی میری لہولہان ہوگئی
جب کسی نے میری بات قبول نکی وہان سے مین پھرا وہ دن بڑا گرم تھا مین ایک گوشہ مین اوداس
اور شکستہ خاطر جا بیٹھا اور حق تعالی سے مناجات کرنے لگا کہ خداوندا تیری راہ مین جو کچھہ اذیت مجھی
پہونچتی ہی مین اوسسے خوش ہون مگر تو دیکھتا ہی کہ تیری رضا کی لیے کیسی کیسی اذیتین برداشت کرتا ہون عجز و
بیچارگی میری تو خوب جانتا ہی اور مدد میری تو کرسکتا ہی جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم حق جل وعلی بعد سلام کے فرماتا ہی کہ ایک فرشتہ موکل ہی پہاڑون کے اوپر اوسسے تابع تمھاری کیا
کہ تم جو کہوگے وہ فورًا اوسکو بجالائے آخر وہ فرشتہ آپکے پاس حاضر ہوا اور بعد سلام کے اوسنے عرض کی
یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے حکم ہوا ہی کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمائین تو یہ دونون پہاڑ
جو مکے مین ہین درہم برہم کردون اور ساری شہر مکے کو زمین مین دھسا دون تا مکے اور مکے والونکا نام
ونشان کچھہ نرہے مصلحت آپکی کیا ہی یارسول اللہ جو ارشاد ہو بجالاؤن آپنے فرمایا کہ مین اسلیے نہین آیا ہون
کہ سبب ہلاکت خلق کا ہوون لعل اللہ یخرج من اصلابھم من یعبد اللہ وحدہ

۱۷ کاشکے حق تعالی نے مجھے
وہی شیون اسکو جو پیغمبر
کے اشرف اولاد ہی ہاں
انجسکا کوئی شریک
نہین سبحانہ وتعالی
یہ فرید الدین صدر امین
مؤلف

اسپر صبر کیا خون چہرۂ تابان سے بہتا تھا اور آپ چادر مبارک سے اوسے صاف کرتی تھے اسطرح پر کہ
ایسا نہو کہ ایک قطرہ لہو زمین پر گرے اور فرماتی تھے کہ اگر ذرا بھی یہ خون زمین پر گرے تو ابھی آسمان سے
اہل زمین پر عذاب نازل ہو اور فرماتی تھے کسطرح رہائی پائینگی وہ لوگ جو اپنے پیغمبر کے ساتھ ایسا
کرتے ہین حال آنکہ وہ اونکو حق کی طرف بلاتا ہی اور اپنے مجرد صبر اور عفو پر اکتفا نفرمایا بلکہ شفقت اور رحم کیا
اونپر اور دعا اور شفاعت کی اونکی واسطے کہ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَاھْدِ پھر اونکی نسبت کی اپنی طرف اور
فرمایا لِقَوْمِیْ یعنی خداوندا بخش دے یہ خطا میری قوم کی اور ہدایت کر اونکو پھر عذر کیا اونکی طرف سے
اونکی نادانی کا اور فرمایا فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ پھر جب صحابہؓ پر یہ امر شاق گذرا سبھون نے عرض کی
کاشکے آپ بد دعا کرتے انپر تو یہ سب ہلاک ہو جاتے اور اپنے فعل بد کی سزا پاتے فرمایا مین لعنت کرنیکو
مبعوث نہین ہوا ہون وَلٰکِنِّیْ بُعِثْتُ دَاعِیًا وَّرَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ بلکہ مین تو لوگون کو راہ حق
کی طرف بلانے والا اور رحمت ہون تمام عالم کی لیے اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِہٖ قَدْرَ خُلُقِہٖ وَجَمَالِہٖ روایت مدارج النبوۃ مین ہی کہ جب رخسارۂ انور سے خون
جاری ہوا مالکؓ بن سنان پدر ابو سعید خدریؓ نے اپنا مونھہ لگا کر چوسا لوگون نے کہا خون مونھہ سے
گرا دو مالک نے کہا نہین واللہ ہرگز مونھہ سے نہ گراونگا خون پاک حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاک پر
پس گھونٹ گئے مالک اوسے آپنے فرمایا جو چاہے کہ دیکھے طرف کسی ایک مرد بہشتی کے تو چاہیے کہ دیکھے
طرف اس مرد کے اور ابو سعید خدریؓ کہتے ہین کہ جب حلقی خود کے کھینچے گئے خون رخسارۂ انور سے آپکے
بہنی لگا میرے باپ مالک بن سنان اپنا مونھہ اوس زخم پر رکھکر چوسنے لگے اور لہو کو گھونٹ گھونٹ پیتے تھے
لوگون نے کہا ای مالک تو خون پیتا ہی کہا ہان خون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مثل شربت کے
پیتا ہون آپنے فرمایا جو دوست رکھے دیکھنا طرف اوس شخص کے کہ باہم ملگیا ہو خون اوسکا میرے
خون کے ساتھ تو مالک بن سنان کو دیکھے اور جسکے خون کے ساتھ میرا خون ملا ہرگز نہ پاسکیگی اوسکو
آتش دوزخ کی روایت ہی کہ جب لب و دندان جناب حضرت خواجۂ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خون آلودہ
ہوئے دندان مبارک کو اوس سلطان انس و جان کے جبریل امین نے شہپر اقبال پر اپنے لے لیا اور عرض کی
یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوگند جلال او رقدرت الٰہی کی کہ اگر ایک قطرہ خون اس خون سے زمین پر
ٹپکے تو تا بقیام قیامت مین سے ایک گھاس نہ جمیگی بلکہ فرمان حضرت جلال لحدیث جل ذکرہ کا مجھی ایسا ہوا ہی کہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قتل کیا جہاد مین کیونکہ انبیا علیہم السلام بڑے رحیم اور رقیق القلب ہوتے ہین
عباد اللہ پر یے نہین قتل کرتے کسیکو مگر اوسکو جو بڑا کٹا کافر ہو خصوصا ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کہ مان باپ سے بھی زیادہ رحیم اور شفیق تھے عباد اللہ پر روایت شفا مین ہی کہ جب
رباعیات یعنی چارون دانت حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کے کافرون نے جنگ احد مین
سنگ جفا سے شہید کیے اور سر شریف زخمی ہوا اور چہرۂ انور پر خون مبارک جاری ہوا تب اسکا بہت
شاق ہوا صحابہؓ پر سب صحابہ بملاحظہ اس حالت کی عرض کرنے لگے کہ اسکے دعا بد کرتے آپ یارسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کفار پر کہ یے سب ہلاک ہو جاتے اسواسطے کہ اب ظلم وستم اور بے ادبیان انکی
حد سے گذر گئین اپنے فرمایا مین لعنت اور بد دعا کرنے کو مبعوث نہین ہوا ہون بلکہ سب کو اللہ کی طرف
بلانے کو مبعوث ہوا ہون اور سبکے واسطے رحمت ہون پھر فرمایا اَللّٰھُمَّ اھْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ
لَا یَعْلَمُوْنَ دوسری روایت اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَھُمْ ای اللہ ہدایت اور بخشش دے میری قوم کو سوی سب
طریق حق کا نہین جانتے اور اپنے نبیؐ کی قدر نہین پہچانتے اور روایت ہی کہ کہا عمرؓ نے مان باپ میرے
قربان ہون آپ پر یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر آئنہ بد دعا کی نوح علیہ السلام نے اپنی قوم پر
پس کہا رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا ای رب نچھوڑ زمین پر کافرون کا ایک
گھر بسنے والا سو اگر آپ بھی اسی طرح ہم سب پر بد دعا کرتے تو ہم سبکے سب ہلاک ہو جاتے سو البتہ پائمال
کی گئی پشت مبارک آپکی اور زخمی ہوا چہرہ پر نور آپکا اور مجروح ہوا رخسارۂ انور آپکا حتی کہ گھس گئے
دونون حلقے خود کے اوسمین پس نکالا دونون حلقون کو ابو عبیدہ بن جراحؓ نے اپنے دانتون سے پہلے
ایک حلقے پر دانتون کو جماکے نکالا باعث شدت زور کے ایک دانت اونکا ٹوٹ گیا پھر دوسرے حلقے پر
دانتون کا زور کرکے نکالا دوسرا دانت بھی اونکا ٹوٹ گیا اور توڑی گئے دندان مبارک آپکے مگر بد دعا نکی
آپنے اونکی شان مین بلکہ فرمایا اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ عاشقان محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھو غور کرنے کا مقام ہی کہ حضرت سید ولد آدم رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا
کتنا بڑا عمدہ خلق عظیم تھا اور اس امت پر کیسا احسان اور لطف عمیم تھا اور آپ کیسے بڑے صابر
اور حلیم اور کریم النفس تھے کہ باوجودیکہ کفار فجار نے آپکو اتنا دکھ دیا کہ کوئی ارذل واذل الناس بھی
اوسکو تحمل نکر سکے اور آپنے کہ اعز الناس نفسا واشرفہم واعلاہم حسبا ونسبا تھے سبکو برداشت کیا اور

شروع کی کہ کاشکے بسبب شرم وحیا یاران اپنے کے آپکا کچھ بھی غصہ غلبہ کریگا اور کوئی سخت بات
مجھی کہینگے مگر آپ ذرا بھی مجھسے بگڑے نہین تا آنکہ یہ کلمہ بھی مینے آپکو کہا آیا ادا نہین کرتے ای
محمدؐ میرا حق خدا کی قسم کہ تم ای پسران عبد المطلب بڑے حیلہ گر ہو ادا حق مین بہت تاخیر کرتے ہو
تمھارے خاندان مین ادا قرض مین ایسی ہی نادہندی چلی آتی ہی کسی قرض خواہ نے تمھارے
خاندان سے قرض اپنا باسانی وصول نہین کیا ہی جون جون مین درشتی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے
اس بات کو سنکے حضرت عمرؓ کو تاب نرہی مجھے جھڑکی دی اور کہا ای دشمن خدا کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم سے یہ کیا کہتا ہی کیا کہیے اگر خوف نافرمانی کا اونکی نہوتا تو تلوار سے تیرا سر مین اوتار ڈالتا
آپنے عمرؓ کی طرف آہستگی اور آرام سے دیکھا اور مسکرانے لگے پھر فرمایا ای عمرؓ مجھکو تم سے یہ امید نتھی تمھین
چاہیے تھا کہ مجھسے حسن ادا حق کی لیے کہتے اور اوسکو ایک حسن وصلاحیت کی ساتھ تقاضا کرنے کو امر کرتی
اوسکو زجر نچاہیے تھا یہ کیا بات ہی جو اوسکو کہتے ہو عمرؓ نے شرما کے فرمایا یا رسول اللہ اب اسسے زیادہ مجھکو
صبر نہین یعنی حکم ہو جائے کہ قرض اسکا ادا کردون فرمایا جاؤ اوسکا حق بخوبی ادا کردو اور بیس صاع عوض اس
جھڑکنے کے اوس سے زیادہ اوسکے حق سے دو پس عمرؓ نے ایسا ہی کیا پھر مینے کہا ای عمرؓ سب علامتین نبوت کی
روی محمدؐ مین مینے پہچان لین تھین فقط مجھے ان دو صفت کا امتحان منظور تھا سو ویسا ہی پایا اب
تم گواہ رہو مین ایمان لایا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ اور بھی اسبات کے
گواہ رہو کہ یہ سب چھوہارے اور آدھا مال ہمارا فقرا مسلمین کے واسطے ہی اور پھر سب میرے گھر والے بھی
مسلمان ہو گئے سوا ایک بوڑھی شقی کے روایت کہا عایشہؓ نے کہ بدلا نہ لیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی شخص سے ازجہت نفس اپنی کے مگر اگر کرتا کوئی شخص وہ چیز جو حرام کیا ہی
اوسکو حق تعالیٰ نے پس بدلا لیتے آپ اوسسے للہ ۵ داعیۂ نفس چو نبود رو ۔ معنی اخلاص
نماند در و ۔ کار کز اخلاص نشد بہرہ ور ۔ ترک چنان کار سزاوار تر ۔ اور نہ مارا آپنے اپنے ہاتھ سے
کسی عورت کو نہ لونڈی غلام کو نہ اور کسی آدمی کو کبھی مگر جہاد مین کذا فی الشفا اور نہ قتل کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے کسیکو کبھی سوا ابی بن خلف کی وجاء اشد الناس
عذابا من قتلہ نبیؐ اور صحیح مسلم مین ہی اشتد غضب اللہ عز وجل علی رجل
یقتلہ رسول اللہ فی سبیل اللہ بڑا غضب ہوا اللہ عزوجل کا اوسپر جسکو رسول اللہ

اور سخت تر تھا جیسا فرمایا ما اذی نبی مثل ما اوذیت نہ ایذا دیا گیا کوئی نبی جیسا میں ایذا دیا گیا اسواسطے کہ حرص آپکا اسلام پر امت کی زیادہ تھا پس ایذا پانا بھی آپکا اونکے کفر سے بیشتر از بیشتر تھا

روایت شفا مین قاضی عیاض رح نے لکھا ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیہ نازل ہوا خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ یعنی خو بگڑ معاف کرنا اور کہہ نیک کام کو اور کنارہ کر جاہلون سے تب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر وتاویل پوچھی جبریل نے عرض کی مین حق تعالی سے پوچھکر عرض کرونگا پھر وہ آپسے رخصت ہوکے تھوڑی دیر کے بعد حاضر ہوئے اور عرض کی یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بتحقیق اللہ تعالی حکم کرتا ہی آپکو کہ صلہ رحم کرین آپ اوسکے ساتھ کہ قطع رحم کرے آپ سے اوسکے ساتھ اچھی بھلی بات بولنے سے اور احسان کرنے سے جیسے ہدیہ بھیجنا اور اوسکی زیارت اور ملاقات کرنی اور اوسکو سلام کہلا بھیجنا اور دوسرے یہ کہ دیوین آپ اوس شخص کو کہ محروم رکھا اوسنے آپکو تیسرے یہ کہ معاف کردین خطا اوس شخص کی کہ اوسنے ستم وظلم کیا آپ پر ؎ برتو خوانم زدفتری اخلاق ۔ کم سباش از درخت سایہ فگن ۔ نکتہ در سخا و در بخشش ۔ ہر کہ سنگش زند ثمر بخشش ۔ آنصدف یاد گیر نکتہ حلم ۔ ہمچو کان کریم زر بخشش ۔ اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہ زیادہ کرتے تھے باوجود کثرت ایذا کے مگر صبر اور نہ زیادہ فرماتی تھے اسراف پر جاہل کی مگر حلم

روایت نسیم الریاض اور مدارج النبوۃ اور فتح العزیز مین ہی کہ کہا زید بن سعنہ نے جو یہودیون مین بڑا عالم تھا کہ کوئی علامت علامات نبوت سے باقی نرہی مگر پہچان لی مینے جب دیکھا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مگر دو چیزین باقی رہگئین تھین ایک یہ کہ توریت مین پیغمبر آخر الزمان کی صفت مین لکھا ہی کہ حلم اوسکا بڑھا ہوا ہوگا اوسکے غصے اور طیش پر دوسری یہ کہ زیادہ نہ کریگی شدت جہل اور ایذا رسانی کسی کی اوسپر مگر اوسکے حلم کو پس مین اسکی تاک مین تھا کہ کسی طرح انسے مخالطت کرونگا کہ انکے غضب و حلم کا امتحان لیجیے آخر خریدے آپنے مجھسے بہت سی چھوہاری قرض کے طور پر اور اوسکی قیمت کے ادا کے لیے ایک مدت آپنے معین کردی پس آیا مین اونکی پاس دو تین روز پہلے اوس مدت معین سے اور تقاضای شدید کرنا شروع کیا دیکھا کہ آپکو ذرا بھی اسسے ملال نہین ہوتا اور آپ نہین فرماتے کہ ابھی وہ مدت معینہ گذری نہین تو اسقدر مجھسے کیون تقاضا کرتا ہی آخر مینے قصدا سخت گوئی شروع کی جب مینے دیکھا کہ یاران آپکے بہت سی مجلس مین آپکی مجتمع ہوگئے تب اور مینے زیادہ تر درشت گوئی اور بدتہذیبی

۱۲ پارہ نوین پارہ مین سورہ اعراف کی آخر رکوع مین واقع ہی ۱۲

حافظ محمد مصطفی آروی

۱۲ کمال خلق ہی ساتھ

۱۲ اسمین کہ تخلق باخلاق اللہ کرنا آپنے آپکو فرمایا ہی

۱۲ اخلاق اللہ کے ساتھ اخلاق

۱۲ پس ہونا چاہیے کہ ساتھ اخلاق

۱۲ اللہ کے پس اللہ تعالی نے

۱۲ جسکو معاف کرنا فرمایا ہی

۱۲ اے محمد

۱۲ بھی کہ معاف کردین گناہ

۱۲ اونکے تا حاصل ہو آپکو

۱۲ فضیلت تخلق باخلاق اللہ کی

۱۲ مفاتیح الغیب للامام

۱۲ فخر الرازی

۱۲ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ

۱۲ وآلہ وسلم نے الاحم احب

۱۲ الی اللہ تعالی من حامم وغرہ

۱۲ والاحمل المحسن الی الناس من

۱۲ جہل مام وغرہ کوئی حلم

۱۲ اللہ تعالی نیا دوسرا انام کے

۱۲ اور اوسکی نری ہی نہیں سے

۱۲ اوسکی کہ ہو ازیادہ

بیان صبر وحلم

ہر ضعیف کہ حقیر جانین اوسکو لوگ اگر قسم کھاوے اللہ پر تو اللہ سچا کرتا ہی اوسکو کیا نہ خبر دون مین
تمکو کہ دوزخی کون لوگ ہین ہر سخت گو جھگڑالو تکبر کرنے والے اور فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے
دل مین ذرہ کے برابر کبر ہوگا اور فرمایا غصہ بگاڑتا ہی ایمان کو جسطرح بگاڑ دیتا ہی ایلوا شہد کو
اور فرمایا جو شخص کہ تواضع کرے ساتھ لوگون کے للہ تو بلند کرتا ہی اللہ مرتبہ اوسکا پس وہ اپنے
جی مین حقیر ہی اور لوگون کی آنکھون مین بزرگ ہی اور جو تکبر کرے تو پست کرتا ہی اللہ قدر اوسکی پس وہ
لوگون کی آنکھون مین چھوٹا ہی اور اپنے جی مین بزرگ ہی حتی کہ وہ خوار تر اوسکے نزدیک
کتی یا سور سے اور فرمایا بدخلقی عمل کو اسطرح بگاڑ دیتی ہی جسطرح سرکہ شہد کو بگاڑ دیتا ہی اور فرمایا
جو کوئی چاہے کہ کشادہ کی جاوے اوسکی روزی اور عمر دراز ہو تو اوسے چاہیے کہ سلوک کرے
اپنے ناتے داروں سے اور فرمایا نہین پھیرتی تقدیر الٰہی کو مگر دعا اور نہین بڑھتی عمر مگر نیکی کرنی سے
ماں باپ اقربا کے ساتھ اور بتحقیق آدمی محروم کیا جاتا ہی روزی سے بسبب گناہ کے کہ پہونچتا ہے
اوسکو اور فرمایا نہین رحمت کرتا اللہ اوس شخص پر کہ نہین رحم کرتا وہ لوگون پر اور فرمایا مسلمان
بھائی ہی مسلمان کا ظلم نکرے مسلمان مسلمان پر اور نہ چھوڑے اوسکو دشمن کے ہاتھ مین اور جو کوئی
ہوتا ہی حاجت روائی مین بھائی مسلمان کے تو ہوتا ہی اللہ تعالی حاجت روائی مین اوسکی
اور جو کوئی دور کرے مسلمان سے کوئی غم تو دور کرتا ہی اللہ تعالی اوس سے ایک بڑا غم غمون سے
دن قیامت کی اور جو کوئی ڈھانپے عیب کسی مسلمان کا تو ڈھانپیگا اللہ تعالی عیب اوسکے دن قیامت کے
اور فرمایا نہین ہی ہمسے جو کہ نہ رحم کرے ہمارے چھوٹون پر اور حرمت نگاہ نہ رکھے ہمارے بڑون کی
اور نہ امر کرے ساتھ نیکی کے اور نہ منع کرے برائی سے اور فرمایا فاضلترین اعمال خلق نیکو ہے

فصل اول بیان حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حلم اور عفو فرمانے کافار کی اذیتون پر
صبر وشکیبائی کا

یہ صفات اعظم صفات نبوت سے ہین بار نبوت کا کوئی شخص بغیر قوت ان صفات کی اوٹھا نہین سکتا
فرمایا حق تعالی نے وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّن قَبْلِكَ فَصَبَرُوا عَلَىٰ مَا كُذِّبُوا وَأُوذُوا
اور فرمایا حق تعالی نے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ اور صبر مصدر ساری طاعات
اور عبادات اور منبع تمامی خیرات وبرات کا ہے اور صبر آپکا ایذا پر کفار وغیرہ کی سب انبیا سے زیادہ

یہانتک کہ اختیار دی ویگا اوسکو کہ جس حور کو چاہے پسند کرے اور فرمایا حیا شاخ ہی ایمان سے
اور فرمایا کہ ہر دین کے لیے ایک ایک خلق یعنی صفت عمدہ ہوتی ہی اور خلق یعنی صفت عمدہ دین
اسلام مین حیا ہی ؎ دل کہ بر از وصف حیا می شود ۔۔ آئینۂ نور خدا می شود ۔۔ دیدۂ بی شرم
پسندیدہ نیست ۔۔ در نظر عقل خود آن دیدہ نیست ۔۔ اور فرمایا کہ حیا اور ایمان دونون آپسمین
اکٹھے ایسے ساتھی ہین کہ اگر ایک ان دونون مین اوٹھایا جاتا ہی تو دوسرا بھی اوٹھایا جاتا ہی اور آپنے
معاذ کو یمن کا قاضی کرکے بھیجا تھا اور اونکے بھیجنے کے وقت بہت سی نصیحتین اونھین کین تھین
اور وہ سوار تھے اور آپ پاپیادہ اونکے پہونچانے کو گئے پس معاذ کہتے ہین کہ آخری وصیت آپکی
جب مینے پانون رکاب مین رکھا یہ تھی کہ فرمایا آپنے ای معاذ اچھا کر ناخلق اپنا لوگون کی تعلیم کے لیے
اور فرمایا بہترین تمھارے وہ ہین کہ بہت دراز ہی عمر اونکی اور بہت اچھے ہین خلق اونکے اور فرمایا
کاملترین مومنون کے ایمان مین وہ ہین جو نیکترین اونکے ہین اخلاق مین اور ابو ہریرہ رضہ سے روایت ہے
کہ ایک مرد نے برا کہا ابو بکر رضہ کو اور حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیٹھے اوسکے برا کہنے سے تعجب کر رہے تھے
اور مسکرا رہے تھے جب اوسنے اونکو بہت زیادہ برا کہا تب ابو بکر نے بعض بات کا اوسکی جواب دیا پس آپ
غصے ہوکر اوٹھ کھڑے ہوے ابو بکر رضہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب وہ مجھے برا کہتا تھا
آپ بیٹھے تھے پھر جب مینے اوسکی بعض بات کا جواب دیا آپ غصے ہوے اور اوٹھ کھڑے ہوے فرمایا
تیرے ساتھ ایک فرشتہ تھا کہ تیری طرف سی اوسکو جواب دیتا تھا پھر جب تونے اوسے جواب دیا تو آیڑا
شیطان پھر فرمایا ای ابو بکر تین سب باتین حق ہین نہین ظلم کیا جاوی کوئی بندہ ساتھ کسی قدر ظلم کے
پس چشم پوشی کرے وہ بندہ اوس سے للہ مگر یہ کہ مدد کرتا ہی اللہ اوسکی مدد کرنی قوی اور نہین کھولا کسی نے
دروازہ بخشش کا کہ چاہتا ہی اوس سے سلوک کرنا ناتے داروں سے مگر یہ کہ زیادہ دیتا ہی اوسکو اللہ بسبب
اوس دینے کے برکت مال مین اور نہین کھولا کسی نے دروازہ سوال کا کہ چاہتا ہی اوس سے زیادتی مال کی
مگر یہ کہ زیادہ کرتا ہی اللہ تعالی بسبب اوسکے کمی کو اور فرمایا نہین چاہتا اللہ تعالی کسی گھر والون کے
ساتھ نرمی مگر یہ کہ نفع دیتا ہی اونکو بسبب اوس نرمی کے اور نہین محروم کرتا اونکو نرمی سے مگر کہ ضرر
پہونچاتا ہی اونکو بسبب اوسکے اور فرمایا پہلوان وہ شخص نہین ہی کہ پچھاڑے لوگون کو حقیقت مین
پہلوان وہ ہی کہ مالک ہو اپنے نفس کا غصے کے وقت اور فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو کہ کون لوگ بہشتی ہین

ناصر الحسنین

اور گناہ کا پس آپنے فرمایا نیکی تو خوش خلقی ہی اور گناہ وہ ہی کہ کھٹکے اور تردد کرے تیری سینی مین
اور بُرا جانے تو کہ اسپر لوگ مطلع ہو جائین ۵ خوبی اخلاق کان دنیا و دین ازیوست + بافقیری
خوش بود با پادشاہی خوشتر ست + اور فرمایا کہ بتحقیق تم لوگون مین سے محبوب تر ہمارے نزدیک وہ ہے
جو نیک ترین تمھارا ہووے از روی اخلاق کے اور دوسری روایت مین ہی کہ بہترین تمھارے نیک ترین
تمھارے ہین از روی اخلاق کے ۵ نیکی مردم نہ نکو روی ست + خوی نکو مایۂ نیکوئی ست + اور
فرمایا کہ جسکو دیا گیا نصیبہ نرمی سے تو دیا گیا وہ بھلائی دنیا و آخرت کی اور جسکو نہ ملا نصیبہ
نرمی کا تو وہ محروم رہا بھلائی سے دنیا و آخرت کی اور فرمایا کہ شرم رکھنی بُرے کام ہی ایمان سے ہے
اور ایمان والے بہشتی ہین اور بیحیائی بدی سے ہی اور بدلوگ دوزخ مین ہین ۵ گر حیا نبود در افتد
رسم عصمت از میان + و حجابی در میان ہست از تقاضای حیاست + اور روایت ہی کہ پوچھا
لوگون نے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو چیز آدمی دیا گیا ہی اوسمین کونسی چیز بہتر ہے
فرمایا خلق نیک اور فرمایا کہ نہ داخل ہوگا بہشت مین سخت گو اور نہ سخت خو اور فرمایا کہ
بالتحقیق بہت بھاری چیز کہ رکھی جاویگی مومن کی ترازوی اعمال مین قیامت کی دن خلق نیک ہی
اور بالتحقیق اللہ تعالی دشمن رکھتا ہی فحش بکنے والے بیہودہ گو کو اور فرمایا کہ مومن پاتا ہی بسبب خلق
نیک کی درجہ رات کی نماز گذار کا اور روز کے روزہ دار کا اور فرمایا اتقوی کرو اللہ کا جہان پر تو رہے
اور پیچھے کر برائی کے نیکی تاکہ مٹاوے نیکی برائی کو اور معاملہ کرو لوگون سے ساتھ خلق نیک کی اور فرمایا
کیا نہ خبر دون مین تم لوگون کو اوس شخص کی کہ حرام ہووہ دوزخ پر اور اوس شخص کی کہ حرام ہو دوزخ
اوپر حرام ہی اوپر ہر آہستہ مزاج نرم طبیعت نزدیک ہونے والے کے لوگون سے ساتھ مہربانی کرنی
اونپر اور نرم خوی اور فرمایا کہ مومن بردبار نرم خو منقاد ہوتے ہین جسطرح اونٹ مہار دار اگر کھینچا
جاوے کھنچ آوے اور اگر بٹھلایا جاوے بیٹھ جاوے اور فرمایا جو مسلمان کہ رہے لوگون مین
اور صبر کرے اونکی ایذا پر بہتر ہی اوس مسلمان سے کہ نہ ملا رہے لوگون مین اور نہ صبر کرے اونکی
ایذا پر ۵ کلید در گنج مقصود صبر ست + دلبستہ آنکس کہ بکشود صبر ست + چہ خاری کوہ و
چہ دیبای گردون + لبا سے کہ ہرگز نہ فرسود صبر ست + اور فرمایا جو شخص کہ روک لی غصے کو
درحالیکہ وہ قادر ہو اوسکے جاری کرنے پر تو بلاویگا اوسکو اللہ تعالی روبرو خلائق کی قیامت کی دن

بندون کے ساتھ علی العموم مواسات[۵۱] فرماتی تھے اور ہمیشہ جی جان سے خیر خواہی خلائق کی کرتے
اور اونکی ایمان و نجات و خلاص پر حریص تھے اور تحمل اذیت پر اونکی اپنی حد طاقت بشری سے
زیادہ کرتے تھے اور اونکی مصلحتون مین جہانتک ایسے ہو سکتا تھا قیام کرتے تھے اور ساتھ خیرت
دارین کی اونکو ارشاد فرماتے اور جاہلون سے حلم اور کنارہ روی احتیار کرتے اور سارے
مومنون کے ساتھ خفض[۵۲] جناح کرکے استرضای مین اونکی کوشش فرماتے اور امام قشیری نے
فرمایا کہ نہ بلا سے آپ منحرف ہوئے اور نہ عطا سے منصرف ہوئے اور بعضون نے لکھا ہی کہ خلق عظیم آپکا
یہ تھا کہ حق تعالی نے آپکو اس آیت پاک[۵۳] مین تعلیم فرمایا ہی کہ خُذِ[۵۴] الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ
عَنِ الْجَاهِلِينَ اور فی الواقع حالت دعوت الی اللہ اور نصرت حق مین اسسے مشکل کوئی چیز نہین ہے
اور بعضون نے لکھا کہ خلق عظیم آپکا یہ تھا کہ بھی بظاہر خلق کے ساتھ مخالطت اور معاشرت اور بول چال
رکھتی تھے اور بھی بباطن حق کے ساتھ مشغولی فرماتے تھے یعنی خلوت در انجمن کی کیفیت تھی اور
یہ بات بھی بہت ہی دشوار ہی اور بعضے کہتے ہین کہ ثمہ آپکے خلق عظیم کا یہ تھا کہ حسن معاشرت خلق اللہ کے
ساتھ کرتی تھے جسطرح نرمی معاملات مین اور کہتے اچھی باتین اور اطعام طعام اور افشار سلام اور ہر ہمارکی
عیادت کو جانا وہ نیکوکار ہو یا بدکار مسلمان ہو یا کافر اور مسلمانون کے جنازہ کی پیچھے جانا اور رعایت
حق جوار کی کرنی خواہ وہ ہمسایہ کافر ہو یا مسلمان اور دعوت ہر شخص کی قبول کرنی خواہ وہ غلام ہو یا آزاد
پس حسن خلق کے بہت ظاہر معنی یہ ہوے کہ پیروی کرے آدمی اون اون چیزون کی کہ لائے ہین اوسکو
ہمارے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی احکام شریعت اور آداب طریقت اور احوال حقیقت
افادہ بیان مین بعض بعض فضائل حسن اخلاق کے روایت ہی عائشہ صدیقہ رضہ سے کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بالتحقیق اللہ تعالی نرم[۵۵] و مہربان ہی اپنے بندون پر چاہتا ہی کہ بندے
باہم نرمی کرین اور دیتا ہی باہم نرمی کرنی سے وہ چیز کہ نہین دیتا سختی کرنے سے اور مسلم کی ایک روایت
مین ہی کہ آپنے عایشہ صدیقہ رضہ کو فرمایا کہ لازم پکڑ تو نرمی کو اور بچ سختی اور بیحیائی سے کیونکہ نرمی نہین ہوتی
کسی چیز مین مگر یہ کہ زینت دیدیتی ہی اوسکو اور نرمی نہین دور کی جاتی کسی چیز سے مگر یہ کہ عیب دار
کردیتی ہی اوسکو اور فرمایا کہ جو کوئی محروم کیا جاوے نرمی سے تو وہ محروم کیا جاوی سب بھلایون سے
اور روایت ہی نواس بن سمعان سے کہا پوچھا مینے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حال نیکی

---

۵۱ غمخواری کرنا دکھ سکھ مین
۵۲ فروتنی کرنا
۵۳ یہ آیت
قال اللہ تعالی الخ
۵۴ لے درگذر کر
نرمی کر
سورۂ اعراف
۵۵ رحیم و مہربان
حافظ محمد مصطفی
ابن مؤلف
۵۶ جو بات
کہنا اور کہنا
اور کنارہ کرنا جاہلون سے
۱۲ موضح قرآن
۵۷ چاہتا ہے
انکے ساتھ نرمی
دلشوازی اور تکلیف
نہین دیتا جسکا
طاقت نہین ۱۲
اشعۃ اللمعات

علیہ السلام کو اور جود ملا جیسے ہود علیہ السلام کو اور عبادت ملی جیسے صالح علیہ السلام کو اور رتبہ امر بالمعروف
ونہی عن المنکر کا ملا جیسے یحیی علیہ السلام کو اور آپ بڑے عابد تھے جیسے یونس علیہ السلام اور آپ بڑے
شکرگزار تھے جیسے نوح علیہ السلام اور آپ بڑے زاہد تھی جیسے عیسی علیہ السلام اور آپ بڑے صابر تھے
جیسے ایوب علیہ السلام بلکہ انسے زیادہ اقصی درجہ کمال مین حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور اور کمالات
تھی جسطرح دیدار الہی اور پتے سرے کی خدا کی نزدیکی اور شفاعت کبری اور ولایت اور تصرفات انواع
قسم کے اور محبوبیۃ مطلقہ اور سب کامون کی آپکے مقبولی اور جہاد کافرون سے اور علم اولین و
آخرین کا اور غایت درجہ کا عرفان اور فصل خطاب اور حجت شرعی سے جھوٹے کو سچے سے الگ کرنا
اور فتوی دینا اور اجتہاد اور احتساب اور قرات اور شہادت سری اور آگے پیچھے سے اور اجالے
اندھیرے مین نزدیک دور کی چیز کو برابر دیکھنا اور جس گلی سے آپ چلتے اوس سے بوی مشک اوڑتی اور
سوا اسکے اور اور کمالات اور خصائص اور صفات کمال اور نعوت جلال کہ آپ اونکے ساتھ متفرد تھے
اور شمہ اونکا کتب احادیث و سیر مین مذکور ہی ان سب کے ساتھ حق تعالی نے منضم کرکے وَإِنَّكَ
لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ کے ساتھ آپکو ممدوح فرمایا ۵ تو ہی داؤد نغم تو ہی سلیمان خاتم ✣ فکر یحیی ہے تو
ذکر ذکریا ہر دم ✣ خلت خاص خلیل و برکات آدم ✣ شکر یعقوبی و صبر دل ایوب ہم ✣ حسن یوسف
دم عیسی ید بیضا داری ✣ انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ✣ اور حدیث شریف مین ہی کہ عائشہ صدیقہ
لوگون نے پوچھا کہ خلق آپکا کیسا تھا کہ اوسے حق تعالی نے مقام مدح مین یاد فرمایا ہی کہا خلق آپکا
قرآن تھا یعنی جن جن چیزون کو حق تعالی نے قرآن مجید مین پسند کیا ہی وہ سب چیزین آپ سے
بالطبع صادر ہوتی تھین اور جن جن چیزون کی حق تعالی نے قرآن مجید مین مذمت کی ہی اون سب سے
آپ بالطبع متنفر ہوتے تھے اور ساتھ اوامر قرآنی کے قیام فرماتے تھے اور نواہی سے اوسکی احتراز
فرماتے تھے اور اوسکے اخلاق و آداب کی ساتھ اپنے کو مؤدب اور متخلق فرماتے تھے ۵ بود
ہم بحر مکرمت ہم کان ✣ گوہر شش کان خلقہ القرآن ✣ وصف خلق کسیکہ قرآن ست ✣ خلق را وصف او
چہ امکان ست ✣ اور تفصیل اوسکی تیسیر مین اسطرح لکھی ہی کہ طاعت الہی جل وعلی من جھد بلیغ فرماتے تھے
اور خضوع و خشوع تمام جناب اقدس خداوندی مین بجا لاتے تھے اور اوسکے دشمنون کے ساتھ
تشدد کلی کرتے تھے اور اوسکے دوستون کے ساتھ تذلل اور فروتنی زیادہ کرتے تھے اور اوسکی

اور شدت ہوی
اور لسان اسماعیل
اور رجت دانیال اور
رضای اسحاق اور
فصاحت صالح اور
حکمت لوط اور عصمت
یحیی علیہم السلام ۱۲
شفا والاسقام
۵ ولایت یعنی
راز دنیا بندی کا خدا سے
۱۲ تحریر الشہادۃ تین
۵ محبوب مطلق
اوسے کہتے ہین کہ
وہ آپ اور اوسکے
سب کلام اور سب
حال مرغوب اور
محبوب حق تعالی کی ہون
۵ تحریر
بغض منفر
کی اور نہی
ہون ہوا ہو
۵ یعنی
حکم فرض
دار ہو اور
منفور ہوا
۵ بطنی ہی اگر وہ وحی
۵ نزدیکی مین
۵ فروتنی و خوف
۵ شکستگی
فروتنی منفور ہون
خوار داشتن
۱۲ حصہ

آپکے خلق مبارک کو عظیم کے ساتھ صفت کیا ہی کہ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ یعنی بالتحقیق آپکا
خلق بہت بڑا عمدہ ہی اسواسطے کہ سب کمالات اور خوبیان اور معجزات باہرات اور خوارق عادات اور
مکارم اخلاق و محاسن اوصاف حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین بوجہ اتم وطریق اکمل مجتمع تھے بدلیل
اسکے کہ سب کمالات اور خوبیان اور عظائم اخلاق حسنہ و مکارم اوصاف پسندیدہ باجمعہا ذوات بابرکات
انبیا علیہم السلام مین متودع تھے اور ذات مین ہر ایک نبی کی بحسب تقرب اونکی کے عند اللہ ان اخلاق سے
ایک ایک حصہ ودیعت رکھا گیا تھا تا آنکہ تمامی صفات کمال و اوصاف جلال ذوات مین جمیع پیغمبران
علیہم السلام کی مجتمع ہو گئے تھے پھر خلاق عالم نے حضرت سید الانبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واسطے
متخلق ہونے کے ساتھ اخلاق ان سب پیغمبرون کے اور متبع کرنے کے ساتھ اوصاف کمال ان سب انبیا
علیہم السلام کے اس آیت مین ارشاد فرمایا کہ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ
یہی وی لوگ تھے جنکو ہدایت دی اللہ نے سو تو چل اونکی راہ مراد اس اقتدا سے اقتدا بمعرفت نہین کہ اوسے
تقلید کہتے ہین کیونکہ یہ مناسب شان و رتبہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نہین اور نہ متابعت شریعت
کیونکہ خود شریعت آپکی ناسخ شرائع ماتقدم تھی پس لامحالہ اس اقتدا کو اوپر اقتدا کرنے کے ساتھ خصائص
و اخلاق اور شمائل حضرات انبیا علیہم السلام کے محمول کیا چاہیے اور بھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ
اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ میری بعثت اسواسطے ہوئی ہی کہ عمدہ عمدہ عادات اور
بزرگیان سب پیغمبران گذشتہ کی مین تمام اور پورا کرون اسی واسطے جو جو کمالات اور عظائم اخلاق اور مکارم
اوصاف اور خوبیان کہ جدا جدا اور تھوڑا تھوڑا اور پیغمبران علیہم السلام مین تھین سو بالکل بمقتضای اس آیت
اور حدیث شریف کی اسطرح پر کہ مزید اوسپر ممکن نہو ہمارے حضرت خاتم الانبیا سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مین یکجا جمع ہو گئین اور آپ ہر طرح سے مستجمع جمیع اوصاف کمال کے ہو کر متخلق باخلاق اللہ ہو گئے حُسْنَ خُلُق
اور خُلُق عَظِيْم سارے انبیا علیہم السلام کی شاہنشاہ ہو گئے چنانچہ ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو
توبہ اور استغفار اور عدل و خلافت و صفوت ملی جیسے آدم اور داؤد علیہما السلام کو اور تواضع اور ریاست عامہ
اور حکومت تامہ ظاہریہ و باطنیہ ملی جیسے سلیمان علیہ السلام کو اور آپکو حسن غایت درجہ کا ملا جیسے یوسف
علیہ السلام کو اور حلم ملا اور خلت ملی یعنی جانی محبت خدا کے ساتھ جیسے ابراہیم علیہ السلام کو اور آپکو درجہ
اخلاص اور خدا کے ساتھ ہمکلام ہونی کا ملا جیسے موسی علیہ السلام کو اور آپکو فہم دیا گیا جیسے ادریس

تدارک کرے مکافات کرے میرے حق مین بر کرے حسنات کرے غرض دارین مین اوسکی ذات سے
ہمین نفع بیحساب پہونچے یہان راحت وہان ثواب پہونچے آمین ثم آمین بحق رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الی یوم الدین تنبیہ امام فخر الدین رازی نے تفسیر مفاتیح الغیب مین
لکھا ہی کہ حسن خلق مین دو سر ہین اول یہ کہ جواہر نفوس مختلف بالماہیت ہوتے ہین جیسا فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ اَلنَّاسُ مَعَادِنٌ کَمَعَادِنِ الذَّھَبِ وَالْفِضَّۃِ آدمی سب
مثل کھان کے ہین جیسے کھان سونے چاندی کی یعنی نقصان وکمال اور کھوٹے کھرے ہونے مین پس آدمی
جہانتک جانب پستی نقصان کے ہوگا تو منتہی ہوگا وہ طرف غایت بلادت اور حقارت اور ذلت
اور پلیدی کے اور غالب ہوگی اوسپر شہوت اور غصہ اور محبت مال اور لذات دنیاوی کی اسی طرح
آدمی جہانتک جانب بلندی کمال کے ہوگا تو پہونچیگا وہ طرف غایت قوت اور جلالت کی قوت
نظریہ مین اور قوت عملیہ مین گویا وہ شخص جنس ارواح ملائکہ سے ہوگا پس نہ تابع ہوگا شہوات کے
اور نہ خواہش ہوگی اوسکو غصے کی اور نہ وہ کچھ محبت رکھیگا مال سے اور نہ جاہ سے دوسری
یہ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مَنْ عَرَفَ سِرَّ اللّٰہِ فِی الْقَدَرِ ھَانَتْ
عَلَیْہِ الْمَصَائِبُ جسنے پہچانا اللہ تعالی کا بھید قدر کے بارہ مین پس آسان ہوجائینگی اوسپر
ساری مصیبتین کیونکہ وہ شخص جانیگا کہ حوادث ارضیہ سب منسوب ہین طرف اسباب الٰہیہ کے
پس جان لیگا کہ حذر ہرگز نہ دفع کریگا قدر کو یعنی کسی چیز کے پرہیز سے قضا وقدر کی بات ٹلنی والی نہین
پس ضرور جب فوت ہوگا اوسکا کوئی مطلوب تو وہ ہرگز اس سے غصہ نہوگا اور جب حاصل ہوگا اوسکا
کچھ محبوب تو نہ اُنس پکڑیگا اوسکے ساتھ کیونکہ وہ مطلع ہی روحانیات پر جو اشرف ہین ان
جسمانیات سے پس وہ نہ جھگڑیگا کسی سے اس عالم دنیا مین طلب مین کسی لذات اور طیبات دنیا کے
اور نہ وہ غصہ ہوگا کسی پر فوت ہوجانے سے کسی مطالب کی اور جب ہوگا آدمی اس درجہ کا تو
ہوگا وہ بہت ہی اچھا خلیق بہت بھلی طرح سے صحبت رکھنے والا لوگون کے ساتھ اور چونکہ نفس مقدس
آپکا غایت جلالت اور کمال مین تھا اور ہر طرح سے آپ اکمل البشر تھے ان صفات کاملہ مین جو موجب
خوش اخلاقی کے ہین اسواسطے آپ اکمل الخلق تھے حسن خلق مین **فائدہ** دلیل کمال خلق پر
جناب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہی بس ہی کہ خداوند عالم نے قرآن مجید مین

اسی واسطے مکارم اخلاق
اور محاسن اوصاف آپکی مثل
حلم اور عفو اور صبر اور جود وسخا
اور حیا اور حسن معاشرت کے
اجانب خویش و بیگانہ کے ساتھ
اور مثل شفقت اور رحمت عامہ کے
جمیع خلائق کے ساتھ اور مثل
وفا عہد اور صلہ رحم اور تواضع
اور تحمل و امانت اور عفت اور
صدق و وقار اور مروت اور
اور قناعت اور رسوئی اسکے
اور اور اخلاق حمیدہ اور
اوصاف شریفہ سے حد اعتدال مین
کمال درجہ کی طرح زیادتی اور بیشی
کمی کسی طرح سے زیادتی نہین جانتے
شمہ اونکا اس رسالہ مین
بطور مشتے نمونہ از خروارے
کے مذکور ہوا ہے اور
استیعاب بحسب طاقت بشر کیا
ملک معبود سے ہے اور
مسئولہ و ظلہ العالی

سننے سے ایمان تازہ ہوتا ہی نور عرفان زیادہ ہوتا ہی صرّاف ان اس علم کے کھری کھوٹی روایتون کو
پہچینگے اہل مذاق اسکا مزا چکھ لیوینگے منصفون سے امید ہی کہ جہان بھول چوک ہو بی تکلف قلم
علی سے بنائین والا خُذ ما صفا دَعْ ما کدر پر عمل فرمائین اچھی بُرے کو بھلا بُرا کب کہتے ہین
ب کو دامان اغماض سے چھپاتے ہین یا چپ رہتے ہین اب یہ آرزو ہی کہ محنت رائگان نہ جائے
قبول فرمائے زہی قسمت خوشا نصیب کہ اوس دربار عالی مین جناب حضرت رحمۃ للعالمین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقبول ہو جائے دیکھنے والے نفع پائین کج خلقیان اونکی دفع ہو جائین جو دیکھے
بند کرے زبان کو طعن و تشنیع سے بند کرے اور اس عاجز قسّی القلب سیاہ رو پر بھی ذرا ترحم آپکی
خوش اخلاقی کا پڑ جائے نخل سوء خلقی زمین خاطر سے اوکھڑ جائے خوش اخلاق نیک اطوار متواضع سلیم
ہو جاؤن حلیم رقیق القلب لین الکلام ہر کس پر رحیم ہو جاؤن خاک سے افتادگی لون آب سی سادگی لون
فانی بن جاؤن صفات آتشی چھوڑون بشر ہو جاؤن سرکشی چھوڑون دل سے نقش نخوت و غرور چھوٹے
موحد بن جاؤن گلے سے زنار شرک کی ٹوٹ جائے جو تو دے اوسپر قانع رہون تیرے حبیب صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی سیرت و سنت کا تابع رہون تیرا ہی محتاج رہون جبتک زندہ رہون کسی سے نہ میری
نظر جھکے نہ شرمندہ رہون اپنی درشت خوئی بداعمالی کا تیری جناب مین شاکی ہون ہمیر لوگ ہنستے ہین
مین باکی ہون بہر کیف گو سراپا مجرم ہون گنہگار رہون فقط تیری جناب مین اس امر کا خواستگار رہون کہ
مرون تو خاتمہ بخیر ہو بعد مرنے کے جنات تجری تحتہا الانہار کی سیر ہو حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
برابر ملازمت رہے تیری دید رہے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کے زمرے مین داخل ہوؤن
ہمیشہ خوشی رہے عید رہے اور نور چشم قرۃ العین ثمرۃ الفواد لخت جگر محمد الیسین نراد عمرہ وعلمہ وجعلہ
عالما برا تقیا فی الدنیا والدین کو جو میری آنکھون کا ٹھنڈک ہی پتلیو کا عینک ہی خوشخو خوش سلیقہ
خوش اطوار کرنا باقیات صالحات مین شمار کرنا ذہین فطین عاقل صاحب دانش و تمیز ہو اتباع شریعت کا
اوسے چاہ ہو معرفت علم کا عزیز ہو اوسے دنیا کی آفات و محن ما ظهر منها وما بطن سے بچائیے
رزق حلال بدست خلق اوسے پہونچائیے بَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُنْ جَبَّارًا عَصِيًّا کا اوسی خلعت دیجیے
زمرۂ لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا مین اوسے داخل کیجیے آہ شب تاریک
مجھ خوابیدہ بخت کی سحر ہو گئی تڑکا صبح اَجَلٍ مُّسَمًّى کا نمود ہوا عمر عصیان مین بسر ہو گئی وہ اسکا

یہ مراسلہ رات بھر گدھے کی سی آواز کب کرتا ہے ۱۲ التفسیر روح البیان

لاکھ لاکھ اشرفیان خیرات کین ہین اونکی جانب نظر اوٹھائی نہین ماشاء اللہ حشیم بد دور اوس پتلی کی سیر چشمی
اس حوصلہ کی نظر تھی کہ میزان ہمت مین کوہ سیم وزر کی قدر کانٹے سے بھی کمتر تھی غرض جسطرح ہر صورت
جمال صورت اور حسن خلق مین شہرۂ آفاق تھے اوسی طرح ہر قسم کے جمال سیرت اور حسن خلق مین طاق تھے
بلاریب متخلق باخلاق اللہ تھے قلمرو حسن اخلاق کے شاہنشاہ تھے مگر خوب ظاہر ہی دانا اسے ہر عالم ماہر
کہ حمد واجب الوجود جسطرح ممکن سے متنع ہی محال ہی اوسی طرح زبان طوطی لسان بیان حسن خلق وخلق مین
ایکے منقطع ہی لال ہی ملاء اعلی کی ادنی بیان صفت مین آپکی کچھ چلتی نہین کسیکی یہان دال گلتی نہین
جسکے خلق کو خود حق جل وعلی خلق عظیم فرمائے دوسرا کون ہی جو اسمین دم مارے حرف بیان زبان پر لائے
نرم خوئی کی تعریف مین جب پروردگار عالم آیہ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ اوتارے
دوسرے کا کیا مونھ جو اسمین ایک بات بھی بولے ہزار ٹھوکرین کھائے لاکھ سر مارے واہ ری
تیری جوانمردی رعب وشجاعت کا حال سنکے ساری خدائی کو سکتا ہی پھر کسکا زہرہ ہی جو اسمین لب
ہلا سکتا ہی اللہ اللہ بڑی بڑون کے حوصلے اسمین تنگ رہے انبیاء مقربین ملائک مقدسین سن سنکے
دنگ رہے کیسے کیسے پیراک اس ورطہ مین ہاتھ پانون مار کر بیکنار ہ نہ ملا ڈوبتے وقت تنکے کا سہارا
نہ ملا پھر بڑونکی جب یہ کیفیت ہی تو مجھ ایسے ناچیز ناپرسان کی کیا حقیقت ہی مگر کیا کہیے دل فرط
حرارت شوق سے موم سا پگھلا جاتا تھا سنبھلتا تھا دنرات یہی خیال تھا یہی فکر تھی کسی امر مین
جی بہلتا تھا کتابون مین متفرق روایات اخلاق کو دیکھ دیکھ جی بھڑکتا تھا ظلمتکدۂ خاطر مین شعلہ
شوق جمع کرنے کا اونکے بھڑکتا تھا ہر چند یہ بحر لاساحل ہی کوزہ مین کب سماتا ہی مگر جوش اشتیاق سے
بار بار جی مین اہر آتی ہی دل پانی ہوا جاتا ہی آخر بمقتضای مَا لَا يُدْرَكُ كُلُّهُ لَا يُتْرَكُ كُلُّهُ
کی بطور مشتی نمونہ از خروارے وگلی نشانے از گلزاری کے چند روایتون کو جمع کیا اُن اوراق مین
ترتیب دیا بقول شخصیکہ چھوٹا مونھ بڑا نوالا ہی خدا ہی بیڑا پار کرنے والا ہی باری بعنایات باری
وتفضلات جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخیر وخوبی اوسکا انجام ہوا نَاصِرُ الْمُحْسِنِينَ
فِي أَخْلَاقِ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ اسکا نام ہوا سب روایتین کتب احادیث و
سیر سے لکھین ہین دین ایمان کی باتین ہین کچھ کہانیان نہین ہین بلحاظ طول کے نام کتابون کا
لکھا نہین مگر جہان کہین سبحان اللہ کیسی کیسی روح افزا روایتین ہین ماشاء اللہ کیا کیا دلربا حکایتین

یہ آیت سورہ آل عمران مین
پہلے پارہ کے آٹھوین رکوع
مین واقع ہی ۱۲ ترجمہ ہو پھر
اللہ کی رحمت ہی جو تو نرم دل
ملا اونکو ورنہ فظا غلیظ القلب
فشم وی ہا کہ بعض صحابہ سے
کہ بہت بڑا احسان کیا اللہ تعالی نے
ہمپر کہ ہم سب شرک
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

الغُرِّ المُحَجَّلِينَ إِلَى جَنَّاتِ النَّعِيمِ وَعَلَى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَأَصْهَارِهٖ
وَمُهَاجِرِيهِ وَأَنْصَارِهٖ وَمُحِبِّيهِ وَأَتْبَاعِهِ السَّالِكِينَ عَلَى مَنْهَجِهِ الْقَوِيمِ اَللّٰهُمَّ أَبْلِغْ
رُوحَنَا مِنَّا أَفْضَلَ الصَّلٰوةِ وَالتَّسْلِيمِ وَهَبْ لَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ دَارَ النَّعِيمِ وَالْعَافِيَةَ
وَالْمُعَافَاةَ وَالْأَوْلَادَ الصَّالِحَةَ وَالرِّزْقَ الْكَرِيمَ

اَمَّا بَعْدُ غریق بحر زخار عصیان و معصیت حریق نار شرر بار حرمان و حسرت تر دامن و خشک لب ہیچمدان بے ادب سخت دل درشت خو سلی الخلق تلخ گو روسیاہ گنہگار تباہ روزگار المستغیث المستجیر الحقیر المذنب البائس الفقیر محمد ناصر علی غیاثپوری[1] منیری عظیم ابادی ثم الآروی[2] ابن مجاور بارگاہ حرمت الٰہی شیخ حیدر علی سقی اللہ ثراہ و جعل الجنۃ مثواہ حسنات بابرکات مین شائقان کلام معجز نظام احمدی و مشتاقان اخلاق سراپا اشفاق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مژدہ رسان ہی مرحبا گویان ہی کہ جب مینے تالیف صلوات ناصری سے فراغت پائی دل مین یہ بات سمائی کہ اب جناب حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن[3] اخلاق کی کچھ روایات کو جمع کیا چاہیے نتیجی مین اسکے ثمرہ سعادت دارین لیا چاہیے بل بے رفق و نرمی کلام وہان موسی علیہ السلام کو فَقُولَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا مین فرعون کے ساتھ نرمی کا حکم آتا ہی یہان آپکو وَاغْلُظْ عَلَيْهِمْ مین قریش کے ساتھ گرمی کا حکم آتا ہی اللہ اللہ صبر کس پایہ سر کا تھا اہل قریش ابتدا مین آپکو کیسی کیسی اذیتین دیتے آپ پر کیسا کیسا جبر کرتے مگر آپ سبکو سہتے صبر کرتے جسقدر وہ گرم ہوتے اوسیقدر آپ نرم ہوتے اللہ غنی جنگ احد مین دندان درفشان کو کفار ملاعین نے سنگ جفا سے توڑا مگر اوس ابر بسیان کرم نے اونکے حق مین دعا و ہدایت کرنے سے مونھہ نہ موڑا اللہ رے حلم و تحمل خود کے جلتے رخسارہ انور مین گھس گئے ہین پر آہ نہ کی ہے بجز دعا و مغفرت اونکی طرف چشم غضب سے نگاہ نہ کی ہی سبحان اللہ یہان تواضع کا کچھ اور ہی رنگ ہی عجیب لیکھا ہی ملاء اعلی نے خواب و خیال مین بھی نہ سنا ہی نہ دیکھا ہی خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ آپکی بحر زخار مکارم اخلاق کا ایک قطرہ ہی حَرِيصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ رَّحِيمٌ[4] اونکے گلزار سراپا بہار رحمت عامہ کا ایک غنچہ ہے صدقہ اوس صدف کے راہ حق مین اتنا دیا کہ حق تعالی نے بقول وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ[5] انسے منع کیا قربان ایسی سخاوت کے کسی سائل کے جواب مین بلا مبالغہ کبھی حرف لا زبان مبارک پر آیا نہین



بسم الله الرحمن الرحيم

سُبْحَانَ مَنْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ فِيْ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ الَّذِيْ كَتَبَ عَلٰى نَفْسِهِ الرَّحْمَةَ اَنَّهٗ مَنْ
عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ رَبَّنَا وَسِعْتَ
كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لَنَا وَقِنَا عَذَابَ الْجَحِيْمِ وَتُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ
وَاحْشُرْنَا فِيْ زُمْرَةِ اَوْلِيَآئِكَ الَّذِيْنَ رَضِيْتَ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْكَ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ
رَبَّنَا وَاَدْخِلْنَا وَاَدْخِلْ اٰبَآئَنَا وَاَزْوَاجَنَا وَذُرِّيّٰتِنَا فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ وَّعُيُوْنٍ وَّنَخْلٍ طَلْعُهَا
هَضِيْمٌ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ وَفِيْهَا زُرُوْعٌ وَّمَقَامٌ كَرِيْمٌ وَصَلِّ
وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ الزَّمْزَمِيِّ الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ التِّهَامِيِّ
الْيَثْرِبِيِّ الْمَاحِيِّ الْمُنْجِيِّ الْاَبْطَحِيِّ الْهَادِيِّ الْمَهْدِيِّ الدَّاعِيِّ الشَّافِيِّ الْكَافِيِّ الْمُتَّقِيِّ
الْمُجْتَبٰى الْمُصْطَفٰى نَبِيِّنَا وَشَفِيْعَنَا وَاَنِيْسِنَا وَظَهِيْرِنَا وَوَسِيْلَتَنَا وَبَشِيْرَنَا وَاَجِيْرَنَا
وَغِيَاثَنَا وَكَفِيْلَنَا وَوَكِيْلَنَا وَحَبِيْبَنَا وَنَاصِرَنَا وَسَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ الْمَخْصُوْصِ
بِاَنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ الْمَحْمُوْدِ بِغَرِيْزٍ عَلَيْهِمَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ
رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ رَسُوْلُ الْبَرَاحَةِ نَبِيُّ الرَّحْمَةِ هَادِي الْاُمَّةِ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ كَاشِفُ
الْكُرَبِ عَرَبِيُّ الْعَرَبِ الْمُجِيْبُ الْعَفْوُ الْوَلِيُّ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ الْكَرِيْمُ شَفِيْعُ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسُ
الْغَرِيْبِيْنَ مُحِبُّ الْفُقَرَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ مَرْفُوْعُ الذِّكْرِ فِي الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ قَآئِدِ

وعظ

بعنوان من خاطب النبی الکریم وانک لعلی خلق عظیم

نادر کتاب بیان حسن اخلاق نبوی میں انتخاب آیات صحیحہ کا ترجمہ اردو سود مند مومنین موسوم بہ

احسن الاخلاق فی اسوۃ سید الآفاق

جسکو نہایت کوشش دلی سے واسطے نفع رسانی برادران ایمانی کے جناب کمالات مآب مولوی ناصر علی صاحب خیابانپوری نے تالیف فرمایا

مطبع نامی منشی نولکشور لکھنؤ میں بیاس طبع ہوئی

اطلاع - اس مطبع مین ہر علم وفن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہی جسکی فہرست مطوّل ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہی جسکے معائنہ وملاحظہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہین قیمت بھی ارزان ہی اس کتاب کے تیئیل پیج کے تین صفحہ جو سادے ہین اونمین بعض کتب فقہ وغیرہ مذہب اہل سنت درج کرتے ہین تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہی اوس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر دانون کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

فقہ وغیرہ مذہب اہل سنت

بہار خلد - شرح منظوم شمائل ترمذی مصنفہ مولوی محمد کانی -

راہ نجات - مسائل وضو وصلوۃ مع طریقۂ نکاح مصنفہ حافظ محمد علی -

مفتاح الجنۃ - مولفہ مولوی کرامت علی -

حقیقۃ الصلوۃ - مع رسالۂ بے نمازان نماز روزہ کے فضائل واجر وثواب -

دُرِّ مختار - ترجمہ اردو فتاوی فقہ کا ترجمہ مولوی محمد رحمہ اللہ علیہ ملقب بہ مولوی محمد احسن بریلوی ومراد آبادی

کشف الحاجات - یعنے مالابد منہ اردو مترجمہ مولفہ مولوی محمد نور الدین -

ہزار مسئلہ مجموعہ ہفت رسالۂ ذیل مولفہ عبد اللہ بن سلام - ۱ - ہزار مسئلہ ۲ - مسائل ثمانیہ ۳ - صد دس مسئلہ - ۴ - مناجات باری تعالی - ۵ - حلیۂ شریف ۶ - نور نامہ - ۷ چہل مسائل -

شرع محمدی - منظوم عقائد اہل سنت ومسائل نماز وروزہ مولفہ محمد خان قندھاری -

تنبیہ الغافلین - مسائل دین مصنفہ مولوی سید محمد ومحمد طیب وامین ومحمد تقی -

خیرۃ الفقہ - مسائل مشکلہ کے سوال جواب امتحانی مولفہ سید ابراہیم حسینی -

جواب السائلین - مولفہ مولوی لعل محمد -

اظہار الحقیقت - بعضے مسائل فقہ کو حل کیا ہی -

تحفۃ المومنین - تصنیف مولوی قربان علی -

نور الہدایہ - ترجمہ شرح وقایہ درسی فقہ حنفیہ کی کتاب مبلدین اولین عبادات مین مترجمہ مولوی وحید الزمان -

ایضاً - مبلدین آخرین معاملات مین -

کنز الدقائق - اردو مسمی بہ **تحفۃ العجم** مصنفہ مولوی محمد سبحان خان -

احسن المسائل - ترجمہ کنز الدقائق مترجمہ مولوی محمد احسن -

رسالۂ چار باب - کا ترجمہ مسائل فقہیہ مصنفہ مترجمہ مولوی کفایت اللہ -

چہل مسائل فقہ - مصنفہ مولوی محمد ابراہیم حسینی بنگلوری

جواہر اشرف - مولفہ مولوی اشرف علیخان -

صراط الاسلام - وصراط النجاۃ - مسائل فقہ حنفیہ

متفرقات دینیہ

شبیہ احمدی - سراپاے خاتم المرسلین کا بیان مولفہ جمال الدین حسن خان -

مثنوی زائر - دعوت قبائل قریش مصنفہ نواب شیر علیخان -

دوازدہ مجلس - مسمی بہ **ریاض الازہار فی احوال سید الابرار** مولفہ مولوی وجیہ الدین محمد رضوی -

Rashid mohtarim

INDIAN

وعظ

یعوظکم لعلکم تذکرون

اخلاق سید

نادر کتاب بیان حسن اخلاق نبوی مین انتخاب روایات صحیحہ کا ترجمہ اردو درسودمند موسومہ بہ

جسکو نہایت کوشش دلی سے واسطے نفع رسانی برادران ایمانی کے جناب کمالات مآب مولوی ناصر علی صاحب غیاث پوری نے تالیف فرمایا

مطبع نامی نولکشور مین بیاس طبع ہوے

Nāṣir al-muḥsinūn.

15. D 19.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.